بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اس خداوند کو [illegible] العالمین ہے اور آخرت کی [illegible]

وعلی [illegible] والصلوٰۃ والسلام سید المرسلین اور ان کی آل طاہرین

واصحاب [illegible] فقیر حقیر خاکپائے سادات [illegible]

علیہ [illegible] سید حبیب علی [illegible] بن میر حیدر علی

بن سید [illegible] بن سید علی [illegible] حیدرآباد

[illegible] تمام [illegible]

[illegible] متعلق [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

کی [illegible] صاحب قبلہ [illegible] قلندریہ دام ظلہ العالی
وبرکاتہ المتعالی علی المفارق الطالبین ہوا دست حق پرست پر حصول بیعت سے
سرفرازی ہوئی شب و روز حاضر خدمت اور جاروب کش آستان فیض نشان
رہا اکثر اوقات بکمال عنایت و شفقت ترغیب ادعیہ و اشغال و ذکر و فکر سے
خادم نوازی فرماتے رہے اور جواہر زواہر ارشادات رموز و اسرار کے
زبان دُرفشان سے اوس جناب کے لیکر دامن گوش حق نیوشین
بھر اکیا اور اشغال و اذکار و مراقبہ و مشاہدہ و لطائف و مقامات وغیرہ
کہ حضرات قادریہ عالیہ و چشتیہ بہشتیہ و سہروردیہ و قلندریہ و شطاریہ و
مداریہ علیہم الرحمۃ والرضوان تلقین فرماتے رہے ہین ہر آیینہ فیض صحبت
بابرکت سے حضرت پیر نے نظر کے اور دستگیری سے اوس جناب کے
دولت لازوال سے کامیاب ہوا اور صیقل افکار و اذکار سے زنگ آئینہ
قلب چھیلا ناگاہ خاطر فاتر مین یہہ خیال آیا کہ اس جواہر نایاب کو جو درج
سینہ مین پنہان ہے زیب سفینہ ظہور کرے کہ طالبان حق و سالکان
طریق مطلق فیضیاب ہون باوجود کم فرصتی کے زبان فارسی مین ترقیم
کرکے محبوب العارفین نام رکھا وہ نیولا اوس کلمات فیضیاب [illegible]

سلطنت دریا سے فیوض کمال ناظم عدیم المثال زیب دہ مسند بہادر فرے
گار ریاست حیدرآباد نواب میر محبوب علیخان فتح جنگ نظام الملک
آصف جاہ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کے زبان اردو مین ترجمہ کرکر نام اس کا
ارشاد آسمانی رکھا اسمین ایک مقالہ اور آٹھہ باب ہین گو یا
قدر شناشون کے لئے آٹھہ بہشت ہین امیدوار ہون کہ جو اس نعمت کے
ذائقہ یاب ہون فقیر کو دعاے حُسن خاتمہ سے یاد فرماوین مقالہ مشتمل
اٹھارہ فصل پر فصل ۱ اول بیان مین احتیاج مرید ساتہہ شیخ کے
اور شرایط سلوک اور ذکر انوار اور فرق درمیان تجلی ربانی وروحانی اور
اوس کے انواع کے فصل ۲ دوم بیانمین مقامات ومدارج
طریقت کے مجملاً فصل ۳ سوم بیان مین شریط مفید ومستفید
رحمت آلہی کے فصل ۴ چہارم بیان مین شرایط شخص مجاز
یعنے مرشد کے فصل ۵ پنجم بیان مین چارون قلب کے فصل ۶
ششم بیان مین لطایف کے فصل ۷ ہفتم بیان مین مقام
سر چہار ملک کے جو وجود انسانین مین اور دوسرے فایدے فصل ۸
ہشتم بیان مین سر چہار نفس کے فصل ۹ نہم بیان مین چارون منزل

اور پانچ مقام کے **فصل ۱۰ دہم** بیان مین اذکار و اشغال کے
فصل ۱۱ یازدہم بیان مین مجاہدہ و مراقبہ و مشاہدہ و محاسبہ و
و مواعظہ و احکام ضروریہ شیخ بر سبیل اجمال **فصل ۱۲ دوازدہم**
بیان مین دو ایرا اور چار رکن ریاضت کے **فصل ۱۳ سیزدہم** بیان
مین نفس طبعی اور حیوانی اور انسانی اور اون کی قوت وغیرہ کی **فصل**
چہاردہم ۱۴ بیان مین مراتب ... مجردات کے اول چیز جو حق تعالیٰ
پیدا کی وہ عقل تھی چنانچہ حق جل شانہ فرماتا ہے اول ما خلق اللہ العقل
فصل ۱۵ پانزدہم بیان مین واجب و ممکن اور ممتنع کے **فصل ۱۶**
شانزدہم بیان مین حکمت پیدایش آدم کے **فصل ۱۷ ہفدہم**
بیان مین ترکیب آدم کے چار عناصر سے **فصل ۱۸ ہجدہم** بیان مین
برابر ہونے آفاق کے ساتھ انفس وغیرہ کے جو لازم ہین۔ اسمین آٹھ
باب ہین **باب اول** بیان مین طریق بسم اللہ اور مراقبہ ہاے بسم اللہ
بطور شغل کے جیسا بسم اللہ کتاب منشور رب عباد ہے بحکم کل امر ذی
بال لم یبدأ ببسم اللہ فهو ابتر آغاز کیا گیا **باب دوم** بیان مین
طریق نفی و اثبات کے خواہ بجہر ہو یعنے ظاہر خواہ خفی یعنے قلب اپنے پوشیدہ

دل مین خواه بہ حبس خواه بے حبس وغیره باب سوم بیان مین اسم ذات و پاس انفاس اسم ذات وتعلقه اسم ذات وذکر خواه خفی خواه جہر خواه تصور اسم ذات برنگ طلایا نقره یا سبز یا سیاه موافق استعداد سالک کے تلقین کرنا کہ کشود کار جلد ہوا ور مطلب کو پہونچے باب چہارم بیان مین طریق شغل انحدانیہ آواز سرمدی وشغل مدوره وغیره کے باب پنجم بیان مین مراقبہ آیات قرآنی ومراقبہ بے رنگی بسیط ومراقبہ ہوا ومشاہده ہوا اور دوسرے مراقبے کے باب ششم بیان مین طریق شغل سایہ رسول کہ اوسکو سایہ لطیفہ وہمزاد و ہمتا بہی کہتے ہین اور شغل آسمان وشغل آفتاب وماہتاب وشغل سلطان محمود ونصیرا اور دوسرے اشغال وغیره کے باب ہفتم بیان مین طریق شغل غوثیہ قادریہ وتصور مرشد ودیگر تصورات واسمائے تسخیر اور دفع بیماری صعب اور طریق سلب امراض وسلب احوال کے باب ہشتم بیان مین طریق شغل سیر الی اللہ ومع اللہ وفی اللہ وسیر وجود وکشف وجود وکشف روح وتلاوت وجود ولطایف ستہ وغیره کے مقالہ جسمین اٹھاره فصلین ہین فصل اول بیان مین احتیاج مرید کے طرف شیخ کے جب سالک طریق سلوک مین

جناب شیخ کا محتاج ہے اور احتیاج طرف دو طریق سلوک کے
اور ارکان صفات کے ہوگی جان تو کہ کعبہ وصال کو نہایت اور پایان نہین
اور راہ بیابان صحرا سے آفات اور زوالات اور مہالکات بہت ہین مثلاً وقوف
طالب اسپر ہو کہ مقام عالی یہی ہے اور فتورات اور علل اور امراض
اور حالات اور مانند اسکے واقع ہونا عجائبات وغیرہ اسطرح کہ اگر سالک
اوسمین توقف کریگا تو البتہ ہلاک ہوگا پس سالک کو ضرورت کرنی مقامات
مین شیخ کامل صاحب تصرف کی جو تعلیم اور ہدایات غیبیہ ہوا اور اوسکا
اوسکو حاصل کیا ہو رجوع کرے اور خدمت شیخ مین سے نجات مہالک
مہالکات اور لطایف جہل سے پا جاتا اور مقام مین اور مرتبہ کمال
پر پہونچائے اگرچہ سالک کو ہدایت بدون شیخ کے بھی ہوا ور وہ ہدایت
بارانی زمین مین تخم بونا ہے اور یہ کام رب حکیم کا بغیر حق کو اسمین
دخل نہین جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے انک لا تہدی من
احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء مگر جمہور کے سبب سے وصول
مقصود حقیقی کے لیے خدمت اور کفش برداری صدیق کی لازم و واجب ہے
کہ اس راہ کو طے کرے نشیب فراز اوسکا دیکھتا اور مرتبہ تکمیل کو پہونچا ہے

بیت راہبر ڈہونڈہ کہ اس دشت مین راہین ہین بہت + مرد شہر گشتہ کو کیا علم کرسچا جاوے + اور جو کوئی سلوک طریقت بے مرشد کے اختیار کرے وہ شخص گمراہ ہے اے بہائی طالب حق کو چاہیے کہ راہ مجاہدہ شاذ اختیار کرے تاکہ حق ثابت ہو اور اپنی ہستی کی نفی کرے جب تک اپنی ہستی کو نفی نکریگا منزل اثبات حق کو نہ پہونچیگا کما قیل دع نفسك وتعال یعنے چھوڑ دے اپنے نفس کو ہمارے طرف آ اور یہی مقام فنا فی اللہ ہے اس باب مین کوشش کرے اور اپنے کو نفی کرے اور اثبات حق کرے جیسا کہ مشہور ہے الرفیق ثم الطریق یعنے اول راہبر چاہئے ابعدہ جو ہو بس صحبت شیخ مین حاضر رہے اور راہ پانا ہے نفسانی و ظلمانی سے جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے اللہ نور السموات والارض جب عبداللہ فکر عبداللہ مین آئے بجز عبداللہ نپائے جب عبداللہ سب جائے پایا مقصود لا الہ الا اللہ حاصل کیا اس عبارت مین مقصود تمام ہے فہم من فہم و ذاق من ذاق جس نے سمجھا اوس نے سمجہا جس نے چکھا اوس نے چکھا تفصیل اوس کی یہہ ہے کہ ارواح طالبون کی نہانخانہ عدم سے

میدان وجود مین اور وحدت سے کثرت مین سیر کو آئی صرف الف کو الف دیکھا غوغاے عمرو زید کا نمین پہونچا اور غلبہ ہستی اور تلاطم کثرت سے من تو زبان زد ہوا اور یہ معذوری بشریت سے کہ بسبب وجود پہونچنے اوراحوال انبیا اور اقوال اولیا مثل طبیعت اور خزانہ داروُن کا ہے جو طالب فکر صحیح سے دارو عرفان کے اوس خزانہ سے کہاے مرض دوئی شرک سے شفا پائے اور شرک خفی و جلی سے صحت کلی نظر آئے یہ بات بغیر مرشد کے نہین ہوتی جو طالب راسپر عمل کرے اور کوشش بہت اختیار کرے ا یہ دے یا اس دولت سے بہرہ مند ہو ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء والله ذو الفضل العظیم اب یہان سے سلوک کے چند شرطون کو بیان کرتے ہین اے بھائی اول شرطین سلوک کے بجا لایے بغیر ان شرطون کے حق تک پہونچنا محال ہے اور وہ بموجب قول کا بزرعو فیہ چار ہین قلتہ الطعام قلتہ المنام و قلتہ الکلام و قلتہ الصحبت بالعوام یعنے کم کہانا اور کم سونا اور کم کہنا اور خلایق کے ساتہہ کم رہنا اے عزیز جو ان شرطونکو بجالایا وہ طالب حقیقی کو پہونچا انشاء اللہ تعالی اور بے اوس کے حق کو پہونچنا محال ہے اور طالب صادق اور سالک واثق وہ ہے کہ اگر خایف دنیا و سکے

نور روح سے اور وہ جو بصورت نمر ہو وہ بھی نور ہی سے ہے

بیان فرق تجلی ربانی اور روحانی مین

جان کہ جسوقت آئینہ دل کدورت جسمانی اور ما سوی اللہ سے صیقل پاوے اور صفائی قلب حاصل ہو سعادت ابدی سینے ورود تجلی مدد کرے ذلک ہو الفوز العظیم اور تجلی یکایک آوے لیکن دل آگاہ پر آوے اور روشنی آئینہ باہر کسیکو نصیب نہین جب آئینہ دل کدورت بشری سے اور زنگار طبیعت سے صفائی قبول کرے تب صفات روحانی دل پر تجلی کرتے ہین اور وہ غایت انوار روحانی سے اور نہین نوار ذکر اثر انوار روح سے غالب تجلیات مین اور دریا سے روح سے تجلی مین آتا ہے اور جو جبین موجود ہو کر اوپر کنارہ دل سے دور ہین تب آئینہ دل صافی بر نزول تجلی ظاہر ہوا اور کبھی روح تمام صفات کے ساتھ تجلی سے آتی ہے اور یہ بعد از محویت آتا تجلی سے صفات بشری حاصل ہوتی ہے اور کبھی تجلی روح کی ساتھ نور روان کر کے رہتی ہے اور ذوق وشوق اور حالت بخشتی ہے اور کبھی ذات روح جو خلیفہ حق ہے تجلی مین آتی اور انا الحق کہتی ہے اور ایسا تا جو عالم وجود مین سامنے روح کے بسبب تحقیق خلافت سجدہ کرتی مین اور سالک

سانپ نے [illegible] بھی [illegible] ہوئی اور وہ طور [illegible] سب [illegible]

[illegible] پہنا [illegible] سے [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] ان [illegible] بیان [illegible] العین [illegible]

[illegible]

[illegible] اقدس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے وقت میں آ [illegible]

[illegible] میں [illegible] ہوئے اور ہمارے

[illegible] میں [illegible]

[illegible] پیارے [illegible] اور

[illegible] نہ [illegible] سے

لیس فی جبتی سوای اللہ اور کسی نے ھل فی الدار غیری اور
اور کسی نے انا الحق اور کسی نے لا الہ الا انا کہہ دیا یہہ وہی انکے
اسکے موافق استعداد ہر ایک کے اوسپر تجلی کی اور ہے اور تجلی صفات بھی
دو نوع پر ہے جمالی اور جلالی صفات اور بھی تین قسم پر ہین صفت حقیقت
صرف کہ تبع جمیع صفات سے ہے جیسے حیات اور وجود اور علم و قدرت
و ارادہ چنانچہ جنید بغدادی رحمت اللہ علیہ نے فرمایا مافی وجودی
سوی اللہ اور اگر صفت واحدی تجلی کرے مقتضیات اوسکے ظہور مین
آتے ہین چنانچہ ایک بزرگ نے کہا لیس فی جبتی سوی اللہ اور ھل
فی الدار غیری اور اگر صفت قایم بالنفس تجلی کرے اوسیکا مقتضی
ظاہر ہو چنانچہ سلطان العارفین نے کہا سبحانی ما اعظم شانی
اور یہہ صفت وہ ہے جو دلالت کرے اوس معنی پر جو ذات پر زیادہ ہون
مثل علم و قدرت وغیرہ اگر صفت علمی متجلی ہو علوم بلا واسطہ ظاہر ہووین چنانچہ
پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سلونی عما شئتم اور اگر صفت
قدرت متجلی ہو اوس کے آثار مترتب ہون گے چنانچہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اشارے سے اونگلی کے چاندکو دو ٹکڑے کیا اور ایک

بہی مٹی سے لشکر کو ہزیمت دی چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما رمیت

اذ رمیت ولکن اللہ رمی غرض کہ انسان آئینہ ذات و صفات

حق ہے جب صفائی پایا اور صیقل پذیر ہوا حضرت حق نے جس صفت سے

تجلی فرمائی انسان اوس صفت کے ساتھہ متجلی ہوا اور اوسکے تصرفات

اسمین ظہور کیا اور صفات جمال بہی دو قسم پر ہین ذاتی اور صفاتی اور صفات

فعلی بہی دو نوع سے ہین صفات جبروتی اور صفات عظمت اور کبریائی

جب صفت جبروتی تجلی ہوئی ایک نور بینہایت اور بے رنگ اور بے صورت

اور بے کیف کمال بے رنگی مین مشاہدہ ہوا اور اوسی حال مین صفات

انسانی فانی ہون اور بے شعوری ایسی ہو جائے کہ فنا سے بہی خبر نہ ہے

اگر ایک قطرۂ شراب تجلی جلالی کا جام سالک مین زیادہ قوت سے اوسکو

بہری اسقدر بے شعوری غلبہ کرے کہ اپنے سے اور اپنے فنا سے بہی بیخبر

ہو جائے اور تجلی صفات عظمت اور کبریائی کی بہی دو قسم پر ہے صفت

حی اور قیوم اور صفت کبریا اور عظمت اور جب فنا صفت قیومی مین متجلی ہو

فناء الفنا ظاہر ہووے اور بقاء البقا منہ دکہاوے اور حقیقت یفعل

اللہ ما یشاء کے آشکارا ہوا اور جسوقت صفت کبریا اور قہار نے

خاص سالک پر متجلی ہو جو کچھ کہ پایا ہے سب گم کرے اور خوف اور حیرت
قایم مقام علم معرفت ہو اور یہ وہ علم ہے کہ اوپر اوس کے جہل ہے اور اوپر
اوس جہل کے علم ہے اور اگر صفت کبریائی اور قہاری اوپر تمام موجودات کے
تجلی عام دیوے صدا کل شی ھالک الا وجھہ کی تمام کائنات سے
بلند ہو اور ندا لمن الملک الیوم کی ظاہر ہو اور جواب للہ الواحد القہار کا
شایع ہو اور ظہور تجلی قہاری عام سے مراد قیامت ہے اللہ سبحانہ تعالی نے
انسان کو اپنی ذات اور صفات کا مظہر و منظہر کیا ہے لیکن اس نکتہ سے
کم کوئی آگاہ ہے وما اوتیتم من العلم الا قلیلا **فصل دوم**
بیان مقامات طریقت اور مدارج حقیقت مین بطریق اجمال ہمیشہ آدمی بمقتضا
طبیعت اور بسبب علاقہ بشری مثل حب دنیا اور حظوظ نفسانی کے اوس عالم
سے بیخبر ہے جب توفیق ایزدی اوس کے رفیق ہو لازم ہے کہ تلقین وقت
اول ذکر لطایف کرے اور دریاے غفلت سے باہر آکر اپنے حال مین
غوض و شناوری کرے من عرف نفسہ فقد عرف ربہ بعدہ
طریق پہونچنے کا طرف واجب الوجود کے طے کرے اوس وقت ذکر لطایف
مین کہ شغل انحد ہے جلو سلطان الاذکار اور نمود مصدری کہتے ہین

ولایت سیر بعد اور سلوک فراموشی ماسوی اللہ سے اور سیر دوائر کے مشغول ہو
ایت کے بعد یک سیر ایسے تا کہ پہونچنا طرف معبود کے حاصل ہو اور ہر دایرہ کو
دایرہ بالا سے بندی مرتبہ مین نسبت قطرہ سے کے ساتھہ دریا کے ہے اور
اسی قیاس پر واصلان یعنے پہونچے ہوئے ان مقامات کے تفاوت
رکھتے ہین سالکان دایرہ پایین سے سالکان دایرہ بالا کو مرتبون مین جب
حقایق بعد تنقیہ قلب کے عالم مثال مین صورت مین دایرے کے متمثل
ہوتے ہین واسطے اوسکے دو دیر رکھتے ہین اور وہ شش دایرے ہین اور دو
خلال ہا واہبی ہین کہ حقیقت مین اصول لطایف خمسہ ہین **دایرہ اول**
کنایہ ہے مرتبہ امکان سے اور **دایرہ دوم** اشارہ ہے ولایت صوری
اور حقیقت اس دایرے کی یہہ ہے کہ یکایک عرانہ توحید سالک پر کہلتے ہین
اس مقام مین سالک کو لازم ہے کہ ہمیشہ ذکر خفی اور کثرت مراقبہ مین مشغول
رہے اور نزایض و سنن ہو کدہ کا موظف ہو یہہ مقام اقطاب و اغوات
اور افراد اوتاد کا ہے **دایرہ سوم** کنایہ ہے ولایت کبریٰ سے اور
وہ ولایت انبیا ہے اور یہہ اشارہ ہے سیر اسما واہبی سے اور وہ مشتمل ہے
تین دایرے اور ایک قوس پر اور وہ تفصیل اسم ظاہر ہے اس مقام مین

فنا، اتم اور فنائے اصل اور زوال عین اور شرح صدور اور اسلام حقیقی
اور اطمینان نفس و رضا قربت اور ... اور مقام رضا و تسلیم کے سبب
اور اس عروج میں دل و زبان سے ذکر ... لازم ہے ان اسما میں
مخصوص اور متعین انبیا ہیں وا علم ان کل شئی من الاشیاء مظہر اسم
من اسماء الوھبیۃ الصفات المقدسۃ وبواسطۃ ذلک الاسم
یصل الفیض من ذات الحق الی الکائنات دایرہ چہارم
کنایہ ہے ولایت علیا سے اور یہ دایرہ تفصیل ہے باطن و اسمی کا
سب اور یہ اسما مخصوص اور متعین ملائکہ کے ہیں والذی یحصل فی
ھذہ الدایرۃ اخری بالاستغناء ویحصل فیہ المناسبۃ مع
الملائکۃ المقربین اس مقام میں ... ساتھ تکرار کلمہ طیب کے
اور کثرت صلوٰۃ تطوع کے سبب اور دایرہ پنجم کنایہ ہے مقامات کمالات نبوت
اور اس دایرے میں ... ہے اور اولنا ... حروف مقطعات
اور آیات متشابہات قرآنی کا ہے اور اس مقام میں تلاوت قرآن و کثرت صلوٰۃ
اور خلوت سے ترقی ہوتی ہے ھذا یحصل مقام قاب قوسین او ادنی اور
دایرہ ششم کنایہ ہے مقام کمالات رسالت سے اس دایرے میں

قرب مخصوص ہے یہ بواسطہ اعمال اور دایرہ ہفتم کنایہ ہے کمالات
پیغمبران اولوالعزم سے اور دایرہ ہشتم کنایہ ہے مقام قیومیت سے
اور دایرہ نہم کنایہ ہے ولایت موسی علیہ السلام سے اور دایرہ
دہم کنایہ ہے ولایت عیسی علیہ السلام سے اور دایرہ یازدہم کنایہ ہے
ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دایرہ دوازدہم
کنایہ ہے ولایت احمدی سے اور دایرہ سیزدہم کنایہ ہی مقام
قرب خاص سے کہ فوق حقیقت الحقایق اور لا تعین ہے اور دایرہ
چہاردہم کنایہ ہے حقیقت کعبہ سے اور دایرہ پانزدہم کنایہ ہے
حقیقت قرانی سے اور وہ عبارت مبداء وسعت ذات حق سے ہے
اور دایرہ شانزدہم کنایہ ہے مقام عابدیت سے دایرہ ہفدہم
مقام ہے معبودیت صرفہ کا

فصل سوم بیان مین شرایط مفید و مستفید رحمت الہی کے

دوست نزدیک تر از من بمن است | وین عجب تر کہ من از وی دورم

اے بھائی یہہ دوری باعتبار غفلت کے ہے اور نجات پانے سے قرب کو
اوس تعالی شانہ کے اور جب یہہ حقیقت سالک پر کھل جاے پھر کچھہ دوئی نہی

کیا خوب کہا ہے سعدی نے [illegible] رہ در حضرت تو ہمہ عالم تونی و قدرت تو ہے اے بھائی حصول مقام عبودیت رحمت الٰہی سے ہے اور نتیجہ اوس کا تخلق باخلاق منی تجلی اوصاف بشری در تجلی صفات الوہیت اور یہ تمام خصلت تخلق [illegible] سے ہے اور اہل استفادہ رحمت الٰہی کے تین ہین ایک عوام دوم خاص سوم اخص الخواص [illegible] مستفید ہین دو [illegible] حیوانات سے [illegible] اور [illegible] اور معرفت او خواص صفت ربوبیت [illegible] اسلام اور متابعت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام استفادہ [illegible] مین نعمت ہائے جنت کا اور اخص خواص صفات [illegible] سے مستفید ہین ساتھ نعمت رویت تعالیٰ شانہ کے اور تعلیم علم لدنی اور تعلیم معرفت ذات و صفات حق سبحانہ تعالیٰ سے اور [illegible] بہرہ [illegible]

فصل چہارم بیان مین [illegible] نفس [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا نہووے

اور تکلف ترتیب باسے مرید ساتھہ ثبت مرشد کے اعتقاد
باب میں نہ ہیسے اور جب دال بیان کاست **دوم شریعت**
بقدر ضرورت کے علم ہو تا حرام میں نہ پڑے آکہ شیخ جاہل
دوست نہ کاسب مرید کو ساتھہ احکام
شریعت کے واقف ہووے اور تعلیم کرے **سوم عقل** معاد
کہ جس سے مرید کو تربیت ایسے **چہارم** شفقت اور
تقوی اور ورع تا ... اور ... سے اور مرید
اس ... نہ پڑے اور **پنجم** سخاوت
تا مرید طعام اور لباس سے بے قدر ساتھہ فراغ خاطر کے
ذکر و فکر میں مشغول ہو کوئی اور خطرہ اوس کے دل میں
نہ پاوے **ششم** شجاعت تا ملامت خلق اور اس کے
فتنہ سے خوف نکرے اور جان راہ خدا میں دینے سے
نہ ڈرے **ہفتم** ہمت کہ رغبت طرف دنیا اور اہل دنیا کے
نکرے ... اگر بے قصد کچھہ اوس سے پہونچے
بلا منت ... درویشوں کو دیوے اور اسراف نکرے اور محبت دنیا کو اپنے دل میں

بگانہ دے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ ہشتم شفقت راوس کے

حب سے مرید حلم بھی [illegible] اور مرید کو اوس کے

طاقت سے [illegible] میں اوس کے حال کے

[illegible]

[illegible]

[illegible] نہم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یازدہم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خدمت حق ہے چنانچہ اس مقام میں دو شعر ایک حافظ شیراز کا اور دوسرے
کسی بزرگ کا یاد آیا حافظ کا شعر ہے کشتگان خنجر تسلیم را * ہر زمان
از غیب جان دیگر است * اور دوسرا شعر کسی بزرگ کا ہے غم آورد
[illegible] شادی [illegible] جائے خانہ باہر دو آمد بود مہمان دوازدہم
طمانیت ورضا فی افعال [illegible] التأنی من الرحمن والتعجیل من الشیطان
واقع ہے مرکار خیر میں ایک شیطان اوس کے تاخیر میں دخل کرتا ہے اور فعل
غیر مستحب وہ رہنمائی کرتا ہے * ہم بیعت امرید درمیان [illegible] غیب میں یہ ہے
موجب ہے کہ شیطان کو سبب اوس بیعت کے مرید میں تصرف نہو جب کہ مرید
سامنے [illegible] صاف [illegible] مذکور کا معتقد ہو اور آداب ارادت میں قیام کیا امید ہے
کہ تھوڑے دنوں میں مقصد کو پہونچے [illegible] مرید کو لازم ہے کہ اگر عمل شیخ سے
خلاف فتویٰ یا خلاف تقویٰ ظاہر دیکھے اعتراض نکرے کہ سبب اوسکا باطن
میں کچھ [illegible] ہو اور مرید کو اعتراض پر شیخ سے زیادہ کوئی فتنہ نہیں ہے اے
بھائی سالک کو لازم ہے کہ ان شروط پر التزام کرے کیونکہ بدون اوس کے
کشود باطن میسر نہیں ہے اول لازم طہارت ظاہر کہ موجب تنویر قلب ہے
دوم لازم خلوت کہ موجب فروغ شواغل کا ہے سوم سکوت کہ انبساط

[illegible] چہارم ... نقصان ... منطق ... ہو کا بالمنطق وار ہے
ہوئے ... [illegible]
پنجم ... [illegible]
ششم ... [illegible]
[illegible]
ہشتم ... [illegible] ... صدف ... [illegible]
[illegible]
[illegible] ... طریق ہے ... [illegible]
[illegible] ... دبانی جاتا ہے ... [illegible]
قلب اور ... [illegible]
ہے اور چار ... میں ... واحد کا ... [illegible]
[illegible] ... پانچ مقام ... [illegible]
ہر قصل میں ... **فصل پنجم** بیان ... چار قلب ... [illegible]
ان میں موجود ہیں اول ... [illegible]
صورت ... مانند ... اور تعلق اوسکا ... [illegible] دوم

دل صنوبری شکل [illegible] کا نیچے پستان چپ کے اور ہمیشہ متحرک ہے اور شکل
دسلی مانند [illegible] بھول کے سبب اور تعلق اوسکا ساتھ وسوسہ و ذکر اور فکر
و مراقبہ وغیرہ [illegible] سوم دل جوہری تمام اسکا [illegible] بیان دہ تو [illegible]
اور [illegible] و [illegible] فرد آفتاب کے [illegible] یا سمن یا گل [illegible] کہتے ہیں
صوفیہ صافیہ [illegible] سلطانی ہوتا ہے جہاں اور تصور اسکا [illegible] یا
تصور [illegible] ذات بزرگ [illegible] نظر آتا ہے میں چہارم
دل [illegible] دماغ [illegible] اوسکا مانند برق وغیرہ [illegible]
ہے اور اس [illegible] تمام تہا کہتے ہیں جب سالک [illegible]
ہو پہنچے آواز [illegible] تبا سالک [illegible] و پہنچے [illegible]
صوت [illegible] رفت خوش ہے [illegible]
اس [illegible] کے جس [illegible] اور وقت
[illegible] آواز [illegible] اور [illegible]
[illegible] آواز [illegible] آواز کو کان میں
[illegible] کو پہنچا اور [illegible] قلب کا سرخ اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] اشارہ تم بیان میں جیسے نیچے کے ہے بہالی
[illegible] اول نفس [illegible] سوم [illegible] چہارم

[illegible] لطیفہ پنجم خفی ہے لطیفہ ششم اخفی ہے مقام نفس کا ناف کے

نیچے مقام قلب کا بائیں پستان کے نیچے [illegible] داہنے پستان کے نیچے

مقام سر کا بیچ میں [illegible] مقام خفی پیشانی میں درمیان دونوں ابرو کے

اور [illegible] مقام قلب نہایت کا ہے اور مقام اخفی تالو پر ہے

[illegible] لطیفہ عنصری سے لامکان تک مرتبہ ہے واصل ہر لطیفہ کا

اصل [illegible] مقام [illegible] ہے چنانچہ اصل نفس اصل قلب ہے واصل قلب کا اصل روح ہے

واصل [illegible] اصل سر ہے واصل سر کا اصل خفی ہے واصل خفی کا اصل اخفی ہے

جو وقت [illegible] مقامات [illegible] تو قلب [illegible] ظاہر ہوتا [illegible]

[illegible] اور [illegible] کے اور اسکو سیر کی

کہتے ہیں [illegible] مقامات اعلی [illegible] ہے واللہ اعلم بحقائق الامور کلہا

فصل ہفتم

بیان [illegible] ملک کے وجود میں انسان کے میں

مقام جبرئیل [illegible] مقام اسرافیل روح میں اور مقام عزرائیل [illegible] میں مقام میکائیل

دماغ [illegible]

اور [illegible] بیان روداد با مشافہ ایک [illegible] میں

حضرت مخدوم [illegible] جہان [illegible] حضرت

[illegible] تھا [illegible] سب قبلہ امر ظاہر و ترکات حاضر تھا یک ایک
[illegible] حضرت سے سوال کیا [illegible] دین نے اپنے
[illegible] جبرئیل علیحدہ [illegible] میری سمجھ
مین نہین آتے آپ واضح طور سے فرماوین حضرت نے فرمایا [illegible] نہین
[illegible] بزرگان [illegible] دریافت کا [illegible] وہ جو کہہ کر
لکھے مین [illegible] دریافت [illegible] نقیر [illegible] صاحب محقق
[illegible] ہیں [illegible] بزرگ کے اشعار
[illegible] اور بھی
معنی اس بات کی [illegible] مین [illegible] نہین
[illegible] بیان [illegible] مختصر
کرتے کہ جبرئیل [illegible] علیحدہ [illegible] نقیر [illegible] جبرئیل فرد
انسان کا علی [illegible] پس [illegible] نقیر کاتب [illegible] اس بات کو حضرت [illegible]
[illegible] ہوا اپنے حجرے مین جا کر اوس بات مین [illegible] ہوا آیا معنی
اس سخن [illegible] بعد تھوڑی دیر کے عنایت سے حضرت پیر کے
معنی اوس سخن کے خوبی کیا اور دل مین نشین ہوئے [illegible] اوام مرتبہ

لاتعین دیکھتا تھا کر اوسکو گنج مخفی کہتے ہین چنانچہ خود فرمایا ہے کنت کنزاً
مخفیاً جب چاہا ظہور کرے [illegible] کیا ہ انا سمی ہے ساتھ حقیقت محمدی کے
صوفیہ اوسکو تعین اول نام کرتے ہین او رحقیقت محمدی بہی کہتے ہین اور
فقرا اوسکو اسم اعظم کہتے ہین پس جس وقت تعین واحقیقت محمدی ہوی ملایکہ
بہی اوس حقیقت مین شامل ہوے ہین سے اور زمین سے فرش تک مع تمام کاینات
اوس حقیقت مین شریک ہین او اسی وجہ سے کہ حقیقت محمدی صلعم کو وحدت
کہتے ہین کہ واسطہ ہے درمیان مرتبہ اطلاق اور مرتبہ تقید کے او برزخ ہے
درمیان حدیث قال اللہ تعالی مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ
لا یبغیان سرور کاینات صلی اللہ علیہ وسلم برزخ ہین درمیان خالق ومخلوق کے
در جامع جمیع صفات الہی حدیث شریف مین ہے انا من نور اللہ والخلق
کلہم من نوری پس لائق حقیقت محمدی ہسا مع جمیع وادمین پائے جاسکے
عرش سے فرش اور جو کچھ درمیان اوس کے ہے حقیقت انسان مین شامل ہوگی ہو
پس جبرئیل بہی سرور انسان مین موجود ہے اور کشف اور الہام اولیا کو ہوتا ہے
وہ حقیقت جبرئیل سے ہے چنانچہ مولوی معنوی فرماتے ہین ع

اے ہزاران جبرئیل اندر بشر   اے مسیحائے نہان در جوف خر

اے حبیب اللہ نہ زن نہ مرد نہ تن ۔ گنج ربانی نہان در ما و تن
اے کلام اللہ نہان اندر بدن ۔ واقف از خوب است و زشت و نیک و بد
پس بصورت عالم صغریٰ توئی ۔ پس بمعنی عالم کبریٰ توئی

قال امام الموحدین شیخ محی الدین ابن العربی الانسان ھو الذات وھو الصفات وھو العرش وھو الکرسی وھو اللوح وھو القلم وھو الملک والجن وھو السموات وکوکبہا وھو الارضین ومافیہا وھو العالم الدنیوی وھو العالم الاخروی وھو الحق وھو الخلق وھو القدیم وھو الحادث فللہ سیرے میں ومن عرف نفسہ فقد عرف ربہ اے بھائی آنکھیں مل اور کھول اور خوب تامل کر کہ جامع جمیع صفات وتنزلات سوا ے حضرت انسان کے دوسرا نہیں فہم من فہم وذاق من ذاق ؎ جدا از خود چہ میجوئی تو ہم کر و ہجورت + اگر معنے توئی معنے وگر صورت توئی صورت + میر عظمت اللہ شاہ اللہ لما بگرمی نے کیا خوب کہا ہے ؎ ملکم ملکم ارض و سما ہم ہستم + تنہا نبودم بلکہ خدا ہم ہستم + بیخبر آن کہ منکر از ہستند + غافل چہ نشستہ اید شما ہم ہستم + پس وجود مطلق و جامع احدیت و وحدت و واحدیت تو ہے اور محیط اور محاط اور دائرہ

اور نقطہ توسے ہے صورت ومعنی ہمہ ہردو گہے بینیم عیان - گاہ در صورت
بہ بینیم گاہ بمعنے بنگرم **حکایت** نقل ہے کہ بعد رحلت شیخ اکبر قدس اللہ سرہ
کے کتنے عارفون نے جو وقت دفن حاضر تھے واسطے تفحص احوال کے اطراف
قبر مبارک مراقبہ کیا معلوم ہوا کہ منکر ونکیر نے آپ سے سوال کیا من ربک جواب مین
فرمایا کنا الحق فی الحق ثم انفصلنا الحق عن الحق ثم اتصلنا الحق بہ
الحق ثم الان الحق اور روایت آئی ہے مین من ربک کے جواب مین کہا حقیقت
السادیة فی جمیع الموجودات ملائکہ نے اس جواب سے حیران ہو کر
حضرت حق تعالی مین عرض کیا حکم ہوا کہ اوسکو معذور رکھو کہ اتباع سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم مین اس قسم [illegible] کہتے ہین اور خوف ملائکہ نہین رکھتے اور
دوسرے کاشف المعارف حضرت ابوبکر شبلی قدس سرہ شطح بلند کہتے تھے
یہہ بات کان مین حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی کے پہونچی شبلی سے
کیا کہتے ہو شبلی نے کہا کہ پوچھا اندنون انا اقول وانا اسمع هل فی الدا
غیری یہ امت مین ہمارے پیغمبر صلعم کے وسیلے سے اوس جناب کے
ایسے سخن بلند کہتے ہین انا بے ادب [illegible] بجاوہ گر ہے بمقتضا سے اس حدیث
کے انا من نور اللہ والخلق کلهم من نوری اور ایسے مثل کلمات

سبحانی ما اعظم شانی لیس فی جبتی سوی اللہ وقوبا ذنی وانا الحق ولا الٰہ الا انا وغیرہ کہ دم مارتے ہین یہ تمام ظہورات انا اور مقتضیات اوسکے جوکچہ انسان کامل مین بالفعل موجود ہے وہی ہر فرد انسانی مین بالقوہ موجود ہے لیکن انسان کامل مین تمام ظہورات بالفعل مین بر سبیل تفصیل اور ہر فرد انسان مین بطریق اجمال اور بر لحاظ استعداد اور صلاحیت کے بعضے کو بالفعل اور بعض کو بالقوہ پس تو جو صورت انسانی مین کہ فی الحقیقت ہیکل رحمانی ہے عین تو جہ اور ملاحظہ حضرت حقیقت الحقایق اور وجود مطلق ہے اس باب مین ضرورت ذات تمام صفات مین اور اشیا مین مشاہدہ کرے اس فکر مین نوبت راسخہ حاصل کرے تاکہ وہ حالت نقد وقت اوسکے ہوجاے مولوی جامی فرماتے ہین رباعی

همسایه و همنشین و همره همه اوست | در دلق گدا و اطلس شه همه اوست
در انجمن فرق و نهانخانه جمع | بالله همه اوست ثم بالله همه اوست

۵ در خود بجو به ... سود | بیرون مرو که هست درین خانه آشنا

۵ دریا و موج و قطره امیست غباری | چون اصل را تمامی این جمله نیست مائیم

مولانا اعلاوالدین وصالی فرماتے ہین ۵ ایکہ در ہیچ جا نداری جا

بو العجب ! ندہ ام کہ ہر جائی + ست بہائی سمجہو کہ ہر چار ملایک کو شیخ عبد الکریم نے
اپنی کتاب انسان مین خوب لکہا ہے جزاہ اللہ خیرا لخیر ! کہ چارون
عناصر مبارک آن سرور کائنات کے چارون فرشتے مین جبریل اول ہیں حضرت کا
اور اسرافیل روح اوس جناب کی اور عزرائیل ناف اور میکائیل دماغ پس حقیقت
چارون فرشتون کی موجود ہے فرد انسان مین ساتہہ اوس نور کے
خلقہم من نورہ **فصل ہشتم** بیان مین ہے چار نفس کے اگر روح قالب
ادراک پیدا کرے اور منفعات قالب قبول کرے تو اوسکو نفس کہتے مین اور
قالب انسان کا مرکب ہے چار عناصر سے آتش - باد - آب - خاک - اگر
روح صفات آتش سے متصف ہو اپنے سرکشی کرے اوسکو نفس امارہ کہتے ہین
کہ اوس سے بد صفتین ظاہر ہوتے ہین مانند تکبر اور انانیت اور لاف و گزاف
اور اس مرتبہ مین تمام کام نافرمانی و خطرہ ہاے شیطانی کے ظاہر ہوتے ہین
چنانچہ حق سبحانہ اس صفت نفس کو اپنے مقدس کلام مین بطریق حکایت یوسف
یون فرماتا ہے وما ابرئ نفسی ان النفس لامارة بالسوء ط اور اگر روح
صفت باد سے متصف ہو اوسکو لوامہ کہتے ہین اگرچہ یہہ بہی کام نافرمانی کے
کرتا ہے لیکن اوس پر مصر نہین ہوتا اور اپنے کو نافرمانی سے ملامت کرتا ہے

اور ہوائی نفس سے سب کے رشتہ سے حق ڈھونڈتا ہے اور اس مرتبہ مین خطرہ
نفسانی شیطانی تجویز مین اور روح مین صفت آب جو بہہ و صفائی ہے اور کدورت
نہین رکھتا اور اسمین صفائی دل سے حاصل ہوتا ہے اور اس مرتبہ مین
امر نیک ظہور مین آتی مانند اوراد و ورد و تہجد اور تلاوت قرآن اور
اعمال نیک کا شوق زیادہ ہوتا ہے اور خطرہ ملکی اس مرتبہ مین پیدا ہوتا ہے
اور اگر روح صفت خاک سے متصف ہوا اور مانند خاک کے عاجزی اور
بردباری اور سکونت اور یکزبانی اور تواضع اور حسن خلق اور کریمی اور
ستاری پیدا کرے اوسکو نفس مطمئنہ کہتے ہین اس مقام مین سالک ہستی
اپنے اور دوسرے کی نیستی حق کا پہچانتا ہے اس مرتبہ مین خطرہ رحمانی ناشی
ہوتا ہے قوله تعالی یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربك
راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اور اللہ تعالی نے
ذکر نفس کا کلام قدیم مین اپنے تین اوصاف سے ساتھ صفات کے کیا قال
الله تعالی النفس اللوامة اور کہا ان النفس لامارة بالسوء وہ نفس
واحدہ ہے اور واسطے اوس کے صفات متغایرہ مین اور فرمایا ونفس
وما سوٰها فالهمها فجورها وتقوٰها نفس کو صفت ملہمہ سے یاد نہین کیا

فصل نہم

اور الہام فرمایا مگر کہا چاہیے جبکہ الہام فرمایا ملہم ہوا
بیان میں چار منزل و پانچ مقام کے **اے بھائی چار منزل اور پانچ**
مقام ہاہوت سے ناسوت تک جو انسان میں حاصل ہیں جیسا کہ فقیر نے لکھا
اور اس عبارت سے عارف سامی میر عظمت اللہ قدس سرہ اپنے رسالہ میں
لکھے ہیں جزاہ اللہ خیراً خیرا **عبارت مذکور** رستیاں ایک
درویش کے پاس آیا درویش نے اوس سے پوچھا کہاں آیا کہا ہاہوت سے
پوچھا ہاہوت سے یہاں تک کتنے منزل ہیں کہا ہاہوت سے لاہوت کو اور لاہوت
سے جبروت کو اور جبروت سے ملکوت کو ملکوت سے ناسوت کو پوچھا پھر درویش
نے پوچھا کہ ہر مقام کی آب و ہوا کا بیان فرمائیے کہا کہ ہاہوت خاص تجانست
آپ ہے اور بس بلکہ اپنے سے بھی خبر نہیں رکھتا خودی تو بھی آنجا گنجائش نہیں ہے
اور لاہوت ایک آسائش ذات ہے وہاں شاہ حسن نے ساتھ خودی اپنے کے
دم مارا ہے اور خودی نوبت کیا ہے اور جبروت وہ مقام ہے کہ شاہ حسن
لاابالی نے اپنے وجود پوچھا تا اور آشنائی اپنے ساتھ پیدا کی اور ملکوت
وہ جا ہے کہ وہاں شاہ حسن نے اپنے کو دیکھا اور اپنے مدح اور ثنا میں ساتھ
تہلیل اور تسبیح کے مشغول ہوا اور ناسوت وہ ہنگامہ ہے کہ ظہور کثرت سے ہر لباس میں

اپنے کو نمودار کیا پہر وہ سیاح جوش وخروش مین آیا اور فرمایا کہ یہہ مقام
وہ منازل جو مین نے کہے پہنچی ہے نہ اوپر مدت سے نہ بانین یہہ سب طور میرے
وجود کے مین تفصیل عوارض جسوقت لذات وشہوات کے طرف دوڑتا ہون
طریق ناسوتی میرے سب اور جب اپنے مدح وثنا مین مشغول ہوتا ہون شیوہ
ملکوتی میرا ہے اور جسوقت کہ جوش انا مین خروش کرتا ہون شور لاہوتی میرا ہے
اور جسوقت تمام اطوار واوصاف اپنے مین ساب کرتا ہون خواب ہاہوتی میرا ہے
فہم من فہم وذاق من ذاق یہہ طالب اور مراتب جو لکہے گئے سفینہ سے
سینہ مین سونپے اور سینہ سے خزینہ حفظ مین رکہو **فصل دہم**
بیان مین اذکار اور اشغال کے جان تو کہ **اول** ذکر جہر ہے جو تعلق ساتہہ
زبان کے رکہتا ہے خواہ اسم ذات ہو خواہ اثبات خواہ نفی واثبات اول کلمہ
نفی قلب نیلوفری سے یعنے زیر ناف سے کہینچکر ساتہہ مقام روح کے یعنے زیر پستان
راست لاکر کلمہ اثبات کو اوپر قلب صنوبری کے ضرب مارے بشدت تمام
دوم ذکر قلبی ہے تعلق رکہتا ہے قلب صنوبری سے وہان فکر لازم ہے
بے حرکت زبان خواہ نفی اثبات خواہ اثبات خواہ ذکر اسم ذات کا ہو زبان
قلب سے **سوم** ذکر روحی ہے اس مقام مین سالک کو آرام تمام ہے قبل

ذکر الروح راحۃ کا چہارم اخفی اور لاتعین مراقبہ بے رنگی و بے تعینی کرے اور وہ مقام حیرت ہے ۵ درکوئے لاتعین حیرانی بہت وحیرت + وحدت درو نگنجد کثرت چکار ارد

فصل یازدہم

بیان مین مجاہدہ و مراقبہ و مشاہدہ و محاسبہ مواعظا و احکام ضروریہ کے بطریق اجمال اے بھائی سالک جاننا چاہیئے کہ پہلے ان چھ چیزون کو اپنے پر لازم کرے **اول** مجاہدہ وہ یہہ ہے کہ سالک اپنے پر محنت اور ریاضت شاق لازم کرے مانند قیام لیل و صیام دہر کے کہ موجب تہذیب لطیفہ باطن ہے بسبب انس سالک ساتھہ باطن کے اور ساعت او گنے تخم محبت کے **دوم** نگہبانی دل ہے اور وہ چار قسم پر تقسیم کیا گیا ہے **اول** مراقبہ صفا **دوم** مراقبہ فنا **سوم** مراقبہ توحید اور بقا **چہارم** مراقبہ ہوا اور بیرنگی **مراقبہ** اسکو کہتے ہین کہ نگاہ رکھے اس چیز کو کہ مقصود ہو طرف مطلوب حقیقی کے پس **مراقبہ** تمام نگاہ رکھنا مرید وقت و بہی منتظر کا ہے اور مراقبہ مریدون کا وہ یہہ کہ دایم احوال حضوری قلب کی نگاہ رکھے اپنے اللہ حضور حق کے ساتھ ایسا حاضر رکھے کہ آپ غائب ہو **مراقبہ صفا** وہ ہے کہ ذاکر کو چاہیئے کہ متوجہ دل سے ہو بے حرکت زبان اور آنکہ بند کرکے دل پر ذکر اللہ تعالیٰ

حافظ از ناظر طرف اپنے جاننے اگر اوس مراقبہ مین فنا اور محویت رونما ہو یا
ملحوظ اوسکو مرقبہ فنا اور توحید بھی کہتے ہین جو وقت اپنے وجود سے غیر کے
وجود کی خبر رہے اور محویت حاصل ہو مراقبۂ فنا یہی ہے اگر خبر فنا سے بھی
نرہے فناء الفنا ہے اوسکو بقا کہتے ہین **سوم** مشاہدہ سالک کو چاہیے کہ
کل تمام اشیا کو آئینہ حق سمجھے اور حق جل شانہ کو اوسمین مشاہدہ کرے امیرالمومنین
حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہین مارایت شیئًا الا
وقد رایت اللہ فیہ۔ اگر سالک ہمیشہ اس ملاحظہ مین رہے غالبًا ذات مشاہدہ
کرے اور مقام اینما تولوا فثم وجہ اللہ منہ دکھائے **چہارم** محاربہ
سالک کو چاہیے کہ ندامت اپنے گناہ پر اور استغفار کرتا رہے اور توبہ نصوح
کرے اور طہارت ظاہر و باطن بجا لا طہارت ظاہر تو معلوم ہے اور طہارت باطن دلکو
کدورت اور سینہ کو غل غش سے پاک رکھنا اور خالی کرنا دل کا محبت غیر حق سے دور سینہ کا اخلاق سے
اور **محاربہ** اوپر دو نوع کے ہے ایک **صغیر** اور دوسرا **کبیر** صغیر وہ ہے
کہ حرکت زبان کے ساتھ اسم ذات کے کہ اللہ ہے مشغول ہو اور ساتھ دلکے کہے
اور طرف واسطہ و شد و مد و تحت و فوق مرعی رکھے اور صورت حسن کو یاد کرے
اور سعی کرے کہ ایکدم مین چالیس مرتبہ ذکر میسر آئے اور جب چالیس مرتبہ سے

بڑھ جائے اور قدم زیادتی مین رکھے وہ مصحار بہ کبیرت ہے اور سعی کرے
کہ ہر دم مین زیادہ اس سے کہا جائے جو دم سابق کہا گیا اور کمال ذکر یہ ہے
کہ دو سو بار ساتھہ شرایط اور ارکان کے ایکدم مین مذکور ہو اور استغراق
غالب ہو جاوے اور سلطان الذکر رونما ہو جاوے اور اس وقت کو مقام محویت
کہتے مین وقت ہو اقتدار بھی داخل ہے تجسس سبہ سالک کو چاہیے
کہ ونلیہ محاسبہ تمیز ان تحسسہ ہمیشہ و رہتے محاسبہ اوسکو
کہتے ہین اہم مس سالک ... دیوان شریعت طریقت اور حقیقت کے
ترازو مین تولے شریعت کے ترازو مین ... صغیرہ و کبیرہ کو تولے
اگر وہ فوق ہو حسب باد سے عرض تجاوزات اور اسلوب تجنب اور ضرور ہو اگر
خود ... احوال ترتیب اپنے نفس کو ... سے اور ... رعایت کرے
اگر خلاف ... پاوے تو لغو ... مت کرے ... موافقات مین کوشش کرے
اور ... ہو استغفایت ... محاسبہ ... کالعدم ہو
... طریقت کے ترازو مین تمام
اعمال انسانی و خطرات ماسوی اللہ کو خواہ دنیوی ہون خواہ اخروی ہر صبح
و ہر شام تولے اور ان اعمال و خطرات کو ساتھہ مجاہدہ نفس کے دور کرتے رہین

محاربہ کبیرہ ہے۔ جاننا چاہیئے کہ گناہ شخص کا اوس کے حسب حال پیدا کرتا ہے
گناہ مومن کا صدور فعل خلاف شرع اور گناہ مطیع کا غفلت طاعت سے اور
گناہ کامل کا ذات حق سے غفلت اگرچہ نہایت خفیف ہو چنانچہ کہا گیا ہے
ما شغلک عن الحق فہو طاغوتک وحسنات الابرار سیات
المقربین **ششم** مواعظہ ہے سالک کو لازم ہے کہ اپنے نفس کو طالب
وعظ کرے اور نصیحت کرتا رہے کہ یاد حق مین رہا کرے نہ بغیر مین **س**
جز یاد حق ہر آنچہ نمی آن ضلالت است + بجز حرف عشق ہر چہ بخوانی بطالت است
س ہر کہ نہ گویا ہے تو خاموش بہ ۔ ہر چہ نہ یاد تو فراموش بہ
یہ جانے معاصی وذنوب ابرار والذنوب اور اپنے نفس کو از متابعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین خوبیت حق حاصل کرے اسواسطے
حق تعالی فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ **بیان**
احکام ضروریہ مرید وقت ارادت کے اور اوسکے بعد کے
اور احکام **شیخ برسبیل اجمال** جان کہ تخم پاک ارادت کا
نور تجلی الٰہی ہے جبتک کہ حق سبحانہ دل پر بندہ کے صفت ارادت
تجلی نکرے اوس کے دلمین عکس اس صفت کا ظاہر نہین ہوتا جو نتیجہ

وہ تخم دل سکے زمین مین جم گیا اور اوس زمین مین جگہ لی مرید کو لازم ہے
کہ اوس تخم کی پرورش مین جو ملازمت صحبت شیخ اور اوس سے سرزد ہے
ہوئی اور جا ہون کے ملنے ملانے سے ضایع نکرے اوسکو اپنے علم و
نفاق سے تربیت نکرے کہ باعث نقصان اور موجب خوف ہلاکت ہے
مرید کو چاہئے کہ پیشتر از بیعت تین دن روزہ رکھے اور استخارہ کرے
اور ان روزون مین با طہارت اور ذاکر رہے اور لوگون کے ساتھہ اختلاط
نرکھے اور سواے ضرورت کے کلام نکرے اور مسلم رہے اور بعد تین دن کے
غسل کرے اور وقت غسل یہہ دعا پڑھے اللھم انی اطہر بالماء ظاہری
فطہر قلبی بمعرفتک ۔ و بعد نماز عشا بخدمت شیخ مستعد ہو اور
چاہئے کہ شیخ پشت بقبلہ بیٹھے اور مرید کو اپنے سامنے تشہد کے
قاعدہ سے بٹھاوے اور استقامت شریعت کی وصیت کرے اور تمام
گناہ ظاہری و باطنی سے توبۃ النصوح کراوے پھر اوسکو
آنکھہ بند کرنے اور حضور قلب کے لئے حکم دے اور ذکر لا الہ الا اللہ
کو تلقین کرے اس طریق سے کہ شروع کرے کلمہ نفی کو مقام نفس سے
کہ زیر ناف ہے اور تمام کرے ہاے اوس کو بیچ مقام روح کے زیر پستان

راست سے اور ضرب سے کلمۂ اثبات کو اوپر قلب صنوبری کے جو زیر
پستان چپ ہے بقوت و شدت تمام اسرایت کرے تمام اعضا مین
اپنی مرتبہ اسی طرح تلقین ذکر کرے اور مرید بھی ہر بار شیخ کے ساتھہ
برابر ذکر کرے اور بعد اوس کے شیخ اوس کے حق مین دعا کرے اور
آمین کہے چنانچہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مکان مین اصحاب خاص کو جمع کیا قال لا اله الا الله جهرا ثم
قال لهم قولوا ذالك فقالوا ثم فقال فقالوا ثلث ثم رفع یدیه
وقال اللهم هل بلغت پس اوس سے ثابت ہے طریقہ تلقین ذکر با جمعیت
اس حدیث سے ثابت ہے تلقین واسطے ذکر کے مرید بعد تلقین اور دعا کے
شیخ کے وہان شیخ سے رخصت ہو کر ہو شمین جاوے مکان تنگ
و تاریک مین کہ آواز لوگونکی اوسکو نہ پہونچے تا کہ پراگندگی حواس سے
امین رہے اور عالم غیب سے مانوس ہو اور اوس حجرے مین تنہا
بطہارت ظاہر و باطن بیٹھے مانند چار زانو کے اور چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے مگر وقت
ذکر مین چنانچہ حضرت سرور کائنات صلعم بعد نماز فجر ذکر کے واسطے
طلوع آفتاب تک چار زانو بیٹھا کرتے تھے اور یہ کہے دونوں ہاتھ آگے

دونو زانو بیٹھے روبقبلہ اور تربیت کرے ذکر شیخ کی تعظیم تمام کہ بمنزلۂ تخم ہے
خفیہ تا دل بسبب ذکر زبانی [illegible] اور تخم تھوڑی بہت
ذاکر ہو دل مقام ذکر مین ساتھ زبان [illegible] وقت ذکر مین دایما تصور نفی
اغیار اور اثبات حق سبحانہ کرتا رہے اور تمام حال مین خواطر غیر حق کو نفی
کرتا رہے کہ وہ خواطر قلب کو قبول [illegible] غایہ سے باز رکھتے ہین اور لازم
کرے معتقدات اہل حق توبہ اور استغنا کو [illegible] اعمال مخالف شرع پر
اور بعد ہر نماز استغفار ستر بار کہے اور لازم کرے تجرید اور تفرید اپنے مجرد کی
اور تنہائی تمام تعلقات سے اور لازم ہے تقویٰ تمام امور مین اور طہارت
اور پاکیزگی اس وجہ سے روح [illegible] والے کو وسواس طہارت مین
عمل شیطان سے ہے اور تمام اوس شیطان کا نہایت ہے اور لازم کرے عمل بالعزیمت
بقدر طاقت والا رخصت پر عمل کرے اور لوگون کے ساتھ مدارا و حسن
خلق اور تواضع سے پیش آئے اور بزرگان دین کی خدمت ساتھ اپنے
اصحاب کے اور خوردون کے ساتھ شفقت سے پیش آئے۔ جب کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے معلوم ہوا ما تواضع احد
الا رفعه الله ومن لم یوقر کبیرنا فلیس منا اور اپنے سے کمو

حقیر نہ جانے اور بتا وارث خلقت کے ساتھ سلامت رویگا اور دور رکھے اپنے کو
بحث ونزاع وجدال سے قوله تعالے واذا خاطبہم الجاھلون
قالوا سلاما اور بخشش کرے اپنے مال کو اگر صاحب مال ہو اپنے اقربا
اہل استحقاق مین اگر اقربا نہون یا کہ اقربا محتاج نہون تو صرف کرے
راہ خدا مین یا گذرانے خدمت شیخ مین کہ مصالح مریدین مین صرف
کرے اور لازم کرے صدق و دیانت ہر معاملہ مین اور دور رہے کذب
وخیانت سے اور تسلیم کرے اپنے کو ظاہرا اور باطنا تمام امور مین ساتھ
تصرفات شیخ کے ور زندگانی کرے اوس کے اختیار مین حاضر و غائب
ادب شیخ کا ملحوظ رکھے اور نظر اعتراض سے طرف شیخ کے نہ دیکھے
اگر اوس سے کچھ خلاف شریعت وطریقت نظر آنے گمان کرے اس وجہ پر
کہ اوسمین صلاح حال ہو گی اور آپ ساکت رہے اور اطاعت محض
نصب العین رکھے اور لازم کرے مراقبہ ساتھہ قلب شیخ کے تاکہ نسبت
پیدا ہو واسطہ سے قلب شیخ دل مین اوس کے عالم غیب سے اور مواظبت
کرے ساتہہ ریاضت کے محبت اور خوف کے ساتہہ اگرچہ قلیل ہو کہ قلیل
دایم بہتر ہے کثیر بیدایم سے **فصل دوازدہم بیان مقدار**

چہار رکن ریاضت مین جان تو کہ رکن ریاضت چہار ہین
کم خوردن کم گفتن کم خفتن با خلق کم بودن اور اگر طاقت ہو تو اپنے پہ
صوم داود علیہ السلام حدیث مین آیا ہے افضل الصیام صوم اخی داود لازم کرے
ور صیام ایام بیض کہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین ہر مہینے کی ہین اگرچہ ایام سود
کہ ستائیسوین اور اٹھائیسوین اور انتیسوین ہر مہینے کے ہے اور ایام فاضلہ
عشرۂ ذیحجہ و محرم **بیان مقدار چہار رکن ریاضت کا** بات نہ
کرے مگر بقدر ضرورت اور پرہیز کرے کلام بیہودہ سے اور اختیار کرے
بیداری نصف شب و ثلث آخر شب اور سو جاوے اول شب تاکہ ملالت طبع اور کسالت
حواس سے امن مین رہے اور کہاوے نصف شکم بلکہ ثلث شکم بقدر تسلی
جوع اور نوالہ چہوٹا اوٹہاوے اور تسمیہ وقت شروع طعام کہے اگر ہر نوالہ کو
تسمیہ کہے تو اولی ہے اور شکر کرے آخر ہر لقمہ پر اور گوشت ہر روز کہائے
اگر بہت دل چاہے ہر ہفتہ مین ایکبار کہائے کہ موجب قساوت قلب ہے
اور اختیار کرے ملاقات لوگون کی روز جمعہ اور نماز جماعت اور عیدین کو
جائے اور وقت رفتار نظر اطراف و جوانب نہ کرے اپنے آگے دیکہے
اور ہر حال مشغول ذکر مین رہے اور لازم کرے شجاعت اور جرأت

تاکہ مقابلہ کرے اوس سے حیلہ ہاے نفس و شیطان کے ساتھہ اور بقدر ضرور
خبردار ہونا فرق کرے حلال و حرام و فرض و واجب و سنت و مستحب
و مکروہ سے واقفیت ہو جاے اور ملامت خلق سے برداشت کرے تاکہ مساوی ہو
اوس کے نزدیک رد و قبول اور مدح و ذم خلق اور نگاہ رکھے پاس اپنی کو
اور دور کرے اوپر اپنے طبیعت اور انبساط مین اور سونپ دیوے کل کو یہانتک
اپنے نفس کو حق کی راہ مین اور عبادت کرے واسطے ذات حق کے نہ واسطے
طمع بہشت کے نہ خوف دوزخ سے جو وقت کہ دل مرید کا مداومت ذکر کے ساتھہ
تمام مالوفات ہو جاے طبعی و رخلایق بشری اور مغایرت خفی سے بے رغبت
ہو وے تو صعود کرتا ہے شجرۂ ذکر لا الہ الا اللہ قلب سے طرف جمیع اجزاے
جسم کے اور اوس اجزا سے طرف کمال شجریت کے کہ وصول الی اللہ تعالی
ہے اور ظاہر ہوں شگوفہ ہاے مشاہدات اوسکا اور شاخون کا دینے اور بار لاے
وہ شجرہ بہ آہستگی ساتھہ ثمرات مکاشفہ اور علوم لدنی سے اور ظاہر ہووین
درمیان خواب اور لطیفہ کے چنانچہ سابقاً گذرا

فصل سیزدہم بیان

مین نفس طبعی اور نباتی اور حیوانی اور انسانی وغیرہ کے

جان کہ نفس طبعی عبارت اوس قوت سے ہے کہ اجزاے جسم کو نہین چھوڑتا ہے

کہ ایک دوسرے سے متلاشی ہو یا وہ پارہ ہوا اور نفس طبعی کے دو خدمتگار
ہین کہ ایک کو خفت یعنے سبکی اور دوسرے کو ثقل یعنے گرانی کہتے ہین اور
خفت وہ قوت ہے کہ وہ مائل بہ بعد ہو اور ثقل برعکس اوس کے اور نفس
نباتی وہ قوت ہے کہ جسم کو ساتھ طول و عرض و عمق کے کھینچتا ہے اور بزرگ
کرتا ہے اور نفس بھی خادم نفس نباتی کا ہے اور نفس نباتی خادم نفس
حیوانی کا ہے اور نفس جو نمو بعد اوس کے دوسرے خادم ہین مثل
جاذبہ - اور ماسکہ اور ہاضمہ - اور ممیزہ اور دافعہ اور مصورہ - اور مولدہ
اور منمیہ - جاذبہ وہ قوت ہے کہ غذا کو ظاہر جسم سے طرف باطن کے
کھینچتی ہے اور ماسکہ وہ کہ غذا کو نگاہ رکھتی ہے اور ہاضمہ وہ قوت ہے کہ غذا کو
پکاتی ہے اور ممیزہ وہ قوت ہے کہ جب غذا پکی لطیف کو کثیف سے جدا
کرتی ہے اور دافعہ وہ ہے کہ جو کچھ کثیف غذا ہو اوسکو جسم سے باہر کرتی ہے
چنانچہ بعضے درختون سے بھی کچھ باہر آتا ہے جسکو گوند کہتے ہین اور مصورہ
وہ ہے کہ غذا کو ہمرنگ جسم کردے اور مولدہ وہ ہے کہ جو کچھ لطیف تر ہو
اوسے جمع کرے تا اوس مجموعے سے مانند اوسکے جسم حاصل ہو جاوے
چنانچہ نباتات مین کہ اوسکو تخم کہتے ہین اور حیوانات مین نطفہ کہتے ہین

اور تنمیہ وہ ہے کہ جسم کو بڑہنے مین مدد کرے اور یہہ دونون ساتہہ اس
مجموعی ہوتون کے جو ذکر ہوئین خادمان نفس حیوانی ہین اور نفس حیوانی
وہ قوت ہے کہ جسم اسکا ساتہہ اختیار کے حرکت کرے اور چیزون کو ساتہہ
حس کے پاوے اور نفس حیوانی کو سواے ان خادمون کے جو کہے گئے
بارہ رفیق ہین اور دس حواس اور دو قوت ایک قوت شہوانی اور دوسرے قوت
غضبی اور اس دس حواس مین پانچ ظاہر ہین - باصرہ - اور سامعہ - اور شامہ
اور ذایقہ - اور لامسہ - اور پانچ باطن حس مشترک - خیال - وہم - فکر
حافظ - اور پاسبان حواس عشرہ وغیرہ کی تفصیل بغور یاد رکہو بیان کرتا ہو
کہ نفس طبعی مع خادمان نفس نباتی کا خادم ہے اور نفس نباتی مع
خادمان خود نفس حیوانی کا خادم ہے اور نفس حیوانی مع خادمان
خود نفس انسانی کا خادم ہے پس مجموع ان نفسون اور قوتون کا کہ بیان
کیا گیا نفس انسانی کے خادم ہوے نفس انسانی کو سواے اس کے اور
بہت خادم ہین لیکن معرفت انسانی مین جو کچہہ کہ ضرور ہے بیان کیا جاتا ہے
طالبان حق کو بصیرت حاصل ہووے بعون اللہ العزیز ای سالک
جان کہ اس پانچ حواس ظاہری مین ہر ایک کو ایک کام دیا گیا ہے اور دوسرے

اون کاموں اور شغلوں سے عاجز ہیں چنانچہ کام قوت باصرہ کا
ہے کہ شکلیں اور رنگ پہچانے اور فرق درمیان سفیدی اور
سیاہی اور سبزی اور سرخی اور درازی اور کوتاہی اور دوری اور
نزدیکی اور نور ظلمت کے کرسکے دوسرے حواس ان کاموں سے
عاجز ہیں اور حس سامعہ ادراک صوات سے اپنے آوازیں ہر ایک
جدا پہچانے اور بات وسکی بواسطہ دریافت کرسکے اور حواس دوسرے
اس شغل سے عاجز ہیں اور حس شامہ خوش بو اور بدبو دریافت کرے
یہہ شغل ساتھہ اوس کے مخصوص ہے اور حس ذائقہ چکنے سے ترشی
اور شیرینی اور تلخی اور نمکینی میں فرق کرسکتا ہے اور حس لامسہ تمام
بدن میں ہے کہ اگر چیونٹی جسم پر چلے پہچان لیتا ہے اوس سے
نرمی اور سختی اور گرمی اور سردی اور تری اور خشکی اور گرانی اور سبکی
وغیرہ سمجھہ سکتا ہے اور اس تقریر سے روشن ہوا کہ حواس ان حواس
کے دوسرے کام سے عاجز ہیں چنانچہ آنکھہ سے کان کا کام
اور کان سے آنکھہ کا کام نہیں ہوسکتا جان کہ حواس باطن سے
ایک حس مشترک ہے باطن میں اول دماغ کے ہے اور اوسکو دو معنی

حس مشترک کہتے ہین ایک یہہ کہ جب کسی چیز کو ساتھہ دو آنکھہ کے
دیکھتے ہین اوسے صورت چیز کی ایک نظر آتی ہے اور اگر کسی کے
حس مشترک مین خلل ہو ایک چیز کو دو دیکھے گا مثلا ایک شخص کو
ایک آنکھہ سے دیکھے جب دوسرے آنکھہ سے دیکھے وہی نظر آئیگا
اگر حس مشترک یہہ دو صورتون کو بایکبار جمع نکرے تمام لوگ
ایک چیز کو دو احساس کرین باوجود ہر چشم علیحدہ اوس چیز کو دیکھے
پس معلوم ہوا کہ جو صورت حس مشترک مین نقش کیجاتی ہے وہ چیز
ایک ہی دکھلائی دیتی ہے اور دوسرے معنی اوسکے آخر
حواس مین وہ بیچ ملا ہوا سکتا ہے اور اول حواس باطن مین اور
جو چیز کہ حواس باطن سے ظاہر معلوم ہوتی ہے اول ساتھہ اوسکی
پہونچے اور بعد اوسکے حواس باطن ظاہر مین اوسکو اس سبب سے
حس مشترک کہتے ہین اس تقریر سے معلوم ہوا کہ کار خیال یہہ ہے
کہ جب حواس ظاہر سے کچھہ معلوم کرے یا شخص دیکھا ہو
بعد اوسکے خیال اوس صورت کا بندھتا ہے جیسا کہ کوئی
شخص ایک شہر کو دیکھے اور وہان سے دوسرے شہر کو جاوے

بے اس کے کہ آنکھہ درمیان ہووے اس شہر کو چشم خیال سے دیکھہ
سکتا ہے پس خیال کا کام یہہ ہے کہ صورتون سے معنی کو پاوے
خیال حقیقت مین مانند ایک کاتب کے ہے کہ معنی کو صورت سے
پیدا کرتا ہے یعنے ایک شخص لفظ کہے اور سخن مین معنی حاصل نہوگا
تب اس معنی کو دوسرے تک نہین پہونچا سکتا بغیر اس کے کہ الفاظ
کی صورت درمیان نہون پس یہہ خیال ہی ہے کہ خبرین لوگون کو
پہونچاتا ہے بغیر اس کے کہ وہ چیزین حاضر ہون لیکن چاہیے
کہ آنکھہ یا ایک حواس ظاہر اوس کو دیکھے ہووے یا اوپر مثال
اوس کے صورتین پائی ہون اور حواس باطن سے ایک وہم ہی
اور کام وہم کا یہہ کہ چیزین دیکھی ہووے اور بے دیکھے ہووے
راست یا دروغ لفظ کو دکھاتا ہے خواہ اون چیزون کو صورت
خارجی ہو خواہ نہو وہم ایک [illegible] دکھاتا ہے مثلاً جیسا
کہ دیکھے آفتاب کو ہزارون آفتاب آسمان پر تو وہم ہے باوجود
ایک سے زیادہ نہین ہے اور ہزارون دریا سے حباب تو دیکھے
باوجودیکہ بالکل نہین ہے اور ہزارون پہاڑ یاقوت اور زمرد

اور موتی ہے توہم کرے باوجودیکہ نہین ہے لیکن وہ حیوانات
مین مانند عقل ہے اور بچہ بکری کا اپنی مان کو اوس کیواسطے سے
پہچانتا ہے باوصفیکہ مانند سے بین اوسی مان کے طرح سیکڑون
بکریان ہوتی ہین اور دوستی اور دشمنی بہی اسی قوت سے حاصل
کرسکتے ہین اور قوت واہمہ کو بعض مشایخ شیطان کہتے ہین
اسلئے قوتین جو بیان ہوئے ہین مسخر مردم ہوتی ہین لیکن وہم مسخر
نہین ہوا چنانچہ جب ملایک نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا
تو ابلیس نے نہین کیا بقوت وہمہ دروغ گوئی اور کجروی سے
بازنہ آیا اور حدیث ہے کہ حضرت پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ جو آدمی پیدا
ہوتا ہے ایک شیطان اوسکے ساتہہ ہوتا ہے وہ اشارہ
قوت وہمہ سے ہے اور ایک حس باطن ایسی ہے اور وہ قوت
ایسی ہے کہ اگر خیال کے مضمون ہووے تو اوسکو متصرفہ کہتے
ہین اگر تسلط وہم کے ہو اوسکو قوت متخیلہ کہتے ہین اور
اوسکی ایک قوت ہے کہ جو کچہہ حواس ظاہر و باطن سے قوت حافظہ
مین پہنچے اون چیزون کو مشاہدہ کرے اور حقیقت مانند ایک

پڑھنے والیکے ہے کہ جو کچھ لوح پر لکھا ہوا پڑھتا ہے اور ایک حس
حواس باطن میں سے حافظ ہے اور وہ مانند لوح ہے کہ جو کچھ حواس
ظاہر و باطن سے دیکھے پہونچا نقش [illegible] رہا اور وہ
مانند لوح [illegible] ہے [illegible] دیکھتے ہیں جب بار دیگر
[illegible] ہوا سب ایک
[illegible] نقش [illegible] قوت ذاکرہ میں جو نقش اول [illegible]
میں [illegible] ہے [illegible] بار دیگر [illegible] سب بعد اسکے
سمجھا ہے کہ انکو [illegible] نہیں قوت حافظہ مانند لوح کے ہے
قوت ذاکرہ پڑھنے والا اور قوت خیال لکھنے والا اور قوت
وہم شیطان اور حس مشترک [illegible] ان ملدیوں سے
ملانے کے [illegible] سب ایک [illegible] کے
جان [illegible] قوت غضب ورنہ [illegible]
واسطے دفع مضرت کے [illegible] حیوان میں
حاصل ہو [illegible] قوت غضب [illegible] کے واسطے
جذب منفعت یا طلب لذت حیوان میں ظاہر ہوا [illegible] قوت شہوت

کہتے ہیں جب کام جذب و شہوت کا معلوم ہوا اس تمام میں
استعداد نفسانی ہے [illegible] یہ تمام حواس اور قوتیں کہ بیان کئے گئے سب
[illegible] نفس انسانی ہیں لیکن نفس انسانی کو دو خادم دوسرے بھی
[illegible] نظری اور عقل عملی قوت عقل نظری یہ ہے کہ [illegible]
اور [illegible] تصور اسے ہے [illegible] اگر مکان [illegible] قلم وغیرہ او
بعد [illegible] تعقل عملی جیسا کہ عقل نظری نے تصور کیا اوسکو
ظاہر [illegible] پیشوں سے جو عالم میں ہے
جیسے [illegible] ایسے چیزیں نظر کرنے
اور [illegible] نظری [illegible] حاصل ہو [illegible]
[illegible] عقل عملی [illegible]
واللہ اعلم بحقایق الامور کما ہی۔

فصل پانزدہم

صدور موجودات [illegible] پہلے حق سبحانہ تعالی سے جسے پیدا کیا وہ عقل
تھی [illegible] اول ما خلق اللہ العقل۔ جان کہ اول چیز جو حق تعالی نے
پیدا کی عقل [illegible] ہوا اوس کے تیں معرفت وجود میں آئیں معرفت

حق سے عقل دوم پیدا ہوئی اور اپنے معرفت سے نفس پیدا ہوا
اور معرفت احتیاج سے اپنے ساتھ حق کے جسم پیدا ہوا اور عقل
دوم سے بھی تین معرفت پیدا ہوئی اس طریق سے کہ عقل دوسرے
اور نفس دوسرا اور جسم دوسرا تا نو مرتبہ نو عقل اور نو نفس اور نو
جسم پیدا ہوئے اور وہ نو جسم سے نو آسمان ہیں اور وہ نو نفس سے
نفوس افلاک میں اور نو عقل عقول افلاک پس ہر آسمان کے لئے
ایک عقل اور ایک نفس اور ایک جسم ہوا اور فلک اول کو فلک عرش
اور فلک اطلس اور فلک الافلاک اور جسم کل کہتے ہیں اور دوسرے کو
فلک کرسی اور فلک ثوابت اور فلک البروج کہتے ہیں اور دوسرے
افلاک اوس کے نیچے ہیں جنہیں فلک زحل مشتری اور فلک مریخ اور فلک
شمس اور فلک زہرہ اور فلک عطارد اور فلک قمر
اور عقل فعال کہتے ہیں اور نفس کو اوس کے واہب الصور کہتی ہیں
اور بعد اوس کے فلک عناصر اربعہ یعنے آگ اور ہوا اور پانی اور
خاک بعد اوس کے حکم حق سے سیارے اور افلاک اور عناصر
باہم سرشتہ ہوئے اور ازدواج اور امتزاج سے ان کے موالید

SALAR JUNG ESTATE LIBRARY

ثلثہ۔ جمادات۔ اور نباتات۔ اور حیوانات پیدا ہوے۔ بعد اوسکے مجموع الانسان پیدا ہوے بامر حق تعالی۔ اور کواکب بندگان حضرت حق ہین کہ شب و روز مسخر اوس کے اونکے ہین اوسکے حکم سے کام کرتے ہین۔ قولہ تعالی۔ والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ۔ اور ترتیب عناصر اسطرح سے ہے کہ اول کرہ آگ کا ہے اور جوف مین اوسکے کرہ ہوا کا بعد اوس کے پانی اور بعد اوس کے خاک۔ اور آگ کو طرف بالا کے میل ہے چنانچہ چراغ اور شعلہ وغیرہ کو دیکہو لوکہ چراغ کی لو جب اوٹہے گی اوپر کو اور شعلہ جب اوڑیگا اس رخ اور تمام ہوا کا پانی پر ہے کہ اگر کبری کے پہکنے کو ہوا سے بہر کر پانی مین ڈالو پانی کے اوپر آجاتا ہے اور مکان پانی کا اوپر خاک کے ہے اس دلیل سے کہ اگر پتہر یا ڈہیلا پانی کے اوپر ڈالدو ٹہیرتا نہین پانی کی تہہ کو جاتا ہے۔ او عقل کل سے تا کرۂ خاک یہہ مجموعہ طریقۂ مبدا ہے۔ اور خاک سے تا انسان یعنے موالید ثلاثہ یہہ طریق معاد ہے پس نور الہی فیض سبحانی عالم ارواح یعنے عقل سے سا تہہ نفوس افلاک کے تا کرۂ ارض قابض

ہوتا ہے بعد اوس کے رجوع کرتا ہے طرف طریق معدنیات اور
نباتات وحیوانات اور انسان کے اور حضرت حق کیطرف میل ہوتا ہے
اور وہی نور ہے کہ اس مقام سے آیا اور اوپر اوس مقامات کے
گذرا اور پہر اپنے مقام کو گیا۔ قوله تعالی۔ کل الینا راجعون
یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة مرضیه۔
اور یہی اصل ہے اسواسطے کہ ہر چیز اپنی اصل کی طرف پہر جاتی ہے
جیسا کہ مشہور ہے۔ کل شئ یرجع الی اصله۔ ہوسے کہ گرد آہستہ
آہستہ ساتہہ گذرنے [illegible] تہوڑا تہوڑا صورت آگ کی پیدا
کرے اور صورت ہوا کپڑے اور ہوا بہی پانی ہوی اور پانی خاک
صورت پاوے اور خاک صورت آگ کی ہووے اور اس طریق سے
عناصر ایک صورت سے دوسرے صورت مین نقل کرتے ہین تا
پہر صورت اصلی مین جا دین اور اس تبدیل عناصر کو استحاله کہتے ہین
اور آگ گرم وخشک ہے اور ہوا گرم وتر اور پانی سرد وتر ہے۔ اور
خاک سرد وخشک۔ پس آگ ہوا کے ساتہہ گرمی مین ایک ہے اور
ہوا پانی کے ساتہہ تری مین ایک ہے۔ اور پانی خاک کے ساتہہ سردی مین

ایک ہے۔ اور خاک آگ کے ساتھہ خشکی مین ایک ہے پس جب خشکی خاک کے ساتھہ تری ہوا کی بدل آگ ہوا ہو گرم تر جاننے اور گرمی تری ہوا کے جب پانی کی تری سے مبدل ہو تو ہوا پانی ہو جاتی ہے۔ اور جب تری پانی کے خشکی خاک کے ساتھہ بدل ہو پانی خاک ہو اور سردی خاک کی جب گرمی آتش کے ساتھہ بدل ہو خاک آگ ہو جانے شاید کہ یہہ استحالہ کی بدایت آگ کے طرف سے ہووے یعنے آگ ہوا و ہوا پانی اور پانی خاک اور خاک آگ ہووے اس طریق کو مبدا کہتے ہین۔

اب استحالہ عناصر کے کچھہ دلایل بیان کیے جاتے مین کہ تا طالبان حق اور سالکان راہ حقیقت پر آثار قدرت الٰہی آسان اور روشن ہووے

اول دلیل آگ کی ہوا ہونیکی یہہ ہے کہ تمام چراغون کو میں اوپر کے طرف سے اور وقت اتنے کے میں رنگ نہایت صاف اور روشن ہے اور بیان ہوا کے پانی ہونیکا یہہ ہے کہ جاڑے ملکے

موسم میں صبح کے وقت سنہری [illegible] نظر آتی ہے معبر یا [illegible]

برسنے کے [illegible]

[illegible] کہ ہو [illegible] پانی [illegible]

[illegible]

ہوا ہے [illegible] پانی [illegible]

اول بوندیں [illegible]

خاک [illegible] پڑتے ہیں [illegible] خاک

ہو جاتے ہیں [illegible] مقامات

میں [illegible] ہوا ہے [illegible] لکڑی کو

[illegible] ہو جاتی ہے اور [illegible] ہے کہ اگر میں

لکڑی کو [illegible] کے بعد [illegible] باقی رہتی

ہے اور [illegible] جاتی رہتی ہے اور بعضے

[illegible] میں [illegible] سے تیز ہے اور تیز ہے آگ

ہوتی ہے اور [illegible] خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے۔

فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة [illegible]

استحالۂ عناصر ہے کہ اس احوال عناصر مین ہر چند کہ صنایع
و بدایع اور عجائب حق سبحانہ تعالیٰ کے بہت ہین لیکن اسی قدر
پر یہان بس کہ تا سبب زیادہ کو اس جگہ سے مناسبت نہین

فصل پندرہوین بیان مین واجب اور ممکن اور ممتنع کو

جان کہ جسکا عدم ضروری ہو وسکو ممکن کہتے ہین اور جسکا وجود
ضروری ہووے اوسکو واجب کہتے ہین اور جسکا عدم وجود دونون
ضروری نہون وسکو ممتنع کہتے ہین اب جان کہ جو موجود ہے
وہ واجب الوجود ہوگی یا ممکن [illegible] اسواسطے کہ وہ موجود اپنے
وجود مین غیر کی محتاج ہوگی یا نہین اگر اپنے وجود مین محتاج
غیر نہین وہ واجب الوجود ہے جیسا کہ حق تعالیٰ اور اگر وجود مین
اپنے غیر کا محتاج ہے وہ ممکن الوجود ہے یہان سے اثبات
واجب الوجود کا ظاہر ہوا کیونکہ ممکنات موجود ہین اور وجود
ممکنات کا غیر سے ہے البتہ غیر منتہی ہوتا ہے ساتھ واجب الوجود
کے دوسرے یہہ کہ جب تک واجب الوجود نہو ممکن الوجود کو ممکن
نہین کہا جا سکتا کیونکہ جب تک پہلے محتاج الیہ نہو نہین کہا جا سکتا

کہ فلان چیز محتاج اوس چیز کی ہے پس واجب الوجود ثابت ہوا۔ اور
ممکن الوجود اگر بقاے وجود مین محتاج غیر نہو اوسکو جوہر کہتے ہین
اور اگر ہو تو عرض کہتے ہین جان تو کہ بقاے وجود غیر وجود ہے
اسواسطے کہ دو شخص دیکھے جاتے ہین کہ ایک اوس سے دس برس
سے زیادہ نہین رہتا اور دوسرا سو برس تک رہتا ہے اور دونون
وجود مین مشترک ہین اسواسطے کہ حال حیات دونون پر صادق
ہے کہ موجود ہین ہمارے بیان سے جو ایک کا سو برس اور بقاے وجود
اوس دوسرے کا دس برس ہے تو معلوم ہوا کہ بقاے وجود غیر
وجود ہے یعنے وجود اور چیز ہے اور اوسکی بقا دوسری چیز ہے
پس ممکنات جوہر ہوے یا عرض۔ اور جوہر پانچ قسم کے ہین
اگر جوہر محل دوسرے جوہر کا ہو اوس محل کو ہیولیٰ کہتے ہین اور اوس
حال کو صورت۔ مرکب جو دونون حال و محل سے جسم کہتے ہین۔
اور اگر اس تینون سے نہو ویسا جوہر مفارق کہتے ہین اگر اجسام
مین متفرق ہو تصرف تدبیر سے تو اوسکو نفس کہتے ہین اگر تصرف
نہووے اوسکو عقل کہتے ہین اور اگر درمیان اوس عقل اور ذات

خو بہی نہ اتمی ہی کے واسطہ نہوا وسکو عقل کل کہتے ہین اگر نیچے اوسکے
عقل دہ سہ بی ہوا وسکو عقل فعال کہتے ہین اگر درمیان مین اوسکے
عقول ہو وین اوسکو عقل متوسط اور نفس بہی کہتے ہین اگر اجسام
بسیط مین تصرف کرے اوسکو نفس کل اور نفس فلک کہتے ہین
اور جسم یا بسیط ہو یا مرکب جو چار عناصر سے ترکیب پاوے اسکو
مرکب کہتے ہین اور جسم بسیط یا علوی ہو گا یا سفلی علوی مثل افلاک
اور سفلی مثل عناصر اربعہ علوی یا منیرہ ہو یا نہوا اگر ہو اوسے کو اکب
کہتے ہین اگر نہوا افلاک کہتے ہین اور نفس اگر اجسام مرکب مین متصرف
اور اوسکو نشو نما نہو اوس جسم کو معادن کہتے ہین مثلاً زر و نقرہ و لعل
و فیروزہ وغیرہ اور اگر نشو نما ہوا و حس و حرکت نہووے اوسکو
نباتات کہتے ہین مثل درخت و گیاہ وغیرہ اگر حس و حرکت ہو اور
گویائی نہو اوسکو حیوانات کہتے ہین اور اگر گویائی ہو اوسکو
حیوان ناطق یعنے انسان کہتے ہین اور جمادات مین طبع غالب
اور نباتات مین نباتی اور حیوانات مین حیوانی اور انسان مین انسانی
اور اس نفسون مین نفس ملکی بہی ہے اور عرض کے بہی نو قسم

ہیں اور جوہر کو ساتھ عرض کے جب جمع کریں دس ہوتے ہیں
ایک جوہر اور نو عرض اس مجموعہ کو مقولات عشرہ کہتے ہیں اس
مقام میں احوال اعراض اتنا ہی کافی ہے۔ پس جوہر ربط کی پانچ
قسمیں ہیں۔ عقل۔ اور نفس۔ اور ہیولی۔ اور جسم۔ اور صورت
مرکب۔ جیسا معادن اور نبات۔ اور حیوان۔ اور انسان۔ اور جسم
بسیط مانند افلاک اور عناصر دیگر جان تو کہ مراتب مرکبات میں درمیان
معادن اور نبات کے متوسط ہے جسکو مرجان کہتے ہیں کہ شکل
و صلاحیت میں مثل پتھر کے ہے لیکن دریا میں سے نکلتا ہے
اور مانند نبات پانی میں سے اوگتا ہے۔ جب خشک ہوتا ہے سخت
پتھر کی طرح ہو جاتا ہے اور متوسط درمیان نبات و حیوان کے
خرما کا درخت ہے کہ چند خاصیت مثل حیوان کے رکھتا ہے۔
اسطرح سے کہ حیوان میں نر و مادہ ہوتا ہے اسمیں بھی جبتک حیوان
مذکر کی بو نہ پہنچے جب تک قربت نہ کرے تب تک پیدایش نہیں ہوتی
یہ پہلا اس بعید بار نہیں ہوتا۔ دوسرے یہ کہ اگر حیوان کا سر
کاٹا جائے تو ہلاک ہو جاتا ہے اسکا بھی اگر سر کاٹا جائے مرجاتا ہے

او جستک ہو جاتا ہے او متوسط درمیان حیوان اور انسان مین بہت ہین

اینجملہ بندر کے سب عضا اوسکے آدمی کے طرح کے ہین اور یہہ

متوسطین اسطے اون کے ہین کہ ہر ایک ابتدا مراتب عالی ہنے کے

مین اور انتہا عالی تا سلسلہ موجودات بمراتب مرتب ہووے۔ پس جان

کہ جب کواکب بامر حق تعالی مرتب ہووے اور عناصر کو باہم ملایا

معادن پیدا ہوے پہر نباتات پیدا ہوے اور وہ نباتات غذاے

حیوان ہوے اور جب حیوان اپنے کمال کو پہونچا انسان ظہور مین

آیا اور یہہ بات اپنی جگہہ پہ وضاحت کے ساتھہ بیان مین آئی

واللہ اعلم حقایق الامور کلہا ۔

فصل سولہوین اوس بیان مین کہ حکمت آفرنیش آدم کی کیا ہی

جان کہ حق تعالی نے جن و انس کو اسواسطے پیدا کیا کہ حق سبحانہ کو

پہچانین اور اوسکی عبادت کرین چنانچہ فرمایا وما خلقت الجن

والانس الا لیعبدون نہین پیدا کیا مین نے جن اور انسان کو

مگر عبادت کے لئے مفسرین نے کہا کہ لیعبدون سے یعرفون مراد ہی

[illegible] من کو اسلئے پیدا کیا کہ مجکو پہچانین حاصل یہ ہوا
کہ اصل منشا خلقت و آفرینش کا معرفت ہے اور یہی مطلوب ہے
اور حدیث بہی اس مراد کی موید ہے جو مروی ہے کہ حق تعالی سے
سوال کیا گیا کہ آلہی حکمت آفرینش عالم و آدم کی کیا ہے کہا
کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق معلوم ہوا
کہ حق سبحانہ تعالی نے لوگون کو اپنی معرفت کیواسطے پیدا کیا اور
انکی استعداد وہ دی کہ اوسکو پہچان سکین کیونکہ اگر لوگ استعداد
حق کو نہین پہچان سکتے حضرت حق کو دیکہتے اور جانتے آیات اور
آثار قدرت اوسکی عالم آفاق و انفاس مین نہ پہچان سکتے اور مردم کو
میسر نہین تہا کہ قعر دریا اور عروق اور جبال اور اسرار مین عالم
سفلی کو دیکہین اور جانتے اور حقایق عالم علوی کو سمجہین اور
اطلس ملکوت مین جاوین اور احوال عالم ارواح اور عقول و نفوس
کو معلوم کرین اور تمام صفات حق پر مطلع ہون اور افعال حق تعالی کو
ابداع و اختراع موجودات مین پہچانین پس حق تعالی نہایت
قدرت سے عالم مین ظاہر ہوا علوی اور سفلی سے جو کچھ کہ

پیدا کیا تو کون کو اوس مثال پر پیدا کیا اور جس صفات [illegible]

سے ہے مردم کو بہی اوس صفات سے موصوف کیا جیسا کہ [illegible]

سے ہے تن مردم کو اوس کے مسخر کیا تا مردم بہ ترتیب اعضا اور

اجزا اپنے عالم علوی اور سفلی پر مطلع ہو وین اور اپنے

صفات جانے صفات حق کو پہچانین اور روح کو ان کے

بدن کا حاکم کیا جان فرمانروا بدن کی ہے وہ خلیفہ [illegible]

حق ہے عالم مین اور اس بات کو شیخ بیان کیا ہے [illegible]

محققان نے ایسا ہی کہا ہے نسخہ نامۂ الٰہی تو ہی ہے [illegible]

جمال شاہی تو ہی ہے تجہسے باہر نہین ہے جو کچہ عالم مین ہے

[illegible] طلب کر جو کچہ چاہتا ہے کہ تو ہے فہم مین فہم [illegible]

من ذاق۔

فصل تیرہوین بیانمین ترکیب عناصر اربعہ کے

جان کہ تن مردم کا اصل خاک سے ہے اور اوس کے واسطے

افلاک اور شعاع کواکب سے اعتدال اور امتزاج سے عناصر

اربعہ کے [illegible]

[illegible] ان لطیف سے

[illegible] اور [illegible] معدہ سے قوت جاذبہ جذب کرے

اور [illegible] ہضم کرے اور [illegible] کثیف کو لطیف سے

[illegible] کے راہ امعا سے دفع کرے اور یہہ تمام

[illegible] معدہ میں ہوتی اوس وقت جو کچھ کہ لطیف ہوا ہو جگر میں

[illegible] کرے [illegible] لطیف جاوے کے جگر میں بھی وہی قوت وہی

عمل کرے جو معدہ میں کیا اوس وقت جو کچھ کہ کثیف ہوا ہو اوس میں سے

ایک [illegible] میں جاوے صفرا بنے اور دو [illegible] میں جاوے

سودا بنے اور [illegible] مثانہ میں جاوے پیشاب بنے اوس وقت جو لطیف

ہوا ہو وہ رگوں میں جاوے خون بنے اور عروق میں بھی وہی

قوت [illegible] کرے [illegible] کثیف کو لطیف سے جدا کرے

[illegible] ہو جاتا [illegible] مسامات سے باہر جاتا ہے جیسا کہ [illegible]

[illegible] کے [illegible] سر کے بال اور ناخن [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہر چیز کو رنگ عضو کا دیتا ہے حالت تصویر مین ایکبارہ دیگر جو ذکر کیا

وہی مل کرے لطیف وکثیف کو جدا کرے اور جو کچھہ کہ کثیف

ہوے بدل مایتحلل ہوا اور جو لطیف ہوے قوت مولدہ اوسکو

صلب مین جذب کرے تا منی ہو جائے پہر منی معین صلب مرد کے

بعد لعہ جماعت رحم مین عورت کے نقل کرلے اور نطفہ بنتے ہی

اور چند روز نطفہ رہکر ماتہ بنتا ہے اور چالیس دن علقہ رہتا ہے

یعنے خون بستہ بعد ازان مضغہ ہوتا ہے یعنے پارۂ گوشت

چالیس دن تک پہر رگین اور ہڈیان اور گوشت اور پوست اور

تمام اعضا ظاہر ہوتے ہین اور چار مہینے مین خلیفہ حق یعنے روح

آتی ہے اوسوقت غذا اوسکی خون ہوتی ہے اور ناف کے

راہ سے پہونچتی ہے پہلے مہینے مین جو نطفہ رحم مین پڑتا ہے

تربیت زحل اور دوسرے مہینے مین تربیت مشتری کے اور

تیسرے مہینے مین تربیت مریخ ۔ اور چوتہے مہینے مین تربیت آفتاب

اور پانچوین مہینے مین تربیت زہرہ اور چہٹے مہینے مین تربیت

عطارد ۔ اور ساتوین مہینے مین تربیت قمر اگر ساتوین مہینے مین

... تعریف ... [illegible] سے متولد ہوتا ہے اور کتنے ہزار
... [illegible] ... رکھنے ... [illegible] ... ایک اسلام
... [illegible] ... مسلمان سے ایک ایمان ... [illegible] اور کتنے ہزار
... سے ایک ... [illegible] ہوتا ہے اور کتنے ہزار ... [illegible] سے ایک ...
... اور ... [illegible] ذات سے ... وہی شخص ... [illegible] باقی تمام
... [illegible] وجود کے ... اس بیان سے مبدأ ... [illegible] اور معاد
معلوم ہوا کہ کل شئ یرجع الی اصلہ جب کوئی شخص ... اپنے معاد کیطرف
... کرے مثلاً ایک ... بوڑھا جب منہ لین فعلن کرنا شروع کیا
اسکو بوڑھاپے سے آگے جانے کہ بوڑھا ہوا ہے آگے اس سے
جوان تہا اور اوس سے آگے بچہ تہا اور آگے اوس سے جسم مادر
مین وہ پیش ازان مضغہ تہا اور اوس سے آگے علقہ تہا اور اس سے
آگے نطفہ اور اوس سے آگے غذاء مادر تہا اور اوس سے آگے
... مطلق تہا اور اوس سے پہلے طبیعت مطلق تہا جب تلک اس
... ہو چکا بیان اجسام کا تمام قطع کیا ... [illegible]
... [illegible] ... حضرت رسول ... فرماتے ... ہندوستان ...

اور حق کے ہین نور اور ظلمت سے پس باین معنی پردہ ہاے
ظلمانی کو اٹھا دیا - اب جان کہ عناصر اربعہ موجود ہوے اور یہہ چار
ارکان مختلف جمع ہوئے اور یہہ جز بالطبع ہر چند ہمیشہ ساتھ کل اپنے
مایل رہے ہے مثل آدمی و غیرہ پیدا ہوسکے ہوتے ہین ہوسکے ہونا انکا اس
سبب سے ہے کہ … اپنے مل سکے … ہوے
… ضعیف ہوا … کمایا … ہوا وہ ضعیف تر ہا
… خاک سے باہر ہوا … عناصر اربعہ سے
… وہ جو غذا سے … یا نباتی یا حیوانی ہوی …
مین عناصر اربعہ سے … جان کہ … ماور میہ مان سے ہے
… کہ مان نے بچے کو پرورش کرنی سے …
… آپ کہانا … بالیقین بچے کے
… مثلاً وہ ولادت … ان
تطو عناصر اربعہ سے … ہر … اور حیوانات
سے کہ … مثل پستان مادر کے ہین … پہنچاتا ہے اور
کہلاتا ہے … حقیقت مین اپنے مان کے پیٹ مین ہین کہ وہ

عالم ہے اور وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
السعید سعید فی بطن امہ والشقی شقی فی بطن امہ محققین
کہتے ہیں کہ بطن ماں سے یہی عالم ہے اور یہ بات موافق آیہ شریفہ کے
ہے۔ قولہ تعالی ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ
اعمی۔ جو اس عالم میں اندھا ہے وہ اس عالم میں بھی اندھا ہوگا
مراد اس سے ظاہر کا نابینا نہیں ہے بلکہ باتفاق علما مراد یہ ہے
کہ جو اس عالم میں بینا نہیں ہے یعنی خدا شناس و مومن ہو اور عمل صالح
[illegible] سے اور حقیقت خدا کو پہچانے اور [illegible] پہچانے کا مراد
انھوں سے [illegible] حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا [illegible] اور یہ [illegible]
کہ [illegible] کوئی علاج نہیں کر سکتا پس سعادت جاودانی
اور [illegible] جاودانی حاصل کیا چاہئے کہ ابھی ہم ماں کے پیٹ
میں ہیں۔ اس عالم میں ہیں جس وقت کہ اس عالم سے جائینگے تو
نابینائی میں نہ رہیں اور یہ نابینائی یہی ہے کہ اپنے کو نہ دیکھے اور
نہ پہچانے اور حقیقت اپنی نہ جانے اور نہ پہچانے خدا کو بھی

نہ پہچانے گا اور اوس کے آیات قدرت کو دیکھے اور تماشہ نہ پائیگا
اسی واسطے آپ نے دعوت کی ہے کہ لوگ اس دنیا کی سے
بیدار ہوں اور غفلت سے بیدار ہو کر جب دنیا اور ان کے
[illegible] آفت [illegible] ہیں کر [illegible] علاج ہوگا اور
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ
احدا

فصل [illegible] بیان میں برابری کے آفاق ساتھہ انفس وغیرہ کے لازم ہیں

[illegible]
[illegible]
بیان کیا جاتا ہے اول مشابہت زمین کی جاننا چاہئے کہ زمین مثل
[illegible] بدن میں ہڈیاں اور زمین میں پتھر اور بدن میں [illegible]

[illegible] میں [illegible] ہوتے ہیں اور بدن میں

[illegible] عالم غیب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] خوش [illegible]

[illegible] اور آدمی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور [illegible] مردم میں [illegible] ظاہر و باطن سے دو چشم و گوش

[illegible] وبول وبراز کی راہین اور
[illegible]
[illegible] وبطین وغیرہ ورتن
[illegible]
[illegible] عدفلاک کے تین سو
[illegible]
[illegible] ساتہہ رکہہ یہین جیسا کہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وغیرہ یا جسکا اس
[illegible]
[illegible] بارہ
[illegible]
[illegible] بارہ تبین
[illegible] اور تین مین چاند اول
[illegible] ساتہہ اعضا پر
[illegible] تین سو ساتہہ گ [illegible]
مشابہت سال ورحم مردم کے بہت مہین لیکن مشابہت ترہنگ ساتہہ

[illegible] ہے کہ شہر میں بادشاہ اور وزیر اور شہر [illegible] اور خراج خواہ

[illegible] اور کاریگر مثلا [illegible] سنار اور [illegible] اور لوہار وغیرہ - بادشاہ

[illegible] ہے اور پیادے اور جاسوس پس تن مانند شہر کے ہے

[illegible] میں بادشاہ ہے اور عقل وزیر ہے اور شہوت [illegible] خراج خواہ

اور غضب [illegible] اور [illegible] تین دوسری مثال کاریگروں اور [illegible] کے

میں [illegible] مثال [illegible] جاسوس ہے میں او

قوت [illegible] وغیرہ [illegible]

[illegible] ہیں لیکن اسقدر کافی ہے جب مثال مذ

[illegible] معلوم ہوا تو اب [illegible] کو صفتیں میں جیسا کہ

حق [illegible] عالم و بینا و شنوا و گویا [illegible] مراں صفات

میں محتاج آلات [illegible] اور حق تعالیٰ محتاج آلات نہیں ہے جب کہ

ارادہ [illegible] نہ ہو زبان حرکت نہیں کرتی ہے یا [illegible]

اور [illegible] جب تک ارادہ نہ ہو انگل حرکت نہیں کرتی

[illegible] نہیں پاتی اور عناصر مرکب نہیں ہوتے اور مولید موجود

نہیں ہوتے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی [illegible]

خبردی ہے چنانچہ تخلقوا باخلاق اللہ اور تمام مثال اس کے
بیان کرتا ہون جان لو کہ حاکم کرنا حق تعالی کا عالم مین مانند حاکم کرنے
روح کے ہے جسم مین مثلاً اگر کچھہ لکھنے کا ارادہ ہوا اول ارادت روح
سے دل مین پہونچتی ہے تا دل رگون کو اور ہاتون کو حرکت مین لاوے
اسوقت انگلیان قلم کو حرکت دین بعد اوس کے جو کچھہ ارادہ ہے
لکھا جاتا ہے عربی یا فارسی نظم یا نثر وغیرہ جب حق سبحانہ تعالی چاہے ہے
کہ اس عالم مین کچھہ پیدا کرے اول ارادت حق تعالی طرف عرش سے
پہونچے اور عرش سے ساتھہ ملایکہ کے اور ملایکہ سے ساتھہ افلاک
کے اور افلاک سے ساتھہ عناصر اربعہ کے تاکہ جو کچھہ ارادت حق ہی
ظہور مین آوے مانند نباتات اور حیوانات اور معدنیات پس اس مثال
مین ارادت روح اوپر دل کے مانند ارادت حق کی ہے اوپر عرش کے
اور دل بجاے عرش کے ہے اور رگین بجاے ملایکہ اور انگلیان
بجاے افلاک اور قلم بجاے کواکب اور دوات بجاے عناصر
اور خطوط بجاے موالید جب عارف اس مقام پر پہونچے تمام چیزونکو
اپنے جاے مین نیک پاوے اسواسطے کہ اگر خط کو کہے ریدہ ہو کہنے دیا

[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ الیٰ یوم [illegible]

باب [illegible] در بیان طریق بسم اللہ شریف شغل کے

بسم اللہ [illegible] انوارات عبادات سے ہے

[illegible] ذی بال لم یبدأ ببسم اللہ فھو ابتر۔

[illegible] ابتدا شغل سے پہلے [illegible] خوب [illegible]

[illegible] طہارت ظاہری اور باطنی [illegible]

[illegible] غسل یا وضو کرنا ہے اور طہارت

باطن [illegible] خطرات نفسانی اور شیطانی [illegible] و جلی و دوئی

وحدت کا خوف [illegible] دل سے دور کرے [illegible] مرتبہ

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور تین بار آیت الکرسی

اور تین بار چاروں قل اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر [illegible] اعضا پر

پھونکے [illegible] تاکہ شیطان [illegible] راہ نہ پاوے پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم

زبان [illegible] حرکت [illegible] اور نقطہ [illegible] باے بسم اللہ کا

دل [illegible] تصور [illegible] رنگ [illegible] کے

یہ شرط ہے [illegible] یا زر [illegible] [illegible] باطن سے شار [illegible]

ہو وقت [illegible] نظر [illegible] کے دل صنوبری سے

[illegible] سب [illegible] [illegible] اور وہاں سے ترقی [illegible]

اور بیرون سے [illegible] ہو [illegible] [illegible] کے [illegible]

اور [illegible] لک اسین [illegible] [illegible] [illegible] ملا [illegible]

[illegible] یا اس [illegible] عالم کو [illegible] سے [illegible]

اور [illegible] سے کثرت میں آیا اور [illegible]

اور جمیع خطوط نقوط سے [illegible] [illegible] [illegible]

بیت [illegible] [illegible] [illegible] از شد کنا الیہ راجعون

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حال [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] رہے [illegible] وقت [illegible]

اثر [illegible] اور [illegible] ہوا وقت اوپر قلب صنوبری کے

[illegible] [illegible] لفظ بسم اللہ الرحمن الرحیم زبان سے

کہے [illegible] [illegible] قلب صنوبری پر تصور کرے جب [illegible]

مشاہدہ ہو آنکھ کھولکر [illegible] مذکور کو مقابل دیکھے اثر [illegible]

تصورت [illegible] خیال پختگی پاوے اگر در و دیوار پر نظر کرے
[illegible] مالک کو مشاہدہ ہوا سو وقت شغل تمام کو پہونچا لیکن اول
[illegible] الفاظ بسم اللہ کو بخط نسخ لکھ کر پیش نظر اپنے رکھے مانند
[illegible] اور آنکھ کھولا کر خوب نظر کرے بعد اوس کے آنکھ بند کر کے
[illegible] اوپر قلب متوجہ ہووے [illegible] انشاء اللہ تعالی چند روز
[illegible] شوق [illegible]
[illegible] اور [illegible]
اور [illegible]
[illegible] اور زمین کا شوق ہو
[illegible] صنوبری
تصور کرے اور معنی اسم کے ملحوظ رکھے اور [illegible] کرے
کہ تمام وہی ہے غیر نہیں دیگر طریق لفظ بسم اللہ الرحمن الرحیم
بے حرکت زبان اور لب کے [illegible] تصور ہو کر اسم کا [illegible] کرے اور
ایسا خیال کرے کہ گوشت اور استخوان اور پوست وہی ہے جیسے
متعدد لباس کے ساتھ ظہور کیا لیکن اول لفظ بسم اللہ الرحمن الرحیم

خط نسخ سے لکھکر اپنے نظر کے مقابل مانند آئینہ رکھے جب نظر قرار
پکڑے اوس کے بعد قلب پر تصور کرے جب کہ گذرا سنہ ۵ آن بادشاہ
آنکہ بے نقش بود خود پرست . آن او ... باز آمد .

باب دوم بیان میں طریق نفی اور اثبات کے
خواہ مراقبہ جہر سے ہو خواہ خفی اور قلب خواہ حبس خواہ
بے حبس

سالک کو چاہیے کہ اثبات ... تین وقت میں سے
ایک بعد نماز تہجد کے چاہا گیا ہے اثبات ... تک ... بعد نماز
فجر چاہا گیا ... مغرب کے درمیان ...
وقت ... اور یہ عمل ذکر جہر کا کہ تینوں وقت ...
... قدس ... سے ... مرتے
... اور یہ ... ہے اور چاہیے کہ ...
... چار ... نوشتہ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اعوذ باللہ
... آیت الکرسی ... پڑھے ... ساتھ والون کی ...

گزشتہ روایات [illegible] چاہتا ہوں [illegible] کے [illegible]

اور [illegible] جو [illegible] سے ہو [illegible] دیگر

اصرفی [illegible] ثنا [illegible] باقی

[illegible] لا الٰہ الا اللہ [illegible]

[illegible] ذرا سا [illegible]

[illegible]

[illegible] مخلوقات [illegible]

[illegible] مخلوقات کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نفس [illegible] [illegible] کا [illegible] سے پیدا ہو [illegible] طرف زانو سے
[illegible] [illegible] [illegible] پر [illegible] اور دونوں سے کلمہ
[illegible] [illegible] طرف [illegible] سے [illegible] کے اور خود اپنا
[illegible] [illegible] طرف [illegible] کے [illegible] کرکے الا اللہ کو دل
[illegible] پر ضرب [illegible] اور حالت نفی میں آنکھ [illegible] رکھے و بلاحظہ
نفی کا [illegible] گذارے [illegible] میں آنکھ بند رکھے اور وقت [illegible] کہنے
[illegible] [illegible] کرے اور وقت [illegible] الا اللہ [illegible] اثبات
[illegible] [illegible] نفی [illegible] اور اثبات [illegible] ہو
اور [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] ذات
فضل [illegible] الفضل العظیم و دیگر طریق [illegible]
سالک [illegible] وقت [illegible] نفی ملحوظ رکھے اور [illegible]
[illegible] قت [illegible] [illegible] وم [illegible] [illegible]
[illegible] واجب الوجود [illegible] [illegible] ممکن [illegible]
[illegible] [illegible] وقت نفی [illegible] نفی کرے ممکن کو [illegible]

اور نفی [illegible] اثبات کرے [illegible] اطلاق [illegible] کوئی وجہ نہیں ہے
[illegible] نفی [illegible] اثبات خود کرے
[illegible]
نہیں [illegible] موجود [illegible] اور [illegible] اثبات خود [illegible]
[illegible] اللہ [illegible]

[illegible] اور
نفی [illegible] اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] طریق [illegible]
[illegible]
[illegible] اول لا
معبود الا [illegible] لا مطلوب [illegible] موجود الا اللہ
[illegible] اول لا موجود الا اللہ [illegible] لا مطلوب
الا اللہ سوم لا معبود الا اللہ [illegible] طریق [illegible]

[illegible] لا معبود الا الله [illegible] لا مطلوب

[illegible] الله [illegible] لا معبود الا الله [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible] کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے [illegible] اور طریق [illegible]

[illegible] کلمہ کفر کا پڑھنے [illegible] اللہم انی

[illegible] استغفرک

[illegible] لا الہ الا اللہ محمد

رسول اللہ [illegible] استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم

[illegible] ذنوب [illegible]

[illegible] رسول اللہ [illegible]

الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ تین بار [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مبارک حضرت [illegible] الف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] موجود [illegible]

[illegible] اسم ذات [illegible]

[illegible] ذکر اسم ذات

[illegible] میں [illegible]

[illegible] اور ملاحظہ [illegible]

[illegible] اللہ میں موجود [illegible]

[illegible] ذکر سبحان اللہ

[illegible] اور ذکر الحمد للہ میں [illegible]

[illegible] میں [illegible] بعد اور [illegible] ذکر اسم ذات

[illegible] ملاحظہ موجود [illegible] ذات [illegible]

محض اخیر ... کے سبب ... جدال میں پڑے ہیں
اور بعض ... [illegible] ... تعجب ... کہ ... ملاحظہ
... [illegible] ... حدیث - چنانچہ
... قرآن ... [illegible] ... اتخذوا احبارھم
ورھبانھم اربابا من دون اللہ - عدی بن حاتم نے ... کی
خدمت میں ... صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ... قبول کئے
... فرماتے ... رہبانیت ... پہچاننے میں ہمکو
... [illegible] ... نظر ... [illegible]
... اس سوال میں عدی سے ... [illegible]
... تعالی نے قرآن مجید میں ... [illegible]
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... معبود
... [illegible] ... ھذا - لا مقصود ولا محبوب ولا مرغوب
ولا مطلوب وغیرہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... انسان

وصوتہ [illegible] ست [illegible] تب [illegible] ہوتے نہیں [illegible] مارے

اور [illegible] مرغوب [illegible] مطلوب اور [illegible] میں [illegible]

[illegible] لا الہ [illegible] الا اللہ [illegible]

[illegible] لا الہ الا اللہ [illegible] الا اللہ

[illegible] ملاحظہ [illegible]

[illegible] ثمہ وجہ اللہ

ہمہ بہید لا کل شئی ماحن اللہ باطل اور [illegible]

[illegible] اسمین [illegible]

[illegible] اور دو [illegible] الا اللہ [illegible] اور [illegible] محمد رسول اللہ

کہے یا پانچویں [illegible] اور [illegible] لا الہ [illegible]

[illegible] تا [illegible] اور صفا قلب میں [illegible] بالکل

[illegible] صفحہ القلب ذکر لا الہ الا اللہ [illegible] چار [illegible]

[illegible] الا اللہ [illegible] کو [illegible] ذکر

[illegible] لا الہ [illegible] بلکہ اللہ [illegible] اور [illegible] ملاحظہ [illegible] محبوب

[illegible] مطلوب اور مرغوب اور [illegible] ہے اور ذکر اللہ اللہ

انہیں [illegible] فیہ [illegible] سے اظہر من قلب قالب [illegible] حتی
یتبین لہم [illegible] حتی اور سب [illegible] کا [illegible] ہے اور [illegible]
اتہ [illegible] باب [illegible] حدیث رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] قلب مومن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خطرہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] ذات [illegible] اور خطرہ ملکی
خطرہ [illegible]
اور محبت [illegible]
السعی منی والاتمام من اللہ [illegible] فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم [illegible] اثبات
[illegible] جائے [illegible] بیٹھے [illegible]
[illegible] پیٹ [illegible] ان

[illegible]

[illegible] حضور [illegible] بعد [illegible] کے

[illegible] طرف [illegible]

[illegible] جو وقت [illegible]

[illegible]

[illegible] سے [illegible]

[illegible] وقت [illegible]

[illegible] اور [illegible] وقت

[illegible]

[illegible] ہوتے [illegible] محبوب [illegible]

[illegible]

[illegible] مقدار [illegible]

[illegible] اس مقدار [illegible] پہونچے [illegible]

[illegible] وقت [illegible] غایت [illegible] سے تجلی ذات

[illegible] اعمال اشغال میں

بعض [illegible] چاہیے [illegible] بدون اسکے

اشود [illegible] بسط [illegible] کا

[illegible] في [illegible] النفوس وبسط الأفق

وقبض النفوس [illegible] کا [illegible]

[illegible] ۲۵ [illegible]

[illegible]

[illegible] ھا ھو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ظلما

[illegible] ہوشیار

[illegible]

اور [illegible] واسطے [illegible] درمیان [illegible]

سالک کو جذب لازم ہے چاہئے کہ حبس دم مین عروج ونزول
مین ورزش کرے ۔ وہ تصور ۔ اور تلفظ بذکر ۔ ساتھ ملاحظہ
معنی الا اللہ کے اثبات [illegible] تک [illegible] ورمقام روح مین
[illegible] تصور [illegible] معہ تلفظ بذکر [illegible] معنی الا اللہ
قلب [illegible] تصور [illegible] تلفظ بذکر [illegible] بملاحظہ معنے
محمد رسول اللہ دل [illegible] کہ جسکا مقام [illegible] الدماغ
مین سے نزول سے عروج کو پہونچائے پھر [illegible] نزول
[illegible] پھر عروج کرے اسی طرح [illegible] کہتا ہے
تلفظ [illegible] مقام [illegible] اور تلفظ [illegible] ساتھ
مقام [illegible] ساتھ [illegible]
کے تینون [illegible] تصور کو ساتھ تینون مقام کے لازم رکھے ۔
چند روز کے عرصہ مین فیضان الٰہی سے تب سالک پر مترشح
ہوگا ۔ دیگر طریق نفی اور اثبات کا حبس دم مین ۔ جاننا تو کہ
[illegible] نفی اور اثبات لفظاً و معناً ساتھ حبس دم کے ہے اور اوسکو
شغل نفی کہتے ہین سالک کو چاہئے کہ جب اس عمل کا اشتغال کرے

وں طریقہ تینوں ان بزرگوں کا معلوم کرے کہ ایک بزرگ اکبر ہے

[illegible] و رسول اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ثابت ہو جس شغل میں [illegible]

مرشد صاحب سے یاد کرے اور جو کچھ کرنا ہو اور [illegible] موافق

[illegible] صاحب کے حکم فرمائے اس کے موجب [illegible] مرشد کے

منصور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وقت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور معنی کلمہ کے

نہیں ہے مقصود سوائے ذات پاک حق کے اور نہیں ہے مطلوب
سوائے ذات پاک حق کے اور نہیں ہے معبود سوائے ذات پاک
حق کے اور نہیں ہے محبوب سوائے ذات پاک حق کے اور نہیں ہے
مرغوب سوائے ذات پاک حق کے اور نہیں ہے موجود سوائے
ذات پاک حق کے - لا مقصود الا اللہ لا مطلوب الا اللہ لا
معبود الا اللہ لا محبوب الا اللہ لا مرغوب الا اللہ لا موجود
الا اللہ ملحوظ رکھے اور اس کو بار بار ایسا ... شغل ... کے
بہت مناسبت رکھتا ہے ... حضرات ... کو چوتھے
اور تمام وجود سالک ... انشاء اللہ
تعالیٰ تھوڑے عرصہ میں نہایت آسانی سے کامیاب ہوگا - ذکر طریق
نفی و اثبات حبس دم میں ... یا ... ناف سے
نیچے سے کھینچ کر سامنے قلب مدور کے پہنچاوے اور وہاں ٹھہراوے
زبان کو سقف دہن کے لپٹا لے اور دم ... کے
الٰہی انت مقصودی و رضاک مطلوبی ... دم کو
کھینچے اور دماغ میں حبس کرے اور وہاں ٹھہراوے اور خیال ...

[illegible] نفی و اثبات کرتے تا ہم خوب جمع ہوے اور صفائی باطن
[illegible] صفائی آئینہ مین حاصل ہو۔ اور مصداق
[illegible] ذکر ربک فی نفسک تضرعا و خیفة و دون
الجهر من القول بالغدو والآصال ولا تکن من الغافلین
[illegible] و پاس [illegible] امید [illegible] کا [illegible]
[illegible] مشغول [illegible] تمام ہوے ہین [illegible]
[illegible] تمام [illegible] لا اله [illegible]
[illegible] مقدار
[illegible] انگشت [illegible] کلمہ اثبات [illegible]
[illegible] انگشت [illegible]
[illegible] برخلاف [illegible] کرے
[illegible] اور درازی عمر [illegible] اور [illegible] فائدے اس
ذکر [illegible] زیادہ [illegible] ہوتے ہین مقصود
[illegible] ذکر کا [illegible] واسطے بیان کو طول نہین دیا۔ اور [illegible]
طالب اس ذکر پر مواظبت کرے تمام حال مین کیا خواب اور کیا بیداری

اور کیا خلوت اور کیا جلوت ذکر لا الٰہ الا اللہ دست جاری ہوتا
ہے یہاں شغل یہ ہے اور بعد اس کے سینہ کو اپنے نفی کرے
اور اثبات ذات مطلق کرے تمام [illegible] ہی سب اوس مرتبہ کو
آپ فرمایا کرتے ہیں ۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ [illegible] مشاہدہ کرے
[illegible] طریق [illegible] الفاظ نفی [illegible] سالک کو چاہیئے کہ کلمہ نفی
کو [illegible] کے اوپر کھینچے اور کلمہ اثبات کو ساتھ [illegible]
[illegible] اور دونوں حالت میں نظر ناف پر رکھے اور [illegible]
[illegible] ذاکر ہووے بدون حرکت زبان کے اور [illegible] ذکر [illegible] لازم
[illegible] ذوق [illegible] ہو کر بیداری و خواب میں ذکر
[illegible] اور چاہیئے کہ [illegible] اور [illegible] منقول [illegible]
[illegible] میں جو کہ [illegible] جلال الدین [illegible]
[illegible] کی
[illegible] طریق
[illegible] سالک [illegible] جاوے
[illegible] کرے آہستہ آہستہ [illegible]

اپنا ماوی نہ ہووے [illegible] نیند بتسکین و آرام تمام کرے اور شیخ اور

[illegible] شدت سے تعلق رکھتے ہیں اور جب حرارت

غریزیہ ہو [illegible] نکل جاتی ہے اور احتلام نہیں ہوتا اور جب

[illegible] ہوتا ہے وہ حیات کے چشمہ ہوں وہ مقام

آب حیات [illegible] مجمع البحرین اشارت ساتھ اس کے ہے

[illegible] عالم [illegible] میں [illegible] پاوے [illegible]

و [illegible] صاحب علم لدنی ہووے اور عمر دراز

ہووے اور حضرت خضر سے ملاقات کرے اس ذکر میں شرط

جمع اور تنہائی شرط ہے اور پاس انفاس کا ذکر شریف

اور بڑی برکت کا ہے [illegible] عارفان خدا کا ہے سے انفاس

پاس [illegible] اگر [illegible] عارف [illegible] ملک وہ کون ملک تو ان شاء [illegible]

انفس [illegible] کہتے ہیں کہ بایزید بسطامی قدس سرہ یہی ذکر رکھتے تو

اور [illegible] سید محمد نے کہا پاس انفاس کو ذکر خضر کہتے ہیں اور

کہتے ہیں کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت

حضرت خضر کو تلقین فرمایا اور خضر سے ہم لوگوں کو پہونچا اور

کہتے ہیں حضرات امم سابقہ اور مردان غیب سے ہیں اور مرتبہ روح
میں اور سیری اور سیری ان کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی
رتبہ [illegible] سے نیچے ہیں انبیا بنی اسرائیل سے ہیں واللہ اعلم
دیدہ طریق [illegible] جہت [illegible] و ثبات کا سالک کو پیاسے
[illegible] پس [illegible] شب [illegible] غیب [illegible] ثبت
[illegible] غیب [illegible] اور ساتھ کھینچے مدا [illegible]
[illegible] غیب [illegible] اللہ [illegible] اور دونوں ہاتون
[illegible] اور دونوں [illegible]
اس ذات [illegible] ذکر [illegible] شغل [illegible]
تعلق [illegible] ایک [illegible] اور [illegible]
[illegible] تک پہونچے [illegible]
[illegible] اور ان کو بڑا پیگا کہتے [illegible] غیب [illegible]
اشغال [illegible] بیت [illegible]
خدا [illegible] تین [illegible]
کرے جب نفس تنگی کرے اور تہہ کرے ضرب نقطہ اسم ذات ہ

ا ہونا ہے اور اپنے کو زمین پر تکلین حضرت فرید الدین

گنج شکر ... سے منقول ہے کہ ذکر چہار قسم کا ہے

... یعنی لا اله الا الله محمد رسول الله ... ذکر ملکوتی

... الا الله اور ذکر جبروتی الله اور ذکر لاہوتی یعنی ھو ھو

... منقول ہے کہ ذکر زبان کو ذکر ناسوتی کہتے ہیں اور ذکر

... ذکر ملکوتی اور ذکر روح کو ذکر جبروتی اور ... کو

... ہے ... ذکر ناسوتی بھی چار قسم کا ہے ایک حلقی

... حلقی اور اوسکے ذکر قدوریہ اور ذکر

... کہتے ہیں اور ذکر ملکوتی سات نوع پر

... ایک رکنی اور دو ضربی یعنی دو رکنی سہ

... سہ رکنی چہار ضربی یعنی چہار رکنی پنج ضربی یعنی

پنج رکنی ... ضربی یعنی شش رکنی ہفت ضربی ... رکنی

... دوازدہ ضربی یعنی دوازدہ رکنی بھی ذکر کئے ہیں او

... مطلوب ... حال نہو بلکہ حال کو ہاتھ میں لائے

... تمام ... صفات کا ہے ... اور ذکر ایک حلقی ہے

چہار قسم کا ہے **طریق اول** کہ اوسکو ذکر جہر نبل اور سہروردی
اور انصاری بھی کہتے ہیں کہ کلمہ لا الٰہ دل نیلوفری سے کہ زیر ناف
ہے کھینچکر نیچے سے اوپر لیجاتے ساتھ مد چہار الفی کے اور تہوڑا
[illegible] طرف کرے اور زبان دل سے کہے
[illegible]
ضرب [illegible]
[illegible] اس حالت ہو **دوم** ذکر رومیان و جبروتیان و فردوسیان
چاہئے کہ کلمہ نفی یعنے لا الٰہ دل نیلوفری سے تا مد ہفت الفی
پہنچے اور [illegible] طرف [illegible] کلمہ اثبات یعنے الا اللہ
[illegible] فردوسیان کلمہ اثبات الا اللہ کو قوت و شدت سے
اوپر [illegible] کے ضرب کرتے ہیں اور ملاحظہ لا معبود اور لا مقصود اور
لا مطلوب اور لا موجود الا اللہ حالت نفی [illegible] میں تصور کرتے
اور تصور [illegible] معبود مقصود مطلوب کا [illegible] کلمہ اثبات سے
دل میں کرتے [illegible] میں [illegible]
کا ہے **سوم** ذکر [illegible] چاہئے کہ دونو ہاتھ باندکر اوپر [illegible] کے

جو شخص پہلے ادب سے کلمہ نفی لا الہ شروع کرے بعد اوس کے ناف
طرف ہاتھ رکھے اور چار زانو بیٹھے اور دست راست [illegible] کے
کا خیال [illegible] کی طرف [illegible] کے ہوا اوپر [illegible] انگلیوں کے [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور اس [illegible]
جو کچھ غیر حق ہے [illegible] الا اللہ [illegible]
اپنے [illegible] کیا اور [illegible] کلمہ نفی کو
طرف دست چپ کے [illegible] اور سینہ [illegible]
ڈالے اور کلمہ اثبات کو طرف دست [illegible] قلب
پر ضرب مارے اور یہ دونوں ذکر موجب تاثیرات کے ہیں اور سوا
اس کے حاضر ہو ما مردان غیب کا اور ملاقات حضرت الیاس
علیہ السلام سے ہو ذکر دو حالت کا اوسکو [illegible]
کہتے ہیں جہر و خفیہ وہ ہیں سات قسم پر ہے اول ضرب
جلی کر کے اوسکو سہروردیہ کہتے ہیں۔ دوم ذکر ضرب خفی کہ
اوسکو ذکر چشتی کہتے ہیں سوم اداجلی۔ اور ضرب خفی
کہ اوسکو ذکر الیاس کہتے ہیں چہارم اداخفی کہ اوسکو ذکر

تا دمی کہتے ہیں **پنجم** ادا دجلی کرا وسکو ذاکر خفی بھی کہتے ہیں **ششم**
ادا خفی کی ضرب کو اوس کے عزائیل کہتے ہیں **ہفتم** ادا
ای ضرب کے ذا کر سکو [illegible] معائنہ او ذکر محبوبیہ اور حلقی اوس
قد [illegible] تمام [illegible] حلقی کے اوسکو
ذاکر [illegible] خلوتیہ کہتے ہیں اور طریق اوس کا
ہے کلمہ نفی کو ناف سے کھینچ لاے اور کلمہ اثبات کو دل
صنوبری پر ضرب کیا چاہئے [illegible] حلقی کرا وس [illegible]
او [illegible] تجرید [illegible] تفرید [illegible] ۲۸ الہ
[illegible] بائیں طرف [illegible]
سامنے طرف ہوا کے بجانے او بعد اوس کے کلمہ اثبات [illegible]
الا اللہ کو دل صنوبری پر ضرب کرے [illegible]
شتر [illegible] سالک ہو جائے ذکر [illegible]
[illegible]
ضرب کرے اور [illegible] حرف
پا کے ساتھ تین حرکت [illegible] طریق [illegible]

- ہ - یعنی سینہ طرف اور - ہ - بضم بائین طرف اور - ہ - بکسر اوپر

دال [illegible] کے [illegible] کرتے ہین اور طرح واو اشارت ہے اسپر

[illegible] پڑے لو اوسکے عدد [illegible] ہوتے ہین

اور [illegible] تینون حرکت سے اشارت [illegible]

کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible] اشارت ہے [illegible]

الا [illegible] گے اور [illegible] کلمہ لا [illegible]

[illegible] سوال [illegible] کے حسب [illegible]

[illegible] ذکر مین تمام کلمہ کے [illegible] نظر آسکے بجائے تینون کلمہ

کے تینون [illegible] اسواسطے کہ جس کلمہ مین کہ ترکیب [illegible]

ساتھ حال سالک کے مناسب تر ہے لیکن ملاحظہ تینون کلمہ ذکر

مین تینون [illegible] کے ضرورت سالک کو چاہیے کہ [illegible] اپنے

برباد نکرے اور ہمیشہ اس اشغال پر مواظبت رکھے دیگر طریق

ذکر [illegible] سالک کو چاہیے کہ [illegible]

بیٹھکر [illegible] کلمہ اثبات یعنی الا اللہ [illegible]

شروع [illegible] زانو [illegible] قوت [illegible] اندازی کرے

اسم اللہ کو ناف سے کھینچکر دو زانو کھڑے ہو کر ہاے اللہ کو بشدت تمام
[illegible] ہتھوڑی کے ضرب ہے مثال ہتھوڑی کے جو لوہار لوہے پر مارتے ہیں
وہی نشست [illegible] ضرب [illegible] سر کے بائیں طرف سے اسم اللہ ہو
[illegible] لا [illegible] ہاے اللہ کو دل پر ضرب لگاوے۔ دیگر ضرب
[illegible]

[illegible] بعد کمال [illegible] اور [illegible] کے کر وقت
[illegible] رسالہ [illegible] ہستی [illegible] ہوتا ہے اور حق کو سب جانب محیط
[illegible] دیکھتا ہے ذات [illegible] اور وقت حالت
[illegible] کو پہونچتی ہے [illegible] سے کہتے ہیں ذالک فضل
اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم **دیگر طریق** –
ذکر نشاط کہتے ہیں [illegible] طرف حضرت امیر المومنین علی ابن
ابی طالب [illegible] اور آنجناب کو جناب رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے پہونچا اور آنحضرت کو الہام سے اس طریق سے
کہ کلمہ لا الہ سے نفی [illegible] اور کلمہ الا اللہ سے اثبات [illegible]
اور کلمہ محمد رسول اللہ سے [illegible]

[illegible] بیٹھکر ساتھہ دونون زانوؤن کے دبا رکھے
[illegible] اس طریق سے مشغول ہووے اور دم کو جس
[illegible] سے پہلے نکال صنوبری [illegible] سے اوپر
[illegible] دماغ تک پہونچاوے جب دم اندر [illegible]
[illegible] کا تصور کرے اور پھر دم کو واپس [illegible] اپنا [illegible]
تصور کرے اور پھر دم کو ناف مین لاکر لفظ ہی کا تصور کرے [illegible]
[illegible] کو شروع کرے ناف سے لفظ ہا اور [illegible] لفظ ہو
[illegible] پھر ناف مین لفظ ہی تصور کرے اور اسی طریق سے بغیر
لب وزبان کے [illegible] تھوڑے [illegible] کرتا رہے
لفظ ہا اور ہو اور ہی [illegible] کا مطلب [illegible] پاتا جا اوسکو
ملاحظہ مین رکھے اور معنی تھوڑے تصور کرے معنی لفظ ہا کے [illegible]
موجود ہے معنی لفظ ہو کے سب وہی ہے اور معنی لفظ ہی کے
وہی ہمارے ساتھہ ہے اور لفظ ہا ہو ہی سے الف اور واو
اور یا تجرید کرے پس اس صورت سے ہ باقی رہیگا
اور معنی مین بھی تجرید کرے یعنی ہستی اپنی اس خیال مین مستغرق

[illegible] ویاط [illegible] نما [illegible]

[illegible] ۱۲ [illegible]

[illegible] وکلمہ [illegible] اللہ

[illegible] رنگ سیاہ [illegible] اور کلمہ

[illegible] طرف اپنے [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] اصل ہو دیگر طریق شغل [illegible]

[illegible] اللہ سے شروع کرے

[illegible] روشن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور رسول کو

[illegible] کے اطراف

قلب اپنے تصور کرے مداومت سے اوس شغل کے نور ایک مثال
نور [illegible] مانند شعاع شمس رہے محیط [illegible] پر تمام اجزاء سالک کے
[illegible] طریق مسمی [illegible]
[illegible] اللہ سے بہت اسم ذات چاہیے کہ الف کو ساتھ صورت
[illegible] کے اور دونون لام کو [illegible] بشکل شعلہ آتشین اور ھا کو
[illegible] رنگ نیلگون کے اطراف دل اپنے تصور کرے
بوقت مشاہدہ قرار پکڑے کام اتمام کو پہونچے دیگر شغل مسمی
[illegible] سالک کو چاہیے کہ [illegible] پردے فقط [illegible] سے
[illegible] اسم مبارک کو بشکل چہرۂ امرد [illegible] جمال او [illegible] منور
[illegible] چودھوین رات کے چاند کے اندر دل منور [illegible] اپنے تصور
کرے کثرت [illegible] اوس سے طرف [illegible] ہو جاوے تو
[illegible] نور منکشف ہو [illegible] کام اتمام پذیر ہو پہنچے دیگر شغل مسمی
[illegible] نفی و اثبات سالک کو چاہیے کہ [illegible]
[illegible] اللہ کہے [illegible] ملاحظہ کرے
نہین ہے مقصود سوا سے حق کے اور اوسکو ذکر [illegible] اور

ناسوتی کہتے ہین جب اس مرتبہ سے ترقی کرے حروف نفی کو نفی
کرے اور حروف اثبات کو دو نو دم مین منصور رکہے ساتہہ اس
ملاحظہ کے کہ تو ہی ہے مقصود میرا اس ذکر کو ذکر طریقت اور ملکوتی
کہتے ہین جب اس مقام سے بہی ترقی کرے اسم ذات کو ہر دم مین
ملاحظہ رکہے ساتہہ اس تصور کے کہ مقصود میرا تمام کائنات سے
تو ہی ہے یہہ ذکر مسمی ساتہہ ذکر حقیقت اور جبروتی کے ہے
جسوقت اس درجہ سے بہی ترقی کرے الف ولام کو طرح کرے
اور ما بقی کو ہر دم مین رکہے ساتہہ اس ملاحظہ کے کہ تو ہی ہے مقصود
میرا ظاہر اور باطن مین اور یہہ ذکر کا نام ذکر معرفت اور لاہوتی ہے
کمال اس شغل کا وہ ہے کہ نوا بہین ہی جاری رہے **دیگر طریق**
شغل نفی ذالنفی سالک کو چاہیئے کہ جو کچہہ کہ تمام اشیا انظا مین آوے
تصور کرے کہ نہین ہے یہہ شے مگر حق ہے پس وہ شے اپنے
نفی پر باقی رہے اور حق ثبت ہوا **دیگر طریق** شغل النفی فی الاثبات
سالک کو چاہیئے کہ جو شے سالک کو نظر آوے آنکہہ بند کرکے
تصور کرے کہ نہین ہے یہہ شے اور پہر آنکہہ کہولکر اپنے پر نظر کرے

از تمام وہی اشیا ہے کہ انسان سے ظہور پاتے الا انسان [illegible]
[illegible] یاست دیگر طریق شغل الاثبات نفی الا اثبات جو شے
از نظر مین سالک کے آوے تصور سے نفی [illegible]
شے یعنی [illegible] شے وہی شے ہے کہ [illegible] مین [illegible]
نہین احدیت ہے کہ واحدیت مین ظہور ہے دیگر طریق
ذکر لا نفی کہ بندی یعنی سہ ضربی - سالک کو چاہئے کہ [illegible]
مقدر ہو [illegible] بیٹھے [illegible] لفظ لا الہ الا [illegible]
سے [illegible] چیتے
کے طرح کود کر اپنے مقام سے آگے جاوے اور [illegible]
تین ضرب مارے ایک ساتھ ہمزہ لا الہ کے ساتھ دوسرا ساتھ
ہمزہ الا کے اوپر سیدہے ہاتھ کے مقام روح پر تیسرا ساتھ
ہاے اللہ کے اوپر دل صنوبری کے پھر دونو ہاتھ پیچھے رکھ کر
اپنے مقام اول پر پھر آوے اور وہان سے سرانداز ہی کر کے
دونو ہاتھ آگے رکھکر چیتے کے طرح کود کر مقام سابق پر آگے
جاوے اور سہ ضرب مثل سابق مارے اور اسی طور سے کرتا رہے

تا نیند میں دس بار کرے کہ قلب اوس کے باعث سے منور ہووے

دیگر طریق چہار ضربی - ایک ساتہہ ضرب لا کے بائین شانے

پر دوسرا ساتہہ ضرب الہ کے جانب راست تیسرا ساتہہ ضرب

الا کے آگے اوسکے بیچ ساتہہ ضرب اللہ کے اور ایک ضرب

مارے **دیگر طریق** پنج ضربی ایک ساتہہ ضرب لا کے اور دوسرا

ساتہہ ضرب الہ کے اور تیسرا ساتہہ ضرب الا کے چوتہا ساتہہ

الا کے اور پانچوان ساتہہ ضرب اللہ کے ضرب مارے

دیگر طریق ہشت ضربی ایک ساتہہ ضرب الہ

کے اور دوسرا ساتہہ ضرب الہ کے اور تیسرا ساتہہ ضرب الا

کے چوتہا ساتہہ ضرب الا کے پانچوان ساتہہ لا ضرب اللہ کے

چھٹا ساتہہ ضرب اللہ کی ضرب مارے سالک کو ذوق و شوق

حاصل ہوتا ہے **دیگر طریق** ذکر ارہ کو کہتے ہین یہ سہ ضربی -

سالک کو چاہئے کہ خلوت میں جاوے کہ کسیکو معلوم نہ ہووے

دو زانو بیٹہہ کے مرشد کو حاضر کرکے لا کو ناف کے نیچے سے

کہینچکر استوار بیٹھے اور ایسا کہینچے کہ گویا بہاری پتہر کو کنوئیں سے ایک

ہو مین اٹھانا یا بٹھانا ہے - بعد کشش کے درست بیٹھ کر دو ضرب سینہ پر مارے اور یک ضرب بائین طرف جو دل ہے کہ مارے تا اثبات ذکر دل بہت اندر کی حرارت سے اوس کے جان جاوے اور ذکر تمام بدن مین اثر کرے اور گوشت و پوست اور استخوان و رگ و پے مین داخل ہووے اور وہم و فہم اپنے جاوے پر رہے اور حواس تماشے کچھ نظر نہ آوے اول ایک سو لیا را ضرب مارے اب اوس کے رفتہ رفتہ زیادہ کرے اور ایک ہزار دو سو تب ضرب مارے قل ان کنتم تحبون اللہ فتبعونی یحبب کم اللہ

باب سوم بیان مین اسم ذات اور پاس انفاس

اسم ذات اور طریقہ تعلقات اسم ذات کا اور ذکر خواہ خفی خواہ جہر اور خواہ تصور اسم ذات کا ساتھ رنگ سونے کے یا روپے یا سبز یا سیاہ

موافق استعداد سالک کے تلقین فرمائے کہ کشود کار جلد ہو اور مطلب کو پہونچے

چنانکہ طریق مین اسم ذات مع صفات اور اسماء حسنی اور شغل ذات اور شغل صفات اور سوائے اوس کے اگر سالک چاہے کہ امر خالق یا خلق ۲ اللہ سے متصف ہووے چاہئے کہ اس ذکر سے مناسبت کرے اور نشست مذکوری سے بیٹھ کر دونو آنکھ بند کرکے سر طرف سینہ ہے بندے کے لاکر لفظ ۲ اللہ کو اوپر قلب صنوبری کے ضرب مارے جہر سے اور یہہ ذکر اتنا کرے کہ قلب مصفا ہو اور حرکت مین آئے اور سالک جسوقت کہ تصور مین ۲ اللہ کے معدوم ہووے پس ہر طرف اوسکے نظر مین لفظ ۲ اللہ ظاہر اور باطن ساتھ رنگ مختلف کے ہویدا ہو اور اگر طرف دا ہنے کان رکھے آواز ۲ اللہ ۲ اللہ کی شنے اور جسوقت ذکر ۲ اللہ کا زبان سے جاری ہو اور دل سے نام ۲ اللہ کا سنے اور آنکھ سے ۲ اللہ دیکھے اوسوقت وجد ایک

وہ حالت ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ قلم میں نہ آ سکے پس سالک کو
لازم ہے کہ اس تنہائی سے غافل نہو [illegible] اور
اس وقت [illegible] نعمت [illegible] امید وار فیض کا رہے دیگر طریق
اسم ذات [illegible] ایک [illegible]
[illegible] اور
[illegible] ۲ [illegible] بطور
[illegible] جلد اسم ۲ اللہ زبان سے [illegible] بار [illegible] آہستہ
آہستہ [illegible] اول بار ایک دم میں
[illegible] پہونچایا
اور قلب میں حرارت پیدا [illegible] رنگ سونے
یا روپے یا سیاہ یا سبز کے تصور [illegible] جس وقت نقش [illegible] کو خوب
قرار پکڑا [illegible] کے تصور اسم ۲ اللہ زبان پر [illegible] رنگ
سونے کے تصور کرے اور ملاحظہ کرے ۲ اللہ حاضر ہے تو
۲ اللہ ناظر ہے تو ۲ اللہ ظاہر ہے تو ۲ اللہ باطن ہے تو اوپر اپنے
ثابت کرے جب جس طرف کو نظر کرے نقش اللہ کا دیکھا جائے

اوسوقت کام اتمام کو پہونچے ۲ اللہ معکم اینما کنتم **دیگر طریق**
اسم ذات سالک کو چاہئے کہ اسم ذات کو بے حرکت زبان
کے قلب صنوبری سے کہتا رہے ساتھ ملاحظہ لا موجود کے اور
اتنا ہو کہ غلبہ ہو اللہ جس نظر اسمین غالب اوسکا حتی
یتبین لہم انہ الحق **دیگر طریقہ قادریہ عالیہ** بہت
سالک کو چاہئے . . . . تنہا کے خلوت مین بیٹھا کرے
. . . . متوجہ طرف قلب صنوبری
. . . . قلب صنوبری سا اسم اللہ
ذاکر ہے . . . . اور جو یا اوس آواز کا سننے کا
رہے اور سب حواس . . . . اوس آواز کے سننے کا رہے
اور رجوع طرف حق سے . . . . فی الجملہ اوس سے یہہ حرکت
محسوس ہو یا نہ متخیل ہووے کہ قلب متحرک ہے یا حرکت دم
کے ہے یا خیال محض ہے ہمت بہت کرے کہ حرکت دلکو ظاہر
ہووے خیال ادمی حرکت کا اور دمی . . . . وہ جانے اور تحقیق
ہووے کہ مضغہ متحرک ہے اور ساتھ لفظ ۲ اللہ کے ذاکر ہے

جب اس سعادت سے مشرف ہووے ہمیشہ ساعی رہے کہ خلوت
اور جلوت میں ذکر قلب منور ہی سے سنے اور زبان خاموش
رہ ورنہ یہہ مین قلب سالک ذاکر ہووے اور نہہ اس دولت کا
واقف ہووے ساتھ نسبت کے ساتھہ بعضی کو جلد اور بعضی کو
دیر سے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ زیادتی نفس کا اس حرکت کے
ظہور کا مانع ہوتا ہے اس صورت میں چاہئے کہ دم کو زیر ناف
حبس کرے تاکہ قلب پانی کے حوض کا حکم قبول کرے اور اس
موج سے محفوظ ہووے اور صورت حرکت دل کی ظاہر ہووے
اور آہستہ آہستہ حبس کو زیادہ کرے نہ کہ ایک ہی بار میں کہ ضرر
اسکا زیادہ ضرر عدم حبس سے ہووے اور وقت چھوڑنے
دم کے آہستگی سے چھوڑے اور جسوقت حرکت محسوس ہو ذکر قلب
جاری ہووے اور حفاظت میں اوس حرکت کے سعی کرے کہ
حرکت ضعف نپاوے کہ تھوڑا مانع بار کے رہتی ہے اور ہر چند کوشش
کرتے نپاوے لیکن مایوس نہووے او یہہ جریان ذکر قلب کو
غنیمت سمجھہ کر نوافل اور اوراد اور تلاوت قرآن ترک کرے

روز و شب اسی کام میں مشغول ہووے مگر حوائج ضروریہ ... اور جب
یہ نسبت اپنے ساتھ غالب دیکھے یعنی آنکھ کھولے تو بھی متوجہ طرف
دل کے ہووے ابتدا میں نسبت درازی پیدا ہووے اور زبان
حرکات اوس مرتبہ کو پہنچے اسی سنا ہر لفظ اللہ کا دل کی زبان
جاری ہووے۔ بعد کثرت تاثیر صنوبری کے اعضا سے آثار ذکر
منتشر ہوئے اور اعضا سے ایک عضو میں ذکر سے معلوم ہوئے
چاہیے کہ تو بہ حرکات پر اوس عضو کے دیکھے اور ... طرف قلب
صنوبری سے ہو تب بھی ہاتھ کو حرکت میں دیکھے اور کبھی پاون
کو اور کبھی سر کو غرض قسم قسم حرکات اوس عضو سے جب ذکر کا بیان ہو
تھوڑی مدت میں تمام اعضا سے بدن کو حاصل ہوئے اور ...
پاؤں تک نور ذکر سے منور ہووے اور حالات مختلفہ دکھلائی
دیں خوش اور ہنسے ہوئے اور کبھی ملول اور حیران ہی ...
لیکن کوئی ان امور پر التفات نہ کرے ضرور تر کام شغل کو
سمجھے اور ایسا ذکر میں مستغرق ہووے کہ تمام بدن بمرتبہ ذکر
اللہ کہے اور سمجھے کہ میں سنتا ہوں۔ اور تمام اعضا ساتھ ذکر

موافق ہو . بر . . صوت وصدا مین اس حالت مین غلبہ ذکر سے
کبھی بعض اعضا مین زیادہ ہووے اور بعضے مین کہ جب ذکر
اس حالت مین پہونچے اوسکو سلطان الاذکار کہتے ہین ۔ اور علم
ساتھہ ذکر قلب کے اوایل حال مین مقابل احساس کے ہوتا ہے
اور بعض ذاکر کے استغراق سے اور اکثر کو سننا کان سے حاصل
ہوتا ہے اور سینے کیواسطے سے اوپر سالک صاحب فطرت کے
خود بخود یہ مقام لما . ہوتا ہے اور جو کچھہ کہ کہتے مین کہ ذکر قلبی
. . . و . . . . ہو . . سنا جاتا ہے غلط ہے ہان ذاکر ذکر قلبی
اپنے آپ . . . . ہے چاہئے کہ اس شغل کو زیادہ تر کرے تا فایدہ
. . . . مطلب حاصل ہووے اور بسبب کمین
. . . اس شغل کہ ساتھہ مرتبہ کمال کے پہونچتا ہے مین ذالک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم **دیگر طریق**
اسم ذات کا ساتھہ لحاظ کے طریقہ قادریہ عالیہ مین اسم ذات کو ساتھہ
. . . . ان کے جسقدر کہ دم پاسکے کرے جلد جلد ساتھہ آواز بلند
کے کہ . . . . . بنے زبان پر نقش اللہ کا ساتھہ رنگ ہونے کے

عن غلط ہے اور آہستہ آہستہ زیادہ کرے ذوق و شوق نہ
دکھلاوے دیگر طریق اسم ذات ۲ ب ص
سالک [illegible] اللہ اپنے ذات میں [illegible] تعالیٰ کو متصور
[illegible] ہے [illegible] جو تصور ہے [illegible] میں [illegible]
[illegible] میں [illegible] کہ [illegible] شعور [illegible]
[illegible] تمام [illegible] ہے [illegible] اور [illegible]
[illegible] میں آ کر ب [illegible]
[illegible] میں سالک اپنی کو اپنے برزخ جزئی کہ وحدت صرفہ
و حقیقت محمدی ہے تصور کرے اور جانے کہ [illegible]
[illegible] ساتھ [illegible] جلال و جمال کے تنزل [illegible] جب اس
مقام میں [illegible] دانائی و بینائی اور [illegible] سے [illegible]
تمام ظہور کرے اس مقام میں آنکھ کھولکر اپنے جسم پر نظر ڈالے
اور اپنے [illegible] کو برزخ صغری کہ [illegible] اور حقیقت
آدم ہے قرار دے بعد اوس کے جو صفت [illegible] دکھلاوے
ص عبادت اوس ساتھ صفات الٰہی ہے [illegible]

نوافل سے کہ وہ ہی رب ہے اور سالک فاعل کو اپنے ثابت
کرے ... تمام بینائی اور دانائی اور شنوائی اور معنی خلق اللہ
آدم علی صورتہ دیکھے ما بین اشیا مذکورہ پر سالک کے تمام
ہووے یعنی حقیقت انسانی سے ترقی کر کے مقام مین حقیقت
محمدی کے آوے اور اس مقامات سے بھی ترقی کرکے مرتبہ ذات
مطلق مین پہونچے اور طریق تنزل و عروج مین مشغول ہو اس
مراتب مین سیر کرے تا مقامات سے آشنا ہووے و حالات
کو اپنے پاوے اور عین الیقین سے حق الیقین کو پہونچے

دیگر طریق شغل ذات جاننا چاہئے کہ ذات تعالی صٓ جٓ
جلال ہے سالک کو چاہئے کہ اول اپنے کو ذات تعالی بصفت
صمدیت کہ بے نیاز ہے قرار دے بعد اس کے باطن کو جلال
اور ظاہر کو جمال تصور کرے یعنے یہ ذات متصف ما بین صفت
جلال و جمال کے ہے جب چاہے کہ اپنے کو ساتھ صفت جلال کے
متصف کرے آنکھ بند کرے اور تمام اشیا کو تحت کل من
علیہا فان کے لے آوے اور اس فکر مین ایسا مستغرق ہو کہ بے شعور کے

اور تصور ست خبر ہوا اور جب صفت جمال سے متصف ہو آنکھ کھولے اور ظہور اپنے جمال کا طرف شش جہت کے بحکم فاینما تولو فثم وجہ اللہ کو مشاہدہ کرے کیہی شاہد ہے وہی مشہود اس مدیر متصور ہو کہ صفت روحانی رحمانی ہووے دیگر طریق

تصور اسم ذات ۔ سالک کو چاہئے کہ اپنے دل کے اندر نقش اسم ذات کا ساتھ رنگ سونے یا روپے کے تصور کرے اور اس تصور کو اس حد تک پہونچاوے کہ تمام عالم سوا اس نقش کے کچھ دوسرا نہ خاطر میں آوے اور بعد حصول کمال اس تصور کے وصول موقوف ہے او چاہئے کہ الف کو اللہ سے جدا کرے صرف للہ تصور کرے جب کمال اس تصور کا کو وصول جب وقت حاصل ہو لام اول کو جدا کرے صرف لہ لحاظ کرے جب یہہ تصور کمال کو پہونچے لام ثانی کو بھی جدا کرے تب بصورت اور صاحب جمال وجود ہ جمال تصور کرے جب اس تصور کو کمال کو پہونچاوے ترقی حاصل ہو بعضے اوقات تمام روح سے شکل ایک صورت آفتاب کے

مانند ستارہ کے ہو اور یہی شکل باہر آکر متجلی ہووے جب اس سے ترقی
کرے پیشانی سے شکل ایک نور کی سب شکل اور جسم پیدا کرے
تب ذات کی وجود سالک کو بلکہ تمام کی تمام عالم کو گھیرے جب
لا کو ساتھ کمال کے ہو چکے اور الا ثانی کو بھی خوف سے
اور بقیہ ہ کو محیط کرکے سب کو اور تمام عالم کو اور ... میں ملحق
کرے اور ہ کو سب جگہ پر محیط کرے جس وقت یہ تصور ... کو
پہونچے دور ساتھ اتمام کے ہو چکے دیگر طریق شغل ذات
سالک کو چاہئے ایک خلوت میں بیٹھ کر دانت و دانتوں کی
اوس کے کان میں نہ ہو سکے اور شغل میں مشغول ہو لوے چاہئے
کہ دل کے اندر نور ذات ہے ایسا تصور کرے مثال ... سے
اوس نور ذات کو مثل چراغ کی لو کے رنگ زرد مدت باندھ کے
مقام ناف میں لاوے اور وہاں سے اپنے باطن میں پھیلاوے
بعد اوس کے آہستہ آہستہ حلق اور منہ کی راہ سے باہر کرے
اور اپنے سر پر لاوے اور قرار دے اور مانند قرص آفتاب کے
پھیلاوے کہ تمام شش وجود پر محیط ہووے اور اپنے کو اوس میں

مستہلک کرے اور محو ہو بلکہ اوس نور کو تمام عالم پر محیط دیکھے دیگر
طریق ذکر اسم ذات حبس دم مین - سالک کو چاہئے کہ تشہد کے
طور سے بیٹھے اور بہاتی اپنی نکالے اور پستان چپ بلند کرکے
اور شہادت کی وسطی ناک کے سوراخ مین رکھکے اسم ذات
[illegible] مدت [illegible] باطن مین [illegible] ناف سے کہینچکر [illegible] کو
[illegible] طرف [illegible] تک [illegible] متوجہ قلب
[illegible] کو حرکت [illegible] مراد [illegible] باطن ست
[illegible] اور [illegible] ذکر کا [illegible] اور
[illegible] مطلوب [illegible] چاہئے صورت [illegible] چاہئے
تصور مین لاکر اوس صورت مطلوب کو ہمراہ اسم ذات ناف ست
کہینچکر ضرب مارے اور اوس صورت کو [illegible] مین قرار دیوے
تہوڑی مدت مین وہ [illegible] ہو جاتی دیگر طریق ذکر اسم ذات
حبس دم مین - سالک کو چاہئے کہ خلوت کدہ مین تشہد کے طور
اور شیر کے وضع بیٹھکر چہاتی نکالکر پستان چپ بلند کرکے
شہادت کی اور وسطی ناک کے سوراخ مین رکھکے باین

سوراخ سے اسم ذات حبس دم ناف سے کہنچکر بے حرکت
زبان قلب صنوبری کہ نیچے پستان چپ کے ہے پہونچا کر اور
اسم اللہ کو مدپانچ الفی یہ پہونچا کر یا دم کے مدت تک زبان دل
سے اس ذکر کا ذاکر رہے جسوقت نفس تنگی کرے بہت تنگی
سے چہوڑے اور استعدد رنہ کرے کہ ایکدم میں ایکس بار
ساتھہ رعایت مدپانچ الفی کے جب حرکت زبان سے ذاکر ہو وے
اوسی وقت میں حبس کے ساتھہ ضرب اسم ذات کا دل پر مارے
کہ دل کمال حرکت میں آوے اور بیقراری دل کی تمام اعضاے
بدن کو بیقرار کرے جب وقت طبیعت ذاکر کی حبس سے عاجز
آئے جب حبس دم کے ناظر قلب کا ہوتا کہ سیرابی قلب کے حاصل
ہووے اور تجلیات طرح طرح کے منہ دکھلائے اور بے آواز
کے فریاد و فغان دل سے اوٹہے اور وجد و حالت حاصل ہو
جب ایک مدت گذر جاے اور دم موثر اور نسبت متعدی پیدا ہو
چاہئیے کہ دم کو ناف سے کہینچکر ام الدماغ کو پہونچاے اور وہاں
ٹہراوے اور دماغ میں سبز زمرد کے تختے پر اسم ذات کو سونے سے

[illegible] سبب ورد کرنے کا مع باطن صوبے [illegible] اور دل [illegible]

منور ہو اور قوت حاصل ہو [illegible] حق [illegible] اور [illegible]

سالک کو چاہیے کہ چار زانو یا دو زانو بیٹھے اور اسم ذات [illegible]

دم سے بے حرکت زبان تنہا کرے اور نقش اسم اللہ کا دل پر

تصور رکھے اور جاننا چاہیے کہ [illegible] درمیان جلال اور جمال سے یعنے

درمیان نفس اور روح کے واقع ہوا ہے اور اس شغل سے تمام

کیفیت وجود اور چاروں عناصر کی خوب کھلے اور معرفت

[illegible] سبحانہ حاصل آوے جاننا چاہیے کہ محل ہر چار عناصر کا

[illegible] انسان میں کونسا کونسا ہے محل آگ کا سر اور موکل عزرائیل

اور مقام لاہوت اور محل ہوا کا ناف سے ناک تک اور موکل اسرافیل

اور مقام جبروت اور محل پانی کا جگر سے آنکھ اور تالو تک اور

موکل میکائیل اور مقام ملکوت اور محل خاک کا دل سے زبان تک

موکل جبرئیل اور مقام ناسوت جس وقت باطن تیرا حق اور وجود

ظاہر تیرا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یار در خانہ و من گرد جہان

گشتم آب در کوزہ و من تشنہ لبان می گردم اور عناصر اربعہ

طالب ... جب ہون تو اس سے ... نہ دیکھا میں سب سے ڈھونڈنے لگے

نہ تیسے ... ہو ... سب وہ ہی جگہ کیون ڈھونڈا پاتے جب

... [illegible] ... تجلی ... لیے ہو سکے تو اس وقت مقام

... ہوتی ... فصل ... میں ... دیگر طریق

پاس انفاس اسم ذات ... سالک کو چاہئے اوقات شب تنہا

... [illegible] ... لے ... [illegible] ...

... [illegible] ... زبان ... تو سے

... نیا ... دل سے ... [illegible] ...

... ذکر کرنا ہے اور سب حال میں بھی ذکر ... رہے ... فرصت

... اور کمال ذکر کا یہ ہے ... میں بھی ... رہے وہ

... کرے ... اور مقصود سے

کام تمام ہو جاتا ہے دیگر طریق پاس انفاس اسم ذات واسطے

جذب ہونے سالک کے خواص کو ارشاد کرے چاہئے کہ اوپر کے

دم کے ساتھ نام اللہ کا کہے اور نیچے کے دم کے ساتھ ھو کہے

اس ذکر میں واسطے جذب اور تاراجی کے بہت زیادہ ہے ... [illegible]

چتا مین خوب ہے کہ موجب تجربہ فقیر بلا ذوق وشوق ہویدا ہوتا ہے

دیگر طریق پاس انفاس اسم ذات یہ شغل خاص کے ہے

اور عارف کو تلقین کرے ناا ہل کو تلقین مت کرے طالب صادق اپنی

موت اوس سے پیشتر یاد کرتا رہے بیٹھ کر خدمت شیخ بیٹھے وزبان کو

تالوسے لپٹالے اور اوپر کے دانت سے نیچے کا دانت ملالے اور نیچے کے

دم سے اندر کھینچو اللہ اور نکالو ہو یہ اسم اعظم کہتے ہین

اور فرقہ ہنود مین اسکو اونکار کہتے ہین اور آواز انحد اور صوت

سرمدی بھی کتب مین اور سب برکت ہے ان شب وروز اسی خیال مین

مشغول رہنے سے یہ دولت سب قیاس تیرے وجود مین موجود ہے

ساتھہ اعتبار ظاہر کے وجود اور ساتھہ اعتبار باطن کے حق سبحانہ بھی

ہے سواے تیرے کوئی نہین ہے مطابق قول سرور کائنات کے

جو حدیث شریف مین آیا ہے من اراد ان یری اللہ تعالی فلیرانی

وبقول حضرت علی علیہ السلام من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

بقول شبلی انا اسمع وانا اقول ہل فی الدارین غیری ونیز صاحب

قبلہ مدظلہ فرماتے ہین ع درخود بجو بجوید خرم شدن زدن چہ سود

[illegible] خانہ آشنا ✽ سالک کو لازم ہے کہ وقت
[illegible] کو ظاہر [illegible] ذکر تا [illegible]
[illegible] سے جو آتا ہے
[illegible] کے یہ حالت
[illegible] مصرع [illegible] سوز ✽ اور کبھی
[illegible] استغنی [illegible] بائین طرف [illegible]
[illegible] ✽ [illegible] ملاحظہ کرے
[illegible] اور تو [illegible] وقت یہ خیال
[illegible] پہنچا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم ✽ دیگر طریق ذکر اسم ذات [illegible] چاہئے
[illegible] میں [illegible] بیٹھے
[illegible] اور حلق سے ذکر [illegible] زبلند کے
[illegible] اللہ [illegible] اور نیچے [illegible] سے نقطہ ہو کے
[illegible] لپٹا وے اور بلند آواز سے ذکر کرے تاکہ
[illegible] پیدا ہو ✽ دیگر طریق ذکر اسم ذات بطور چار [illegible]

سالک کو چاہئے کہ شہد کی انگشت سے بیٹھے اور بے حرکت زبان
سے دونوں سوراخ [illegible] سے ناک کے دم بند کرے اور اندر سے [illegible] اسم اللہ
کو ناف سے کھینچ کر [illegible] لفظ ھو [illegible] تمام
دل صنوبری پر ضرب دے اور [illegible] تمام [illegible]
[illegible] الف کی [illegible] ضرب [illegible] وقت [illegible]
اور [illegible] کے اوپر [illegible] مرتبہ [illegible] بعدہ
[illegible] بقدر [illegible] تحمل [illegible] زیادہ کرے [illegible]
[illegible] ذوق [illegible]
سے دوسرا طریق ذکر اسم ذات بطور چہار ضرب سالک کو
چاہئے کہ [illegible] ناک کا [illegible] سوراخ [illegible]
[illegible] اور اسم اللہ کو بائیں سوراخ سے [illegible]
[illegible]
[illegible] ساتھ [illegible] حرارت [illegible] پیدا
ہو [illegible] اور انشراح [illegible] سالک کو [illegible]
شوق حاصل ہو [illegible] دیگر

ظاہر ہوتا ہے ذات سالک کو پس ... جذبہ اللہ کو برنگ زرد
... ہے اس ... بغیر ہوا ... ذات سالک
... [illegible] ... نقش ... [illegible]
... [illegible] ... سب ... ظاہر ہونگے
... [illegible] ... طریق ذکر ... سالک ... چاہئے کہ
... [illegible] ... حرکت ... [illegible]
... کا ... اور ... ساتھ ... الف ...
... ذات ... [illegible] ... مانند
ہاں ... بہت کوشش کرے وھو معلہ
مانند اکنتم ... ذکر حق ... حاصل ہے دیگر طریق
ذکر ھو ... کہ ... میں ساتھ برزخ ... تعین
کے تصور ... اور ذکر ھو کا زبان ... حرکت
... اور دل میں ارادہ کرے کہ تمام ... وہ ہی ہے کیا معنی
... معرفت حق حاصل ہووے دیگر طریق ذکر ھی
... کو ... کہ حقیقت ھی کو مانند حلقہ اطراف ...

اور اپنے کو درمیان اوس ہستی کے تصور کرے جیسا کہ سیاہی بیچ قلم
قلم کے اور ماہی بیچ پانی کے [illegible] تب کے اور لیکن ارادہ
اوسکا [illegible] کمال [illegible] دیکھ [illegible] ذات حق کو مانند کرہ [illegible] یعنی
محیط سب طرف سے اور تمام اشیا کے عرش سے فرش تک گیا آگے
گیا پیچھے گیا اوپر گیا نیچے [illegible] لیا
قال اللہ تعالی ان اللہ علی کل شیئ محیط وقال اللہ تعالے
ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وقال اللہ تعالی فاینما
تولوا فثم وجہ اللہ [illegible] کہ معنی ان آیتوں کی سالک کی نظر میں [illegible]
[illegible] سے [illegible] اور داوپر [illegible] تھے
اور [illegible] کے ساتھ حق [illegible] کے [illegible]
وہی زندہ تمام مظاہر ظاہری اور باطنی میں [illegible]
سب مظاہر سے دیگر [illegible] اسم اللہ کے
اور [illegible]
[illegible]
[illegible] علیم [illegible]

ہمراہ بہ اسما حسنیٰ کی ساتھہ اسم ذات کے تصور مین لاوے
جب وہ سب کمال وبہ پہنچے سالک ساتھہ صفات نود اور نو نام
ـ متصف ہو کر جامع جمیع صفات الہی کا ہوتا ہے ۔
دیا بطریق یاس انفاس اسم ذات سالک کو چاہئے کہ
وقت نکالنے اور باہر آنے دم کے تصور اسم ذات کا کرے
۔ ۔ ۔ کمال کو پہونچا پس ساتھہ اسم ذات کے سب صفات
۔ ۔ ۔ ایک اسم کا تصور کرے ۔ ۔ ۔ دم کے تصور ۔ چاہئے چنانچہ
وقت ۔ ۔ آنے دم کے اللہ الرحمن کا تصور کرے اور وقت اندر جانے
دم کے اللہ الرحیم تصور کرے اسی طریق سے تمام اسما حسنیٰ کو ساتھہ
اسم ذات ۔ ۔ ۔ کبھی ذات سے طرف صفات کے جاوے
کبھی صفات سے طرف ذات کے آوے جب اس شغل کو اس طریق سے
کمال کو پہونچایا جمیع اسما تحت تصرف اوسکے آتے ہین اور لکھنا پڑھنا اسم کا
واسطے حاجت اور مہم کے ۔ ۔ ۔ اس اسم سے کفایت کرتا ہے بلکہ فقط تصور
اسم کا ۔ ۔ ۔ کام ۔ ۔ ۔ بلکہ تاہی دو تین ساعت مین انصرام کو پہونچا تا ہی اور
اس شغل کو بطریق جہر ۔ ۔ ۔ بھی کرتے ہین اور اوسکو حاجت کہتے ہین اور کرنے سے

اس ذکر سے حرارت دل میں پیدا ہوتی ہے وجد اور ذوق اور شوق حاصل
ہوتا ہے دیگر طریق ذکر اسم ذات مسمی بہ نور قلب ون یہ ہے
کہ اس ذکر میں ظہور تجلیات رنگارنگ کا باطن سے ظاہر جسد سالک
پر ہوتا ہے مانند موج دریا کے یا شعاع آفتاب کے جو ہر طرح طرح سے
ظاہر ہوتی ہے اسی طرح سے رنگ سالک کا کبھی زرد کبھی سرخ
کبھی سبز کبھی سیاہ کبھی خنداں اور کبھی گریاں جدا جدا رنگ اور حالات
سے تنبیہ ہو کر منکشف ہوتا ہے سالک کو چاہیے کہ دو زانو بیٹھ کر
اور دو زانو کو باہم خوب لپٹا کر اور دونو بازو کو محکم کرکے ضرب
اسم اللہ کا قلب صنوبری پر شدت تمام سے مارے بعد اوس کے
دم کھینچے اور سیدھا ہو کے ذکر اسم اللہ کا اور ھو کا کرتا رہے تا آنکہ ذوق
و شوق اور حالات حاصل ہو اور ساتھ آواز بلند کے کیا چاہیے تا کہ
دل سالک کا ذاکر ہو دیگر طریق ذکر اسم ذات بطور صدادی
سالک کو چاہیے کہ دو زانو بیٹھے اور دونو ہاتھ اٹھا کر طرف آسمان کے
دراز کرے اور دونو زانو سے نیم قد استادہ ہو اور اسم اللہ کہے اور جب
اپنے نشستگاہ پر آتا ہے اوسوقت دونو ہاتھ باندھ کر درمیان دونو زانو کے

مارے اور ھو کو اوپر سینے کے ضرب کرے جس قدر ہو سکے عمل میں لاوے
اللہ تعالی اوس کے دل کو نہایت منور کرے اور ذوق و شوق عطا
کرے بفضلہ وکرمہ دیگر طریق اسم ذات بجہر اور یہہ ذکر منسوب
ہے طرف عارف کامل واصل شیخ عبد اللہ ستری قدس اللہ سرہ
کے اور بیجا حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی حنفی قدس اللہ سرہ
نے فرمایا کہ یہہ ذکر اکثر اولیا کا ہے اور یہہ ذکر ثمرہ دینے والا فتوح
و کمالات کا ہے اسمین سالک کو چاہیے کہ نام اللہ کو ساتھہ مد کے
یا بے مد کے ملاحظہ انت الباقی بقوت تمام بطریق جہر کہے اور یہ
اللہ معی - اللہ حاضری - اللہ ناظری - اللہ شاھدی - طریق
عروج و نزول سے کرتا رہے انشاء اللہ تعالی مرتبہ عرفان کو جلد
پہونچے دیگر طریق ذکر اسم ذات معہ اسماء صفات اور
دیگر ذکر اسم ذات ذکر اسم اللہ کا ہے اور ملاحظہ امہات صفات کا
ملاحظہ تین اسم کا ہے اسماء اللہ تعالی سے کہ سمیع و بصیر اور
علیم ہے اور بہ نزول ہے اور علیم اور بصیر اور سمیع یہہ عروج
ہے اور معنی یہ شاہم ہو رہے کے ملحوظ رکھنا مقصود ملاحظہ سے

حاصل ہو اور خطرہ کو ا [illegible] سے [illegible] مرتبہ نظر ولایت کا [illegible]

واسطے [illegible] اور واسطہ [illegible] سے ساتھ [illegible] ملاحظہ کے

[illegible] نسبت [illegible] سے بزرگ فنا سے طالب

واسطہ [illegible] فی [illegible] موقوف [illegible] طالب اپنے [illegible] کے

چہ [illegible] اگرچہ [illegible] بیان

نزول [illegible] تسمیع ابصار و تکلم [illegible] تکلیم ابصار

سمع [illegible] سمیع بصیر متکلم [illegible]

[illegible] کہ [illegible]

[illegible] اور [illegible] سے [illegible]

[illegible] اور [illegible] سے اور [illegible]

[illegible] نظر [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوتا

اور [illegible] نزول [illegible]

سالک [illegible] مقام شہادت سے

او [illegible] قدم نہایت [illegible] اس مقام کے لوگوں کو صاحب تمکین
کہتے ہیں اور یہ مقام [illegible] اولیا کا ہے اور اصحاب اس مقام
[illegible] شطحیات نہیں کہتے ہیں [illegible] واصلان درین
[illegible] ہوتے ہیں اور ابتدا [illegible] سے اوسیطے حجت کا احاطہ
اسم سمیع کا کمتر احاطہ اسم بصیرت ہے اور احاطہ اسم بصیر کا کمتر
[illegible] اسم علیم سے

اور [illegible] اوپر احاطہ اون تینون اسم کے رکھتا ہے و علیہ کو
[illegible] ب سے جانتا ہے من ابن اجابر و ما الحاصل [illegible]
[illegible] من العلم الحاصل [illegible] نظر [illegible] ہے اور
[illegible] وحق ہے کہ [illegible] اول [illegible]
[illegible] مقام [illegible] نام کیا
[illegible] مقام [illegible] وحدت [illegible] مقام
[illegible] مقام [illegible] انبیا اور اولیا اوس مقام
مین [illegible] انبیاء اور اولیا ہمیشہ مقام تلوین مین ہین اور
[illegible] مین [illegible] دیگر مین جاتے اور متلون ہوتے ہین

ساتھہ لون دیگر کے اور موجود ہی نہ ہو کہ نہ جاسبب۔ اور اجتناب کہین د
بہتر سمجھتے مزاج ہی وین من میں اور اس سے خبر نہین کہتے ہین
الذ ینہم فی لبس من خلق جدید۔ ذ سالک کہ ا مت کرے اس شغل مین
انابت کرے لکام اتمام کہ ہو سیئ دیگر طریق اسم اللہ اللہ
سالک کہ چاہیے ذکر اسم اللہ کا ساتھ اس ملاحظہ کے کہ تو دیکھتا ہی
اور تو جانتا ہے اور تو پڑہتا ہی کرتا ہے دیگر طریق ذکر نود و
نہ نام باری تعالیٰ بجہر خواہ بسر موافق اپنے ہمت کے
عمل مین لاوے ساتھ اس صفت کے موصوف ہوئے تین قدم بنا اوا
یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو
یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا ملک یا قدوس یا سلام یا مؤمن
یا مہیمن یا عزیز یا جبار یا متکبر یا خالق یا باری یا مصور
یا غفار یا قہار یا وہاب یا رزاق یا فتاح یا علیم یا قابض
یا باسط یا خافض یا رافع یا معز یا مذل یا سمیع یا بصیر
یا حکم یا عظیم یا شکور یا غنی یا کبیر یا حافظ یا مقیت
یا حسیب یا جلیل یا کریم یا رقیب یا مجیب یا واسع یا حکیم

یا ودود یا مجید یا باعث یا شهید یا حق یا وکیل یا قوی
یا متین یا ولی یا حمید یا محصی یا مبدی یا معید یا محی
یا ممیت یا حی یا قیوم یا واجد یا ماجد یا واحد یا احد
یا صمد یا قادر یا مقتدر یا مقدم یا موخر یا اول یا آخر
یا ظاهر یا باطن یا والی یا متعالی یا بر یا تواب یا منعم
یا منتقم یا عفو یا رؤف یا مالک الملک یا ذوالجلال والاکرام
یا رب یا مقسط یا جامع یا غنی یا مغنی یا معطی یا مانع
یا ضار یا نافع یا نور یا هادی یا بدیع یا باقی یا وارث
یا رشید یا صبور لیس کمثله شئ وهو السمیع البصیر حسبنا الله
ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر وصلی الله علی خیر خلقه
سیدنا محمد واله وصحبه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

دیگر طریق قسم دوم اسم ذات مع اسما حسنی سالک کو
چاہیے کہ نام نود ونہ نام کو ساتھہ اسم اللہ کے ملا کر حبس دم
ایک دم مین کہے اور معنے ہر ایک اسم کے ملاحظ کرے اور ہر ایک
اسم کا اوپر دل صنوبری کے متصور رکھے قوت نفس تک تاکہ

موصوف ساتھ ذات اور صفات کے ہو اور جیت صفات اپنے میں پائے
ساتھ اعتبار باطن کے ذات اور ساتھ اعتبار ظاہر کے صفات اوپر
کاشف ہوں ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

طریقہ اور کا یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ رحمن اللہ رحیم
اللہ ملک اللہ قدوس اللہ سلام اللہ مؤمن اللہ مہیمن اللہ عزیز
اللہ جبار اللہ متکبر اللہ خالق اللہ باری اللہ مصور اللہ غفار
اللہ قہار اللہ وہاب اللہ رزاق اللہ فتاح اللہ علیم اللہ قابض
اللہ باسط اللہ خافض اللہ رافع اللہ معز اللہ مذل اللہ سمیع
اللہ بصیر اللہ حافظ اللہ مقیت اللہ حسیب اللہ جلیل اللہ کریم
اللہ رقیب اللہ مجیب اللہ واسع اللہ حکیم اللہ ودود اللہ مجید
اللہ باعث اللہ شہید اللہ حق اللہ وکیل اللہ قوی اللہ متین
اللہ ولی اللہ حمید اللہ محصی اللہ مبدئ اللہ معید اللہ محیی
اللہ ممیت اللہ حی اللہ قیوم اللہ واجد اللہ ماجد اللہ واحد
اللہ احد اللہ صمد اللہ قادر اللہ مقتدر اللہ مقدم اللہ مؤخر
اللہ اول اللہ آخر اللہ ظاہر اللہ باطن اللہ والی اللہ متعالی

یا اللہ بدیع یا اللہ تواب یا اللہ منعم یا اللہ منتقم یا اللہ عفو یا اللہ رؤف
یا اللہ مالک الملک یا اللہ ذو الجلال والاکرام یا اللہ رب یا اللہ مقسط
یا اللہ جامع یا اللہ غنی یا اللہ مغنی یا اللہ معطی یا اللہ مانع یا اللہ ضار
یا اللہ نافع یا اللہ نور یا اللہ ہادی یا اللہ بدیع یا اللہ باقی یا اللہ وارث
یا اللہ رشید یا اللہ صبور لیس کمثلہ شیء وهو السمیع البصیر
حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر وصلی اللہ تعالی علی خیر
خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین دیگر

طریق قسم سوم اسم ذات معہ اسماء حسنی سالک کو چاہئے

کہ ان اسماء کو عاجزی دلی سے معہ ملاحظہ اور برزخ اور تصور بعض شیخ کے
لازم کرے اول ایک دفعہ اگر دشواری کرے دو دفعہ ایک مرتبہ
یا تین دفعہ لیکن ملاحظہ معانی اور برزخ کا شرط ہے اور اوپر اسم کے
ملاحظہ انا لازم ہے اسماء مکرم و معظم یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
انا اللہ زبان دل سے کہے اور ارادہ گزرانے انا اللہ انا رحمن
زبان دل سے کہے اور ارادہ گزرانے انا رحمن انا رحیم زبان دل
سے کہے اور ارادہ گزرانے انا رحیم اسی طرح ان اسماء مبارک کو تمام کرے

اور جس شے کی نظر [illegible] شامل [illegible] کے دوسرے نہیں اس مرتبہ
میں سالک سب صفات سے موصوف ہے باعتبار باطن [illegible]
اعتبار ظاہر صفات سے بے خبر ہے یہیں سے سب وہی ہے بلکہ وہی
وہ ہے دیگر طریق سالک کو چاہیے [illegible] کو [illegible]
کرے [illegible] ایک مرتبہ بعد [illegible] تین [illegible]
یاری [illegible] آہستہ [illegible]
[illegible] اور دم کو آہستگی سے [illegible]
اور اسم آخری کو ساتھ [illegible] سالک [illegible]
[illegible] کہلاتے [illegible] طریق [illegible] محمد [illegible] علی [illegible]
[illegible] دیگر طریق [illegible]
[illegible] بطریق جہر [illegible]
[illegible] بعد نماز تہجد کے ذکر کرنا [illegible]
[illegible] دیگر طریق اسم هو هو [illegible]
هو السمیع هو البصیر هو العلیم دیگر ذکر [illegible]
سالک کو چاہیے کہ انت بلاحظہ امنا الهادی انت الحق

انت الکافی یا اللہ انت المعبود - انت المقصود یا انت
[illegible] انت المحبوب یا اللہ انت الرحیم انت الکریم انت
[illegible] انت [illegible] انت العلیم انت الحاضر انت الناظر انت
اللہ [illegible] سالک کا [illegible] ہوا ہے
[illegible] واسطہ حقیقت [illegible] **انفاس اسم صفات**
[illegible] سالک [illegible] وقت
[illegible] اور وقت باہر [illegible]
[illegible] وقت [illegible] جب وقت
[illegible] ذکر [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] قدم [illegible]
[illegible] فائدہ بہت ہے ۔

باب چہارم بیان میں طریق شغل انحد یعنے صوت
[illegible] **وغیرہ کے تعلق دل مدور**
سے رکھتے ہیں اپنے ساتھ اسم اللہ ناغ کے جان کر

طریق ابجد کا تعلق ساتھ دل مدور کے رکھنا ہے اور عامہ ل مدا
کا ... ن مین ہے د سکو ... آ ... ن و ہندی مین ... ن
... ہوتی مین ... سے ... ہو جا ... کا ... کت ... ہے
ابن ... ن ... آواز ... سنی ... ہا ... و ... ن ... ہے
... بار ... ن مشہور ہوت جان ... لفظ ... رحمن ... سبب
... کی ... ہو ... زیادہ پیدا ہو ... سے ... سد ...
سانی و ... ت ہندی و ... کتے مین ... منسوب
... ہو ... ن ... او ... آ ... او ... ہو ... عام جامع
... ہے ... اور ... مشایخین مین اوست ... ہندی
او سلسلن ... در ... سلو ... ت ... ور ... داناو
... ت ... مین اور ... ب ... فیت
... مینہ تھا اور ... ے اور ... ت و ... ب حرکت
حانت ... پیدا ہو ... و ... سب انفاظ ... ظاہر ہو ... سے
... جو ... طریق نہیں وہ ... شت ... ت
بیٹھے اور دم کو جب ... کر کے زیر ناف سے کھینچا او پر ساتھ دل کا مانع کر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سالک [illegible]

[illegible] کو پہونچا اور [illegible]

[illegible] چنانچہ سید [illegible]

[illegible]

ان دونون شغلون کو وقت تہجد اور [illegible] نے پہونچایا

حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے

[illegible] شغل [illegible] سے

پہنچایا اور اس سے [illegible] تعلق

ہو اور [illegible] میں [illegible] ذات

[illegible] کو

[illegible] نہین [illegible] برکات [illegible] مکان کے نہین [illegible] کہو

کھلکر [illegible] اور [illegible] کو نہین [illegible] تعجب

[illegible] دیا [illegible] شغل [illegible] کرے اور

[illegible] ہوتے [illegible] مین یہہ شغل

اوپر سالک کے غالب آوے اور اولیا [illegible] شغل کے سبب

الہام اور کرامات ہووے اور یہہ طریق [illegible] سے حضرت رسالت

پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برابر سلسلہ اس احقر تک پہونچا ہی

طریق [illegible] اس شغل اشغال کا یہہ ہے کہ سوراخ دونو آنکھون کا

[illegible] شہادت کی انگلیون سے بند کرے اور سوراخ دونو کانونکا

دونو انگوٹھے سے [illegible] دونو ناک [illegible] تک انگلیون سے
[illegible] دونو [illegible] سے [illegible] سے اور ساتھ [illegible]
[illegible] ام الدماغ کے پہونچا
[illegible] سے [illegible] گرنے کا
[illegible] حواس و جمع کرکے [illegible] ام الدماغ کے
[illegible] ایک لحظ [illegible] سے غافل
[illegible] اور خون سے [illegible] انگلیون کو
[illegible] اور [illegible] صوت غایب
[illegible] اس طرح [illegible] پہونچے [illegible] انگلیون [illegible] وہ صوت
[illegible] صوت [illegible] صوت [illegible]
[illegible] اس مقام
[illegible] شوق [illegible] حاصل ہوا [illegible] مین [illegible] آوے [illegible] چشم
[illegible] گشتہ آواز [illegible]
[illegible] گوش و [illegible] چشم [illegible] عشق تو خواہی اگر [illegible] خود
[illegible] اسی صوت [illegible] بیٹھے مین جب [illegible] تمام جسم سالک [illegible]

[illegible]

[illegible]

اشارہ کیا ہے

[illegible]

اندرون [illegible]

[illegible]

[illegible] طرب

[illegible] حافظ رسید چو صوت [illegible]

[illegible] کبھی ساتھ [illegible] عبدو [illegible] کا کمال [illegible]

[illegible] تمام [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] ہاتھ [illegible]

[illegible] قدرت [illegible]

[illegible] بالقوا [illegible]

[illegible] شغل کا [illegible]

[illegible] شغل کو [illegible] فنا [illegible]

[illegible]

[illegible] شغل [illegible] تعلیم [illegible] اور فنا [illegible]

[illegible] اور [illegible] کے

[illegible] نور کا [illegible]

[illegible] حضرت سید

[illegible] قلیل میں

[illegible] طریق شغل [illegible]

[illegible] سے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] حضرت غوث [illegible] حضرت [illegible] الاکمل
[illegible] حضرت [illegible] صاحب [illegible] مرزا [illegible]
[illegible] شغل [illegible] شغل
اسکا [illegible] سلطان الاذکار [illegible] صوت سرمدی اور صوت
مطلق اور آواز [illegible] آواز بسیط [illegible] آواز [illegible]
آواز انا اور آواز حق [illegible] آواز [illegible] اور آواز [illegible]
و [illegible] ہے اور آواز [illegible] قسم [illegible] اول
[illegible] ہوں [illegible]
[illegible] ہوتے ایک [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] کہتے ہیں [illegible] وہ [illegible]
[illegible] حالت [illegible] اور بے ترکیب لفظ [illegible] حق تعالی سے
ظاہر ہوتے اونکو آواز بسیط کہتے ہیں [illegible] وہ [illegible]
کم [illegible] ہوتے اور ہمیشہ ظاہر [illegible] یہہ آواز [illegible] ایک [illegible]
[illegible] اور تغیر اور تبدیل اوس میں [illegible] نہ ہو [illegible] اور بے جہت

اگرچہ تمام عالم اسی آواز سے بھرا ہوا ہے لیکن سواے اہل اللہ
کے کوئی دوسرا اطلاع نہیں رکھتا ہے اور یہہ آواز قدیم ہے
[illegible] آفرینش سے [illegible] اور [illegible] ہمیشہ رہے گی اور [illegible]
[illegible] شغل [illegible] سے بالاتر نہیں ہے اور ہر شغل اختیاری [illegible]
[illegible] شاغل سے [illegible] ہوتا ہے اور جب [illegible] ایک لحظہ
[illegible] سے باز رہے منقطع ہوتا ہے مگر یہہ شغل [illegible]
[illegible] ارادہ شاغل [illegible] دوام [illegible] انفصال اسمین نہیں ہوتا
[illegible] ہے۔ اے بھائی جب
[illegible] اس شغل [illegible] کو شروع کرے چاہئے کہ
[illegible] وقت جنگل میں جاکر اوس جا کہ کوئی نہووے
یا بڑی گنبد میں یا تہہ خانہ میں یا حجرہ تنگ [illegible] میں کہ وہان
آواز کسی کی نہ آوے دروازہ بند کرکے وہان بیٹھکر حواس
اپنے جمع کرکے متوجہ ساتھ امام الدماغ کے ہوکر دماغ میں آواز
کیا آتی ہے آواز لطیف مندیوست رفتہ رفتہ ایسی غالب
ہوکہ کسی وقت تجھہ سے جدا نہووے اور وہ آواز جو تجھہ سے

… تب یہ آواز مطلق ہے کہ جہان اس آواز سے بہری ہوئی ہی
… اسکو آواز مطلق کہتے ہین اور آواز انا سنتے ہین
… تو خود مین اوسکو آواز خدا اور … کار اور … ہستی
کہتے ہین۔ جان کہ طریق شغل … ہے
کہ وقت آدہی رات کے وضو کرے … ایک
مین چہار زانو بیٹہے اور بائین پاؤن کی پنڈلی بیٹہے اور داہنے
… لیتا ہے اور پاؤن سیدہا … طرف - اور
… چہوٹی انگلیان جنکو خنصر کہتے ہین … ہونٹ کو
سختی تمام سے لپیٹا ہوا … اسکے
… دم کرے اور دم کو ناف … ام الدماغ
لیے پہونچاوے اور حواس کو اپنے جمع کرکے متوجہ طرف ام الدماغ
کے کرے … منتظر آواز کا رہے کہ آواز کس چیز کی آتی ہے اور جسوقت
… تنگی کرے بائین سوراخ سے ناک کے ہوکر کے دم کو چہوڑے
لیکن آہستگی سے پہر از سر نو کرے اور جبس دم کرے اسی قسم سے تمام
صبح کے وقت تک اس شغل مین مشغول رہے آہستہ آہستہ زیادہ کرے

تمام دن اور رات اسی شغل میں مشغول رہے انشاء اللہ تعالیٰ چند روز میں
اثر حاصل ہوگا [illegible] بہت **دیگر طریق نہایت سہل الحصول**
[illegible] [illegible] کو [illegible] اور دو دانہ کالی
مرچ کے [illegible] خوب [illegible] کولی بنائے
اور [illegible] جو خوشبو [illegible] کان کے [illegible] سوراخ میں
[illegible] خوب [illegible] کان میں [illegible] اور بعد ایک
[illegible] کالی [illegible] ایک [illegible]
[illegible] تمام کو [illegible] اور اس
[illegible] آواز [illegible] نکلنے ایسی ہوگی

باب پنجم آیات قرآنی و مراقبہ بیرنگی بسیطہ

جان تو اے سالک کہ جو وقت مراقبہ آیات قرآنی کرے اول
قرآن میں سے توحید کی جو آیت چاہے لیلے پھر اس آیت کو
[illegible] صنوبری میں [illegible] کی طرف [illegible] کے [illegible] رکھکر
ایسا تصور کرے کہ وہ آیت شریف میرے سامنے [illegible] اوسکے

ساتھہ ہون تو بہت جلد سالک پر انکشاف ہوگا دیگر طریق سالک کو
ملاحظہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید شب مین روبقبلہ دو زانو
بیٹھ اور تصور اس آیت شریف کا دل مین ہی مین ایسا جمائے
کہ خود سالک اسمین مستغرق ہو اور ذوق و شوق حاصل ہو دیگر
طریق سالک وھو معکم اینما کنتم کو اسی طرح دل مین ہی کے
ملاحظہ ساتھہ معنی کے کرے دیگر طریق اللہ نور السموات والارض کو
ملاحظہ کرے فی انفسکم افلا تبصرون کو ملاحظہ کرے دیگر طریق
سالک ھوالظاھر ھوالباطن ھوالاول ھوالاخر کو ملاحظہ
کرتے ہوئے لفظ ھو پر نظر ڈالے اور معاینہ کرے کہ ھو مین دو لفظ
مین ایک ہ دوسرا و ہ کی صورت دایرہ کی سی اور و کے
عدد چھہ ہوتے ہین یعنے اس قبہ آسمان مین جو شش جہۃ سالک کے
گھیرے رہنے سے نظر آرہے ہین یعنے نیچے اوپر داہنے بائین سامنے
پیچھے سب میرے ہی ذات کے اطوار ہین سوائے میرے دوسرا
نہین ہے جو ظاہر وجود میرا ہے وہ ممکن ہے اور جو باطن وجود میرا ہے
جسکو روح و خلیفہ حق کہتے ہین وہ واجب الوجود میرا ہے پس جو

اسماے حسنیٰ ہین وہ سب میرے ہی اوصاف ہین تب سالک کو
وہ ذوق وشوق ہاتھہ دیتا ہے کہ اوس ذوق مین انا اللہ وانا الحق
کہہ اوٹھتا ہے یہی بیرنگی ومشاہدہ ہے واللہ اعلم بحقایق الامور
کلھا دیگر طریق سالک کہے کل من علیھا فان ویبقی وجہ
ربک ذو الجلال والاکرام اور سالک اپنے کو آپ تصور کرے
کہ مر گیا اور ایسی راکہہ ہو گیا جیسے ہوا مین اوڑا دی زمین اور آسمان ٹکڑے
ٹکڑے ہو گیا اور بدن کی ترکیب اور بنیاد اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو
باقی اور موجود خیال کرے اور اس تصور مین دیر تک قایم رہے
تو یہ حضرت اور سالک اور فنا کو بہت مفید ہے و دیگر واضح ہو کہ کلمۂ طیبہ
مین تین مقام تنزیہہ کے یعنے احدیت و وحدت واحدیت اور تین
مقام تشبیہہ کے یعنے ارواح مثال اجسام پس یہ مقامات جو
بیان کیے گئے پیغمبران الوالعزم یعنے چھہ پیغمبرون کے زیر قدم ہے
چنانچہ لطایف ستہ مین جو لطیفے بیان ہوے جیسا کہ نفس روح
سر قلب خفی اخفی پس نفس زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام
کے اور روح زیر قدم ہے حضرت نوح نبی علیہ السلام کے اور سر

زیر قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اور قلب زیر قدم ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور خفی زیر قدم ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور اخفیٰ زیر قدم ہے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

باب شسشم بیان میں طریق شغل سایہ سول کہ اوسکو سایہ لطیف و ہمزاد و ہمتا بھی کہتے ہیں اور شغل آفتاب و ماہتاب و شغل سلطان محمود اور نصیرا اور قاب قوسین وغیرہ

جان کہ شہرستان وجود انسانی دس باب رکھتا ہے دونو کان دونو آنکھین دونو سوراخ ناک کے اور منہ اور مقعد اور عضو تناسل اور باب دہم شغل حلق ہر باب کو دہوتے ہین چاہئے کہ باب دہم کو اس طور سے دہووین کالی مرچ ایکدام نمک لاہوری دودام دونکو پیسکر حلق مین لپٹانا اور دیر تک سرنگون رہے تاکہ آلائش دماغ سے نکلے واسطے ظہور تجلیات اور انوار کے نہایت مفید ہے اور

دوسرے امور کشف مغنیات سے میسر ہو بعد اوس کے ناک کی نوک کو اصطلاح فقرا مین نصیرا کہتے مین مشاہدہ کرے اور تیز نگاہ سے دیکہے اور پلک نہ مارے ہر چند کہ پانی آنکہہ سے نکلے مشغول رہے جسوقت کہ نظر سالک قرار پکڑے انوار عجایب مشاہدہ کرے اور بعد ایک دو برس کے سلطان محمود اکہ درمیان دونو بہوون اور ناک کے جڑ کے ہے ملاحظہ کرے کہ واسطے کشف اور فراغت معاش اور ظہور انوار کے بہت مفید ہے بعد گذرنے ایک دو برس کے قوسین کہ درمیان حاجبین ہے تصور رکہے اور دو تین پہر اس شغل مین صرف کرے اس مقام والے کو کشف قلوب اور کشف قبور حاصل ہوا اور انوار طرح طرح کے پیدا ہوتے ہین اور قوت باطن حاصل ہوتی ہے اور اگر ضعف بصارت رکہتا ہووے آنکہہ بند کر کے ملاحظات مقامات مذکور کرے لیکن نشست سلطان محمود اور سلطان نصیرا کی نشست تشہد ہے اور نشست قاب قوسین کی چارزانو ہے دونو ہاتہہ اوپر سر کے رکہے۔ اور اگر ماندہ ہوسید ہا سوکر دونو ہاتہہ سرپر رکہے جو کچھہ کہ مرشد نے فرمایا عمل مین لاوے اور کوشش لازم

کرے دیگر طریق سلطان نصیرا جان کہ سالک کو چاہئے
خلوت مین سب حواس اپنے جمع کرکے مقام قاب قوسین مین کہ
درمیان حاجبین کے واقع ہے قرص آفتاب کو تصور کرے اور
اوسپر اسم اللہ قلم طلا سے لکہا ہوا ور دہنے طرف اسم یاحی اور
بائین طرف اسم یاقیوم تصور کرے فایدہ عظیم بخشے چارزانو بیٹھے
خواہ سید ہا سوے دونو ہاتہہ سرپر رکہہ کے نگہہ اپنی اوپر اوس
جرم کے سیئی دیوے چند روز کے عرصہ مین انوا ربے شمار مشاہدہ
ہوتے ہین اور کشف قبور حاصل مواظبت شرط ہے دیگر طریق
شغل مدور سالک کو چاہئے کہ آدہی رات کو بعد نماز تہجد حواس
خمسہ اپنے جمع کرکے متوجہ طرف ام الدماغ کے کرے اور وہان
ایسا تصور کرے کہ ایک تخت زمرد کا ہے اور اوس تخت پر شکل اپنے
مرشد کی اونکو بیٹھے ہوسے تصور کرے کبہی اوس صورت کو رسول
قراردے بعدہ ترقی کرے اوس صورت کو حق تصور کرے اور صورت
روح قراردے کہ قیام تیرے وجود کا اسی صورت سے ہے اور
قیام تمام عالم کا اسی سے ہے۔ قول من عرف نفسہ مشاہدہ کری

اور حق الیقین حاصل ہو **دیگر طریق شغل مدور** سالک کو چاہیے
کہ چار زانو بیٹھے اور حواس خمسہ کو جمع کرکے طرف ام الدماغ کے
لیجاوے اور دونو سوراخ ناک اور کان اور آنکہہ اور منہ کو اونگلیون
سے دونو ہاتہہ کے بند کرے ایسا کہ دم کو جاے نکلنے کی نہ دیوے
اور فکر کو اپنے ام الدماغ کو پہونچانے اور اوس وقت تصور مین دل مدور
رکہے آنکہہ بند کرکے وہان متفکر رہے تا آنکہ نقطہ درخشندہ متصور
ہو جاے لازم ہے کہ اس فکر مین شب و روز مواظبت کرے تا آنکہ نقطہ دراز
ہو اور دل مدور سے ساتہہ دل عبہری کے پہونچاوے اور وہان سے
ساتہہ دل صنوبری کے اور وہان سے ساتہہ دل نیلوفری کے چارون
دل مذکور اوس نور سے منور ہو بعد اوس کے پہلے تمام جسد سالک کا
نور ہووے بعد اوس کے ایسا پہیلے کہ عرش سے فرش تک سب نور
ہووے پس اوس نور مین ایک صورت ظاہر ہو اور اسجاے راز
نحن اقرب الیہ من حبل الورید کا منکشف ہو جان کہ متصرف
جہان مین وہی شکل ہے اور متصف تمام صفات سے وہی ہے اور
وہ شکل حقیقت سالک ہووے سالک کو چاہیے کہ اوس شکل کو

متصف ساتهہ آتهہ صفتون سے کرے یعنے بصیر ہے ساتهہ بصر اپنے اور سمیع ہے ساتهہ سمع اپنے اور علیم ہے ساتهہ علم اپنے اور کلیم ہے ساتهہ کلام اپنے اور حی ہے ساتهہ حیات اپنے اور قادر ہے ساتهہ قدرت اپنے اور مرید ہے ساتهہ ارادت اپنے اور شاهد ہے ساتهہ شہود اپنے بعد اوس کے اوس شکل کو متصف ساتهہ نود و نہہ صفت کے کرے اوسوقت عارف ہو اور برکت سے اس شغل کے بقا بعد فنا حاصل ہو کل شی هالک الا وجهہ مشاهده کرے سه هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق ✣ ثبت است بر جریدهٔ عالم دوام ما ✣

باب ہفتم بیان مین طریق شغل غوثیہ قادریہ کے اور تصور مرشد کا اور دوسرے تصورات واسطے تسخیر و دفع بیماری صعب کے اور طریق سلب بیماریون اور سلب احوال کے

اجان کہ علم اور وہم عبارت ہے ملانے سے قوت فاعلی اور منفعلی کے واسطے ظاہر کرنے امر نمارق کے پس علم و وہم تین چیز پر موقوف ہے جو معرفت ممتزج اور قوت فاعلیہ اور قوت منفعلیہ ہے لیکن ممتزج عامل ہو کہ واسطہ تفکر سے اوس کے امتزاج حاصل ہوا اور ظاہر ہوتا تاثیر کا قوائے فاعلیہ سے ساتھہ قوای منفعلیہ کے بقدر تصرف عاملیت کے ظہور مین آوے اور اوسکو سات درجون مین بیان کیا ہے اول رتبت خیال ہے اور وہ تصور طریق تخیل پر ہوا اور حقیقت اور نسبت ظہور تاثیر کے اوسمین نہایت دور ہووے اور نیز یہین اثر ظاہر ہوا اور وہ علم عوام الناس کا ہے دوم رتبت ظن ہووے اور وہ تصور قلوب بر سبیل مظنون ہو اس تصور مین اثر اوس سے جلدتر ہو سوم رتبت وہم اور اس تصور مین اثر اوس سے جلدتر ہو چہارم رتبت فکر ہے اور اس وہم مین اثر سریع ہے اوس سے پنجم رتبت اعتقادی اور ظہور اثر اسمین اوس سے بہی جلدتر ہے ششم رتبت یقین ہے اور اس وہم مین اثر نہایت جلدی سے ظہور کرے ہفتم رتبت عیان ہے

بعد ... کو بچشم باطن ایسا مشتغل ہووے کہ تمام اشیا متصور
حالت ... مین کہ وہم رکہے اوسی حال اور ساعت مین اوس سے
... دم اوسکا روان رہے اور اس حالت مین جو کہے نفس اوسکو
قبول کرے اور تصرف اوسکا عالم مین نافذ ہو پس چاہئے کہ اول
قوت غضبی کو واسطے دفع ضرر کے اور شہواتی کو واسطے طلب
نفع کے اپنے مین راسخ کرے اس طور پر کہ ملکہ ذاتیہ اوس مین ظاہر
ہووے اوسکے طرح سے تردد اور وہم اور ظن اور ضعف اور شک
اوسکے باطن مین اثر نکرے اور سب مرادات بر آوے اب جان کہ
قوت فاعلیہ وہ قوت ہے کہ تصرف ممکنات مین اوس سے ہووے
اور قوت سے فعل اوسکے واسطے سے حاصل ہوا اور قوت منفعلی
قبول محل ظہور ہے پس قوت عالی الحقیقت حضرت اسما الٰہی سے ہے
حقیقت فعل حق جل علی ہے اور مظاہر مین اوسکے نیابت حکما عقول
اور نفوس اور افلاک اور انجم کہتے ہین علما ملایک مدبرہ کہتے ہین
اور وہ انسان مین تین قوت ہین ایک مکمل ہے اور وہ تصرف اکمل
اور اتم ہے اسواسطے کہ بواسطہ خفی اور تخلق باخلاق اللہ ہے کہ وہ

بعد فنار صفات بشری اور اخلاق ملکی کے اور بقا بصفات حقانی اوپر
اوس کے ظاہر ہو کر یا نند صفات کے مضمحل ہو اوس لمحہ تصرف اپنے
مین حق تعالی ہو وے اور یہ تصرف کر اوس لمحہ مین کرے تصرف
تمام ہو وے کہ شمہ اوس تصرف سے عبارت مین لانا اور اشارت
تصریح اور کنایت مخص نہین ہے فہم من فہم **دوم** تصور روح
ست اور وہ بعد خروج اوصاف نفسانی سے ہو وے اور بعد مکاشفہ
عالم روحانی کے اور وہ دو طریق سے ہے **ایک** وہ کہ مختلط ہو ساتھہ
صفات بد کے اور ممزوج ہو وے ساتھہ اخلاق نفس کے اور تصرف
اوسمین بقدر صفا ہو **دوم** وہ کہ مجرد ہو اوصاف ردیہ سے اور متصف
صفات ذمیمہ سے وہ بہی دو طرح پر ہے **اول** وہ کہ متخلق ہو اخلاق
ملکی سے اور اوس کے تیرا مرتبہ مین جسقدر مراتب صفات مناسب
ولی کے ساتہہ اخلاق پر ملک کے جو حاصل ہوے ہون ظہور اثر
اوسیقدر تصرف اوس ملک کا ہو **دوم** وہ کہ متصف ہووے ساتہہ
وجہ جبروتی کے اور یہہ نوع اتم واکمل ہے اول سے تصرف اسمین
مانند تصرف ملایک ملا اعلی کے ہے **سوم** وہ کہ مجرد نفس سے ہو

اور یہ تصرف عوام کیواسطے ہو اون لوگون سے جنہون نے ہوا نفسانی
اور ہوا ستِ من اور وسواس شیطانی اور خطرات ست اوس کے پرہیز
کیا ہو اور تلذذات فانیہ کو مقاصد سمجہا اوس نوع کا تصرف اوسے
چندان کمالیت نہین رکہتا ہے اور خبر عالم طبیعت سے آگے نہ جاوے
اب جان کہ کیفیت فہم وہ ہے کہ اول اوس کے دو قوت مین ایک
جلالی اور دوم جمالی اپنے مین قوی کرے اوسوقت ملایکہ مدبرہ
ساتہہ افعال مخصوصہ کے ہو کہ مین مظاہر مین اوس کے عالم مین
ما انسان مین اعضا مخصوصہ حسب مطلوب لاتے ہین اور ظہور رکہتا ہی
بیچ اوس کے ساتہہ عین جمعیت کے معاینہ کرے اور اس فکر مین ڈوبنے
اور اس طرح پہ ہو کہ جیسا تصرف اوسکا ملایک سے حاصل ہو عالم مین
اوس ست ہووے اور واسطہ سے تسمیہ کے محل فیض پہنچنے مین اوس
محل مین جو مطلوب رکہتا ہے ملکہ ذاتی ظاہر ہووے اوسوقت وہ تصور
مسخر ہووے اور جب فکر مسخر ہوی کام ساتہہ اتمام کے پہونچے اور تصرف
کامل ہو - اب جان کہ کیفیت گرفت وہم اور تصور کرنیکی ابتداے امر
مین مبتدی کو وہ ہے چاہئے کہ محل قواے فاعلیہ اور منفعلیہ تمیز کرے

اور وہ قوت فاعلیہ کہ مقدم اوسکا تالو ہے اور وہ سوراخ سب ادراکات ع
متصل ہے اور رنگ اوسکا مانند چاندی کے ہے اور مدور راہ ملی عقل
فعال سے کہ اوسکو شریعت مین اسماعیل کہتے ہین **دوم** قوت منفعلہ
مکان اصلی اوسکا ناف ہے اور یہی مکان نفس [illegible]
تابعین ناف کو شمال تعالی آفتاب تصور ہے کہ [illegible] تمام
مین اور حفظ الکل فروع اوس کے کہ جنین دونو ہے **ایک**
برمایہ کہتے ہین اور دوسرا نون [illegible] **دوم** کہ نافلہ ہین
اور وہ تحت سرہ سے لیس مایہ **اول** [illegible]
اور مکان قوت [illegible] اور رنگ اوسکا مثل [illegible] **دوم**
اور وہ محل [illegible] انجماد اور خشکی کا ہے اور رنگ اصلی اوسکا مثال
برف کے ہے **سوم** حافظہ محل اجتماع بلغم کا ہے اور [illegible] اجتماع
ہوا کا ہے اور رنگ اصلی اوسکا مانند بلور سفید کے ہے **چہارم**
سوراخ کہ معدہ اجرمین ہے اور رنگ اوسکا مانند چاند کے ہے **پنجم**
پیشانی درمیان دونو ابرون کے اور رنگ اوسکا مانند آفتاب کے ہے
اور قوای سافلہ جو ہین **ایک** مقعد رنگ اصلی اوسکا مانند سرخ

ہے سے **دوم** یہ اور رنگ عملیات کا متعلق تشابہ ختم کے
ہے ۔ تمام وہم قوت فاعلیہ و منفعلیہ کا تین نہ ہے یک
یہ کہ قوت فاعلیہ کو سب سے پہلے تین ساتھ رنگ اوس سے اور قوت
منفعلیہ کو طرف مین تصور کرے اور وہان سے طرف فرق کے نزدیک
اوس نقطہ سے کہ قوای فرقی اوس سے بلند ہوتے یعنی ناف کے
طرف پیٹھ سے نیچا وے اور وہان سے اول صنوبری مین دیکھے پہنچاوے
وہان سے حلق مین لیجاوے اور وہان سے دماغ کی طرف
کرے اور وہان سے دل کی کوٹھری مین لیجاوے کہ مکان فاعلیہ ہے
پہونچاوے اور دونون کو ساتھ قوت یا ہمت کے یکدیگر منطبق بدانے
دوم وہ ہے کہ قوت فاعلیہ کو اوس کے محل مین اور قوت منفعلیہ کو
اوس کے موضع مین تصور کرے علیحدہ اور قوت فاعلیہ واسطے حفاظت
اشیا کے ہے اور قوت منفعلیہ واسطے تسخیر اشیا کے ہے پس جب
یہہ وہم بصیرت مین اوس کے قرار لیوے پس جسکو چاہے کہ مسخر
کرے کہ قوت منفعلیہ مین کہ اصلی ہے ساتھ فکر کے سرخ تصور کرے
اور ساتھ وہم کے اوسکو اجابت کرے **سوم** وہ کہ اسی قوت فاعلیہ کو

تحفہ شریف مرکی کہوپری مین ظہور کرے ساتھہ رنگ سفید کے
اور روشن اور وہان سے سفیدی اور روشنائی اوسکی تمام بدن
مین وہم سے پہونچاوے اور اسطرح سے کہ تمام بدن ساتھہ بصیرت
باطن کے سفید دیکہے بلا شک و لاریب وسی مدت تک کہ ہاتھہ
دہووے ہر روز کام اوسکا عالی ہوکہ دورت دیکہے اور شرف اوسکو
ملکہ یہ وظیفہ کا ہاتھہ دیوے ساتھہ اس کے قوت منفعلہ کو مجرد اوسکے
موضع مین ساتھہ رنگ سفید کے مشاہدہ کرے جو کہ یہ عالم مین ہے
اوس سے دور اوسکو نہ ہووے یعنی وجود مرکہ ہووے اور کیا دیکہے
نکل جاوے اور بیمار اچہا ہووے اور اگر قوت منفعلہ کو اوپر لیجاوے
اور ساتھہ قوت فاعلیہ کے پہونچاوے اور ایسا سمجہے کہ گویا آب حیات
قوت فاعلیہ سے ٹپکتا ہے اور قوت منفعلہ کو اس جا سے
وجود اوسکا تمام سفید ہوا اور تمام بدن اوسکا آب حیات سے تر ہوا
جب یہہ فکرت ساتھہ بصیرت باطن کے بعینہ مشاہدہ کرے اوسوقت
جو علت کہ رکہتا ہے وہ اور جو جمعیت کہ جاتی رہے ادہر لوٹی کہ
بدن مین اوس نے کوشش کرے آوارہ اور سرگردان ہو جاوے

اور کوئی شخص اس نسبت تک نہیں پہونچا سکتا اور دوسرا واسطے
حصول اس نسبت کا یہ ہے کہ قوت فاعلیہ کو برنگ سفید اور قوت
منفعلیہ کو بھی ساتھہ رنگ سفید کے تصور کرے مانند چاند کے کہ
مشتمل تمام عالم کے ہے اور سر کی کھوپری میں بھی تصور کرے
اور قوت منفعلیہ کو بھی برنگ سفید اور روشن تصور کرے اور فاعلیہ اور
منفعلیہ دونوں کو باہم ملاوے اور ایسا تصور کرے کہ گویا آب حیات قوت
فاعلیہ سے طرف قوت منفعلیہ کے کھوپری سے اوس کے برستا ہے
مانند کوہ کے نفحۂ منفعلیہ تمام بدن میں پہونچتا ہے جسطرح کا
کہ زمین پر [illegible] ہوتا ہے کیا اوس سے اور یا دوسروں سے جس جاے
کہ یہہ تصور کرے حالت سے اللہ تعالی کے کوئی خوف اور ضرر اوس سے
لاحق نہو - جان کہ اگر کوئی قوت فاعلیہ کو اوسکی جاے میں اور
قوت منفعلیہ کو اصل اور فرع سے اوس کے مکان میں علیحدہ ساتھہ
رنگوں کے کہ ہر ایک مخصوص میں تصور کرے اور بصیرت باطن سے
ساتھہ رنگوں کے جو ہر ایک مختص میں دیکھے تا آنکہ اوسکو ملکہ ہووے
اور عادت اختیار کرے اوسوقت جو تصرف کہ عالم میں چاہے نظر آوے

جان کہ طریق دفع امراض کا یہی ہے کہ مریض کو جو کچھہ مرض ہو
خواہ سانپ کا زہر یا بچھو کا زہر یا نباتات کا زہر یا درد یا جو کچھہ جس
امراض سے چاہئے کہ اول قوت فاعلیہ کو اوس کی جاے مین ساتھہ
رنگ سفید کے تصور کرے اور نوعیہ جگا و نعین اوس کے کہ فوقانی مین
گذرانے ساتھہ قوت فاعلیہ کے باہم کرے اور وہان سے ابن ملانے
کے اوس سے آب حیات مثال کو دے نطفہ کے نسبت ساتھہ تمام
اعضا اوس کے بدن سے تمام بدن اوسکا سفید اور روشن ہووے
اور اوس مرض کو رنگ سیاہ تصور کرے اور اوس جا سے جو مرض
ہے تازے درخت مین منتقل کرے مریض فوراً اچھا ہوا اور مرض
اوس سے دور ہووے **دوسرا طریق** واسطے مسخر کرنے
کسی کے چاہئے کہ قوت منفعلیہ مطلوب کو ساتھہ تمام اعضا اوس کے
برنگ سرخ تصور کرے اور ساتھہ نفس کے اوسکو طرف اپنے
جذب کرے اور اسم اعظم کو برق تصور کرے اور تازیانہ کرے اور
اوسکو جس بار کہ چاہے اوس کے بدن کو تازیانۂ آتش برق سے
مارے اوسی حال اور ساعت مین وہ شخص قبول کرے اور آکے اوسکے

مانند ہوا گرچہ بادشاہ ہووے اور وہ قہار ہووے اور اس تصویر جسکو
دیکھے انسان اور جن اور شیاطین اور ارذل اور اشراف اور اکابر
اور امرا اور ملوک و سلاطین اور خلفا اور چرند اور پرند اور حشرات الارض
سے فرمان قبول کرے اور بعد اوس کے تصور بصیرت مین وس کے
مانند ہووے اور مرتبہ حیوان کہ شایان مراتب نہووے اثر اوسکا
مجنون زمانے مین ہووے بس ظہور اثر اوسکا بقدر تصور کے ہے
واسطے تمریض کے چاہئے کہ قوت منفعلہ اپنا اور قوت فاعلیہ مطلوب
کا رنگ زرد یا سیاہ تصور کرے جسطرح سے کہ کیا گیا بعد باندہنے
دونو قوت کے اوس سے امراض اعضا مخصوصہ پر ابطال زفاف
شہوت کے برہانے غرض ساتہہ حاصل کے لئے **دوسرا طریق**
واسطے تسخیر خلایق کے عالم علوی اور سفلی کی پیشانی مین اپنے
بیچ دونو بہون کے برنگ سرخ تصور کرے چنانچہ اسم اعظم کو قرص
شمس مین گویا مکتوب ہے اور وہ شمس ورطہ پیشانی مین اوس سے
منور زیادہ شمس ظاہر سے جسقدر کہ ہووے اسم اعظم کہ مناسب اوسکا
کام مین رکہے اور یہہ تصور اکثر اوقات کرے تاکہ ملاقیت اوسکا ہو

اعتقاد اوسکا ہو اور نظر جسکے اوپر پڑے مسخر ہو اور فرمان بردار اوسکا ہووے

جان کہ اگر اسم اعظم حسب مناسب لین برنگ سُرخ تصور کرے اور تمام

عالم علوی اور سفلی مع تمام اشیا کے جو اوسمین سب تمام موجودات سے

برنگ سُرخ تصور کرے اور اس تصور پر مدت دراز ریاضت کرے تا

عادت ہووے اور ملکہ راسخ اوس مین ظاہر ہو مخلوقات عالم مسخر اور

مطیع اور فرمان بردار اوسکے ہووے - جان کہ اسم اعظم کو اس دعا

مین ایک ذکر مین اور دوسرے ناف مین تیسرے سینے مین

اور چوتھے پیشانی مین پانچوین سر مین برنگ سُرخ اپنے بیچ

اور مطلوب مین تصور کرے فوراً جسکو تصور کیا ہے سامنے اوس کے

حاضر ہو اور اجابت کرے انس و جن سے جسمین کہ روح کو اپنے محل قوت

فاعلیہ مین تصور کرے دل اور عقل کو اوپر پہونچاوے بوڑہاپے اور

ضعف اور سستی سے خلاص پاوے اور کشف نفس و روح اور مقام

دل اور سیر اوسکو حاصل ہووے اور روحانی ہو اور ارواح موتے معاینہ

کرے اور واسطے رفع غم و ہم اور جنگ و ضرب و شدید اور مکاید کے

اسم اعظم کو وسط کلی مین کہ تارخ ہے اوسکو قوت فعلیہ مین تصور

تصور کرے ساتھ رنگ سفید کے دیکھے تا ملکہ اوسمین پیدا ہووے
تمام غم و اندوہ اوسکا دور ہووے اور فرحت و محبت کونین باطن
مین اوس کے ظاہر ہو اور اگر اپنے کو وسط شمس و قمر مین تصور کرے
اور دونون کے درمیان ہوون سے لکھے نہایت درخشان آفتاب کو
جانب راست اوس کے برنگ سرخ اور چاند کو برنگ سفید نہایت نور
طرف چپ اور اسم اعظم کو جو عدت کرتا ہے دونون بیچ مین منور
او اوپر اس مدت کے اپنے کو تمام کرے تا کر ملکہ راسخ ہو اور تصرف
ہائے عجیب اوسکو نظر آئین اور روحانی ہووے جیسا کہ چاہئے
کر اپنے کو مثال ذرہ آفتاب کرے ہوسکے و یا مانند ہوا کرے یا انتقال
صورت اپنی کرے و یا کسی شخص کے بدن مین آئے یا عظیم الجثہ ہووے
و یا قصیر القدر کرے جو چیز کہ امثال سے اوسکے چاہے میسر ہووے
اور آنکھون سے لوگون کے پوشیدگی حاصل ہووے اور طرح طرح کے
تصرفات روحانیات اوسمین پیدا ہو اور جو کوئی چاہے اپنے کو تمام
موضع قوت فاعلیہ مین برنگ سفید صاف اور روشن تصور کرے کہ
ملکہ راسخ ظاہر ہووین جان کہ واسطے جس کے یکجا چاہیے کیا نچ جاہے

ذکر اور ناف اور سینہ اور بیچ مین دونون ان کے اور کھوپری برنگ زرد تب ذکر سے یہہ پانچ موضع مخصوص واسطے ہر غرض اور کام علت کے کہ چاہے تصور کرے ساتھہ رنگون مختلف کے ساتھہ ۶ صفون کے مخصوص ہے جو کچھہ کہ کرنے مین آتا ہے ان شاء اللہ تعالی کامیاب ہوگا

دوسرا طریق تصور دل صنوبری مین محال دوم مین جان کہ قلب صنوبری نیچے پستان چپ کے مقابل روح کے ہے سالک کو چاہئے کہ اوس قلب مین ایک تخت نورانی تصور کرے اور اوپر اوس تخت کے صورت اپنی دیکھا کرے جب تک کہ ملک ظاہر دیکھا کرے اور حقیقت اصلی کو اپنے معلوم کرے بعد اوس کے ترقی کرے اسی صورت کہ صورت شیخ ساتھہ صورت روح کے کہ حلیہ حق ہے ساتھہ صورت حق جل شانہ کے قرار دیوے جو وقت یہہ صورت خوب مشاہدہ کرے۔ واسطے تسخیر کسی کے چاہئے کہ وہ شخص مسخر ہوے اوس مقام مین صورت اوس شخص کی تصور کرے اور حبس کرے چند روز مین مسخر ہوئے

فایدہ جو وقت یہہ تصور کمال کو اپنے پہونچے قلب مین مطلوب کی صورت کو اپنے تصور کرے اور اپنے کو اوس کے قلب مین پہیلاے

وہ شخص سب نیند ہو کر لوٹے اور بیہوش ہووے طریق توجہ کا یہی شبہین
ہو ثابت شد بات دوسرا طریق تصور روح کا جان کہ مذہب
اہل التصوف کا یہہ سب ارواح ہر ایک سے مجرد قایم ساتہہ ذات
اپنے نہ عرض اور انفس ست اور نہ جسم سے اجسام سے نہ متمکن سب
مکان مین اور نہ فیہ ست لیکہ حدبت اور زمان مین متصل ساتہہ بدن
کے اور عالم سے اور نہ منفصل اوس ست اور نہ داخل ست بدن مین
اور نہ خارج اوس سے بلکہ ذات ست ہہ موصوف ساتہہ اوصاف
الوہیت کے اور واسطے اوس کے قرب اشیا مقام الوہیت
مین اسمین لطیفہ روحانی موصوف ساتہہ اوصاف مختلفہ کے اور
موصوف ہوا رض متعددہ ہوتی ہست ساتہہ ہر وصف کے نام دوسرا
اوپر اوس کے اطلاق پاتا ہے لیکن جسم انسان مین دو جائے مین
کہ گذرگاہ روح ہے اول عل دماغ کہ روح اوس جلسے ساتہہ
نام انسانی کے نامزد ہوتی ہے اور شکل روح انسانی کی اور رنگ
اور قامت اوسکا مشابہ جسم سے ہے اسطرح سے کہ اگر مکان مین جسم
زید سے روح نکلے اور بیٹھے اور جسم معدوم ہووے دیکھنے والے کو

معلوم نہووے کہ جسم زید معدوم ہے روح انسانی اوسکی جاسے پر
بیٹھی ہے اور محل دوسرا روح حیوانی اور محل اوسکا قلب صنوبری ہے
کہ پہلوی چپ مین ہے اور شعاع روح حیوانی کی تمام اجزاے بدن
مین ساری ہے اور حس وحرکت ہر جزو بدن کی شعاع سے اوس کے
ہے جیسا کہ آفتاب چوتھے آسمان پر روشن ہے اور شعاع اوس کی
روے زمین پر محیط ہے ایسا ہی روح انسانی کو ارتباط جسم سے ہے
لیکن جب تک حال اعتدال اور صحت مزاج باقی ہے اور بعد فساد
مزاج اور رفع کمال اعتدال کے روح انسانی بہاگتی ہے اور جسم
صورت جمادی پیدا کرتا ہے اور موت اسی حالت کو کہتے مین - اب
طریق تصور محال روح انسانی کا یہہ ہے کہ آنکہہ بند کرکے دل وجان
اور دل وجان سے متغفل ہو کہ اوس کے جوف مین ایک نقطہ چلتا ہوا ہے
مثل آفتاب کے مایل بہ سفیدی وزردی اور اوپر اوس کے صورت
اپنی ہیئت مجموعی تصور کرتا رہے ارشاد تمام ہوا **طریق تصور**
محل دوم قلب صنوبری ہے رنگ اوسکا سرخ مایل بہ زردی
وسفیدی اور اندر اوس کے جاے ہے کہ تخت نور ہے اور اوسکو قلب

ہے اور بعض مشائخ کہتے ہیں کہ اس شغل سے قلب مدور آئینہ صورت اپنی معاینہ کرتے تاکہ ملا پیدا ہوا اور روح کی شکل صورت ظاہری سے معاینہ کریگا لیکن اول چند روز تک اس سے مواظبت شغل آئینہ کی کرے لازم ہے اسے تجربہ بہت میں حاصل ہووے ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۔

باب بستم بیان میں طریق شغل سیر الی اللہ ومع اللہ وفی اللہ اور سیر وجود وکشف وجود اور کشف الروح اور تلاوت وجود اور لطایف ستہ وغیرہ

جان کہ ذکر اربعہ ہو الاول ۔ ہو الآخر ۔ ہو الظاہر ۔ ہو الباطن ہے سالک کو چاہئے کہ نشست چار زانو کرکے ہو الاول کہے اور زانوئے چپ پر ضرب کرے ہو الآخر کہے اور زانوئے راست پر ضرب کرے ہو الظاہر کہے اور دوش راست پر ضرب کرے ہو الباطن کہے اور دل صنوبری پر ضرب کرے اور پھر اسی طریق سے کیا کرے

صنوبری ہے تب میں انجمن سے اس ذکر کے غیب اور شہادت ازل سے
اور ابد تک ایک جست میں نہ دکھلائی دیں اور یہ ذکر عارفان اور موحدان الٰہی
کا ہے جب ہر سبب ہمیشہ آوے تو جانتا ہے کہ سب وہاں سے جیب پر وہ
تمارت اور پرانی شدہ شیطانی سے ہے تو سب بے نمازی شیطان
اور ضرب ہو دل انور سے لاست پر جب وہ اشارت اور بیانی خطرہ نفسانی
سے ہے اور ضرب ہو بائیں اور پردہ شانہ راست سے جب اشارت اور نفی خطرہ
ملکی سے جو مقام کاتب شرف ہے اور ضرب ہو پیچھے اور پر فوق اسے قلب
صنوبری سے ہے وہ اشارت اور اثبات خطرہ ربانی سے ہے اور
ضرب پیچھے زیر پشت حق ہے تب وہ اشارت اور سیر سب کو سوائے حق
ال نے کا کر کے پشت ڈالے السالک کو لازم ہے کہ اس شغل میں بہت
مشغول رہے تا کہ مارب مشاہدہ روح کا حاصل ہو السعی منی
والاتمام من اللہ تعالیٰ دوسرا طریق **کشف الروح** اول ایک سو بار
یا رب کہے یا روح الروح اور ضرب دل صنوبری پر لگاوے پھر
اوپر کرے تو کہے یا روح ماشاء اللہ جب ذکر سے فراغت ہو توجہ
طرف مطلوب کے ایسے رہے کہ وہ روح حاضر ہووے خواب میں یا

بیٹھے بیٹھے دو ہزار بار یہہ ذکر کرے نہایت نتیجہ تک پہونچے
اس ذکر مین فائدہ عظیم ہے حضرت بندہ نواز سید محمد گیسو دراز کرین
ہمیشہ مشغول رہتے تھے • اس ذکر کو حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی
قدس اللہ سرہ وسے تلقین فرمایا تھا مواظبت شرط ہے • دوسرا طریق
شغل سیر الی اللہ و سیر مع اللہ و سیر فی اللہ ہے جان کہ سیر الی اللہ
و مع اللہ و فی اللہ یعنے ہر شے مین نظر کرے سنریہم
آیاتنا فی الآفاق وفی انفسکم افلا تبصرون کو اور مضمون وھو معکم
کو تصور مین لاے اور معیت اوسکی اپنے ساتھہ و یا اپنے غیر کے ساتھہ
تصور کرے اور سیر فی اللہ و فنا فی اللہ یعنے ذات و صفات کو اپنے
بحکم ان تودوا الامانات الی اھلہا ساتھہ ذات حق کے سپرد کرے
اور آپ ساتھہ اصل اپنے کہ عدم محض ہے توجہ کرے اور سیر ساتھہ ذات
وصفات حق کے کرے کہ تمام سمع سے سمیع اور تمام بصر سے بصیر وہ ہے
علی ہذا القیاس باقی صفات کو اسیطرح تصور کرے ہمیشہ اسی خیال
مین مشغول رہے اور سعی بلیغ کرے تا آنکہ مشاہدہ حاصل ہو دوسرا
طریق سیر وجود کا ہے سالک کو چاہیے کہ خلوت مین بیٹھکر البتہ

خیال کرے اللہ حی دماغ مین اور اللہ سمیع کان پر اور اللہ بصیر آنکھ
پر اور اللہ علیم دل پر اور اللہ مرید پاؤن پر نزول تمام ہوا پھر عروج کرے
پاؤن سے اور اللہ دماغ مین پہونچاے اور دماغ سے پاؤن پر لاے
عروج ونزول تمام ہوا اور طریقہ مین حضرت شاہ قمیص قادری کے آنکھ
بند کرے اور طریق مین حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا محبوب
الہی کے جدا جدا ہے جیسا دونو قسم کرتے ہین اور شدت اشتغال
کرتے ہین بلکہ بامقید ... ... کے اور ... شغل کو ... ... خواہ
... ... جس ... ... طریق مذکور کرتے ہین ... ... ت
سے اس شغل سے سیر آفاقی اور سیر نفسی اور تجلی تنزیہہ اور تشبیہ سب
حاصل ... ... کہ ... وقت اس شغل کو عمل مین
لاے اور سعی کرے اور ... ... اپنے مرشد ... ... اس
معاملہ مین مغالطہ بہت ... ایسا نہو کہ مغالطہ مین پڑے اور امیدوار
فضل حق تعالی کا رہے۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم دوسرا طریق ورزش
کشف الوجود کا کہ اوسکو زبان ہندی مین سروده

کہتے ہیں جان کہ سالک کو چاہئے کہ آشنا دم کا رہے کہ دم مہتاب
ہو جاوے وہ نہ ... تعلق ساتھہ آفتاب اور مہتاب کے رکھتا ہے
پس ... سوراخ ... ہمیشہ ... سیدھی آفتاب
اور سوراخ بائین مہتاب ہے ہر روز و شب کبھی آفتاب اور کبھی مہتاب وان رہے
اور جاننا آفتاب اور مہتاب کا بڑا کام ہے کہ اوسکو ... وجودی
کہتے ہیں سوا ... اگر کوئی حاجت سے اپنے سوال کرے جواب کہہ سکے
... ورنہ ... لیکن عامل کو چاہئے کہ چند وقت
جواب نہ دے کہ احتمال ہے کہ خطا پڑے اول اوسوقت کہ بہت
دوڑا ہو دوم جو وقت کہ خواب سے بیدار ہوا ہو اور سست رہے سوم
بعد فراغت پانے جماع سے کہ اوسوقت بہہ حکم نکرے اور چہارم
اوسوقت کہ دونو سوراخ برابر جاری رہین حکم نہ کرے اگر ان چار
وقتون مین توقف کرے بہتر ہے ورنہ خطا پڑے اگر سایل آکر سوال
کرے کہ یہہ کام ہمارا ہوتا ہے یا نہین عامل دریافت اپنے دم کی کرے
کہ سایل اگر سیدھے طرف بیٹھا ہے یا بائین طرف اگر سیدھے طرف بیٹھا ہے
عامل اپنے دم کو معلوم کرے اگر دم سیدھا چل رہا ہے حکم کرے کہ وہ کام

ہوتا ہے اگر موافق نہووے تب یہہ کام نہیں ہوتا اور اگر سامنے
یا پیچھے آکر بیٹھا اور سوال کیا کہ فلان کام ہوگا یا نہین عامل کہدے کہ درست
یہ کام اوسطے ہے اگر وہ خود مراد برہوے وہین تب کہ اوس کام مین تغیر ہے
اگر سایل آکر سوال کرے کہ فلان کام جلد ہوتا ہے یا دیر عامل دم دریافت
کرے اگر دم سیدھا چلتا ہو تب اور سایل بھی سیدھے طرف بیٹھا ہے
اور دن شنبہ یا ایتوار یا پنجشنبہ ہے حکم کرے کہ کام ہوتا ہے
اور اگر دم عامل کا بائین طرف چلتا ہے اور سایل بھی بائین طرف بیٹھا
ہے اور دن دوشنبہ یا چہارشنبہ یا جمعہ ہے عامل حکم کرے
کہ کام نہایت جلد ہوتا ہے سایل آکر سوال کرے کہ مین فلانے سے
لڑنے جاتا ہون فتح کسکی ہوگی عامل دم دریافت کرے اگر دم سیدھا
جاری ہے حکم کرے کہ فتح اوسکی ہے اور اگر دم بائین طرف کا جاری ہے
فتح سایل کی ہے اور سایل آکر سوال کرے کہ یہہ خبر سنتا ہون
یہہ خبر سچ ہے یا جھوٹ ہے یا عامل کہ یہہ سنا ہو جلد دم کو دریافت کرے
اگر دم سیدھا جاری ہے حکم کرے کہ یہہ خبر جھوٹ ہے اور اگر دم بائین
طرف کا روان ہے خبر سچ ہے سایل پوچھے کہ بادشاہ کے ملاقات

...ک ... ن ... ل ... لیے وقت کہ ... ب ... ی

... ت ... سب ... اور ... اور ... ت و جس کام کو کرنا ہو اپنے

... اللہ تعالیٰ نام اور موافق ... ... حاصل ہوا اور اپنے واسطے

... کپڑے اور ... اور ... اور ... کرنے کے ... کاموں کو

تعلق ہے ... سے ... آفتاب سے ... سفر کرنے اور صدقہ

... زیور ... اور پہنانے اور ... سے پہننے اور پہنانے

... کو اور سواے ... ... فرزند ... اور ... امور نیک

او سوال کیسے ... اجازت ... کہ نیک آوے تبھی ہیں

... چہار قسم پر ... دم آبی اور دم آتشی اور دم خاکی اور

دم بادی ... جاننا ... کا ... عظیم ... اگر کوئی سوال کرے کہ غلام

یا کنیز گم ہے ... گریختہ ہے کونسی طرف گیا ہے ... احکام انفاس

سے معلوم کرے اور حکم ... کہ ... دم آتشی مشرق

سے تعلق رکھتا ہے اور دم بادی مغرب سے تعلق رکھتا ہے اور دم

آبی شمال ... اور دم خاکی جنوب ... ہے۔ اگر وقت سوال سایل مذکور

... دم آتشی چلتا ہے ... گریختہ طرف مشرق کے نشان ... ہوے

اور اگر دم بائیں جاری ہے مغرب کی طرف چلا جائے اور اگر دم آپ کی روانی
طرف شمال کے کھینچے اور اگر دم خانی جاری ہے طرف جنوب کے نشان
ہے اور جانشان پر وانہ ہو کہ وہاں خوب کئے ہے اگر دم
وقت ... علوم کرے
... ہو وے علوم کرے اگر دم ...
... تین ... اور ...
... اور دم ...
ہے اور ...
... اعلیٰ ہے ... اور ...
... ہے ...
... کرے ...
جا ہے کہ اس ... سب اسکو نام روز ...
اور ... لذت سے اور ... ساتھ ... وے بعض ...
اگر جس ... تین چار روز تو ... دم جاری رہے جانے کہ ... سکو پہنچے
یا خوشخبری اور نقل اسکا دلالت ساتھ ... ہے یا مریض ہو

یا مالامت ایک پہر سے پانچ پہر دم سے کم ہووے اگر دم نتھنے دونون یا چارون کسیکا بست پھر نتھنے ایک دم مین جاری ہو تو جانے کہ وہ شخص مرے بلکہ اوس روز دم داہنے نتھنے کسیکا جاری ہو تو اوس شخص کو رنج پہونچے اگر دم چپ روان ہو جانے کہ صحت بخشے لوگ اسوقت آفتاب اور ماہتاب کے نتھنے مین ہین او سوراخ بینی سے نکلتے ہین سیدہے طرف آفتاب بائین طرف ماہتاب اور دم کبہی سیدہا اور کبہی بائین طرف چلتے ہین سب کو دونون جمع نہین ہوتے اور جو دم دو طرف سے باہر نکلتے اگر حالت خواب مین اور جماع کرنے مین اور اوپر چڑھنے مین اور سخت دوڑنے مین اور کہانے کے حالت مین جان کہ طرف راست آفتاب اور طرف چپ ماہتاب اگر کسیکو حرارت غالب ہووے سوراخ ناک سے سیدہے طرف کا تا پنج مینی پنبہ سے بند کرے تا ایک رات ایکدن کہ دم اوس راہ سے نکلے انشا اللہ حرارت کو دور کرے اگر کسیکو رطوبت زیادہ ہووے سوراخ چپ کو پنبہ سے بند کرے رطوبت دور ہووے جب دوسرا عمل یہ ہے کہ مکان مین اپنے بیٹھ کر زیر پہلو سخت رہے اور کف دست زمین پر رکہے اور اونگلیان برقرار رکہے ساعد بدن سے

تہوڑا جدا رہے جب چاہے کہ دم راست جاری ہووے پہلوے چپ
پر بیٹھے اور اگر دم چپ چاہے بپہلوے راست پر بیٹھے احتیاج پنبہ نہیں
جب کہ خواب مین آفتاب اور ماہتاب کو تصرف مین لاے جب پہلوے
چپ پر سووے دم چپ روان ہووے اور اگر پہلوے راست پر سووے
دم راست روان ہووے اور اگر کوئی دنکو ماہتاب اور شب کو آفتاب
جب یہہ عادت کرے بیماریون سے رہا ہووے اور درد استخوان
اور درد کمر اور درد دندان نہووے اور زہر مار وکژدم کا اثر نکرے ہمیشہ
مانند با قوت عمل کرتا رہے بال سیاہ ہووے اور اگر کوئی عزم سفر
رکہتا ہووے جب دم راست چلے قدم راست اول اوٹہاکر روان ہووے
بخیریت منزل کو پہونچے اور فایدہ مند آوے اگر سامنے بادشاہ
اور امیر و وزیر اور بزرگ کے جاوے اور اول نام مذکور شمار کرے اگر
طاق آوے دم راست لیوے اگر جفت آوے دم چپ لیوے اوپر اوس
کے عمل کرے بعد پہونچنے مقصود کے حروف اپنے نام کے اور حروف
اوس شخص کے نام کے شمار کرے اگر حروف اپنے نام کے زیادہ آوین
اپنے کو مبارک ہے وگرنہ وہ غالب ہووے اور اگر دو لشکر مقابل یکدیگر

ہووین سپہ سالار شکر کا ملاحظہ کرے جب دم بیدہا روان ہوین دستی
کرے اگر دم چپ روان ہو آپ وس جائے رہے اوسے حملہ کرنے دیوے
وہ شخص مغلوب ہو اگر شتر یا اسپ یا فیل یا غلام خرید کرنا چاہے جو دم
کہ جاری ہووے اوسطرف قدم اوٹہائے اگر دم راست جاری ہے
چہار قدم راست آگے رکہے و اگر دم چپ جاری ہووے تین قدم چپ
آگے رکہے زمین پر انشاء اللہ تعالی تمام روز و شب بخیریت گذرے
لیکن ایسا کہے مین اگر دم اور روز موافق ہووے فایدہ مند آوے
آشنائے دم و قدم اسیکو کہتے مین کہ شب و روز ملاحظ مین دم کے رہے
اور اسم اللہ ہو ملحوظ رکہے اور اگر روز چہار شنبہ دم منقص ہے یا دونو
دم برابر جاری ہووے دونو قدم زمین پر رکہے اور اگر روز شوریدہ مین
یعنے دو از دہ انگشت جاری ہووے اوس روز مین کوئی کام کرنا خوب
نہین ہے نہ انصرام کار ہووے اگر کسیکو ایک رات اور ون
اطلاع نہووے کہ کونسا دم جاری ہے چاہئیے کہ وقت کہولنے کے
طلاق ہوے اور اگر سیدہے طرف سے نکلے کچھہ ملال ہووے او اگر دونو
دم ملکر نکلے خطرہ ہے یا دیوانہ ہووے اور اگر دم چپ چہار ساعت

جاری ہووے غیب سے فتوح پہونچے اور اگر آٹھہ ساعت چلے جلد کہین
سے سراپا اور خلعت پاوے اور ابنائے جنس مین بزرگ ہووے اور اگر
دم راست دو ساعت ہووے درمیان دوستون کے خفگی اور رنجش
پیش آوے اور اگر چہار ساعت چلے خویشون کے طرف سے خبر بد سنے
اور اگر دس ساعت چلے دشمن پیدا ہو کر اوس سے ایذا پہونچے اور
اگر دم تمام روز چلے اجل وسکی نزدیک سبب اوس روز مرے اوسکو
کشف الوجود کہتے مین سالک کو لازم ہے اول شغال کرے کہ اوس سے
کشود ظاہری اور باطنی حاصل ہو اور اگر نہ سکے اس عمل کو رات دن
مواظبت کرے اس عمل سے بھی کچھہ ظاہر ہوتا ہے اور لوگ معتقد ہوتے
مین السعی منی والاتمام من اللہ **دوسرا طریق بیان مین**
شغل تلاوت الوجود کے جان کہ دایرہ اٹھائیس رکن کا
اوپر اٹھائیس حروف کے ہے سالک کو چاہئے کہ ان مقامون کو
اپنے وجود مین معلوم کرے حروف مذکور یہہ ہین ۔ ا ب
ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ
ع غ ف ق ك ل م ن و ه ي تین رکن طرح

ہے ... اصل سے جان کہ ش غ ب تنبیہ وہ کہ اے
بھائی اگر شغل دایرہ کیا چاہے تو اول شموس یعنے قرص آفتاب
... یعنے ابر تمام سر مین سے لیکن آرام لیتا ہے ... حرکت
... کان سے خارج مغفرت نہ آتا ہے برزخ صورت مرشد یا محبوب
... تصفیہ ... کرے اور دیکھے اٹھائیس حروف شمار
کرے باخیال ... ہر حرف کہ مقام معین
مین ... محل مین محو ہووے ہر عالم
مین گذرا وسکا ہو - جان کہ اگر شاغل شمار مین ۲ الف اللہ کے بیخود
ہووے اوس محل سے ہرگز باز نہووے کہ واسطے کہ مقام دیدار حضرت
پروردگار ہے نفس کہ مرتب روح ہے اوسکو اوس جاے مین آنا
اور جانا ہر مرتبہ ہے اگر شاغل شمار بے مین ہے منہ پر بے کے بیہوشی
ایک ظاہر آئے عالم سفلی سے اور عالم علوی مین کوئی چیز نہ کہلائے
سرف بحر بیکران کا رہے اگر شاغل شمار تے مین ہے نیچے دو بھون کے
ہے اورتے سرعت دم سات ہوش کے ہووے مگر خبر عالم ارواح سے
نہووے مقام وسکا قاب قوسین مین ہووے اگر شاغل مقام مین ج

جسم اوح حی اور خ خلافت شمار مین تینون کو ساتہہ ایک نظر کے برابر
استوار کرے ہمیشہ ہوشیار رہے ساتہہ کشف اور کرامات کے مقامات
مین رہے اگر شاغل شغل ر آل دلالت اور ذال ذالک نور مین مشغول ہووے
اوس محل مین کہ وہ دو نو شمار مین آئے شاغل اپنے سے بیخودی کرے
اور دیدہ آفتاب اور ماہتاب پر لیجاے تہوڑی بیخودی اوپر سر اوسکے
ہووے اور اگر شاغل مقام ر ری ریاضت اور زی زیارت مین تفکر آت
مین بیہوشی آئے عالم ساتہہ ایک رفتار کے منہ دکہائے اگر شاغل
فی سین اور شین مین سے شدت عقل زایل سے بے قصد علامت کے
ہووے اگر شاغل شمار صاد صمد اور ضاد ضد مین محو ہووے اور
استغراق حقیقی پر ہووے اگر شاغل شمار طی طہارت اور ظی ظہوریت
مین نظر کرے اوس ساعت مین قرار پکڑے بعدہ درویش کو دہشت
نمودار ہووے اگر شاغل کو مقام عین عبرت اور غین غیرت یکایک
منہ دکہائے بلکہ ان حروف کو تاثیر چالیس اسم کی ہے اگر شاغل کو
مقام فی فنا اور قاف قرب لقا کا حاصل ہووے فنا اپنی اور بقا
حضرت حق ذوالجلال والاکرام کے ہووے اگر شاغل مقام کاف

مین پہونچے وہ کرامت وکشف سے فروش ہووے اگر شاغل مقام لام مین ہے لاسے نفی اپنی تصور کرے اگر شاغل مقام میم مین پہونچے خطرہ بندی محل ملاحظہ اور محل لوازم صفت مین اوسکے ہووے مقام تجلی و ہمیت مین ہووے اگر شاغل بیچ مقام نون نور کے پہونچے اگر شاغل مقام واو مین پہونچے واصل بحق ہووے اگر شاغل مقام ہے مین پہونچے ہدایت ازلی ہووے بعد اوسکے جس جاے کر جاہے مستغرق ہووے اگر شاغل مقام یے مین پہونچے اوسکو بقا بیت کونین حاصل ہووے جان اے بہائی شغل دایرہ وجود خوب چیز ہے یعنے عام اور برزخ اور شموس خواجہ نظامی فرماتے مین خوب کہے ہین **سہ** میان سر خود چون قرص دیدی + سر مطلوب خود انگہ رسیدی + چو عکس آفتاب از ما نمودہ + دل دیوانگان آنجا بسودہ + **دوسرا بیان لطایف باطنیہ کا** جان کہ لطایف ستہ عبارت قابلیات سے ہے کہ وہ قابلیات حقیقت مین ظہورات انوار غیر متناہی مین کیفیت سے مندرج ہے وہ انوار جس قابلیت مین کہ ظاہر ہوکون مین نور احدیت سے کہ

مسمی ساتهہ نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے اور دلیل اوپر
ثبوت اس لطایف کے بدن انسان مین ثبوت مین علاوون کے
حدیث شریف ہے ان فی الجسد ابن آدم لمضغة وفی المضغة
قلب وفی القلب فواد وفی الفواد سر وفی السر خفی وفی الخفی اخفی
وفی الاخفی انا ط انا اسواسطے کہ یہہ حدیث معلوم ہوی کہ یہہ لطایف
جسد سالک مین بلکہ جسم مین ہر بنی آدم کے موجود مین اور بہی معلوم
ہوا کہ یہہ لطایف چہہ ہین اول نفس دوم قلب سوم روح
چہارم سر پنجم خفی ششم اخفی اگر حدیث شریف مین صراحتًا
لفظ النفس متروک ہوا اسواسطے کرامت کے ذکر اوسکا اور واسطہ شیرازہ
اوسکے فوقیت رکہتا ہے بشر ابلیس بہر حال ضمنًا اس حدیث سے
لطیفہ نفسیہ سمجہا جاتا ہے پر اور مراد فواد سے روح ہے ساتہہ
قرینہ مقابلہ کے درمیان لطایف کے اور معنی اس حدیث کے وہ ہے
کہ ابتدا ہے مضغہ مین ناظر ہے ساتہہ نظر خیال کے اور متوجہ ہے طرف
انوار قلب کے پس قلب ناظر ہے اور متوجہ ہوتا ہے طرف انوار روح کے
پس روح بہی ایسے ہی ناظر ہے اور متوجہ طرف افاضہ سر کے پس سر بہی

ایسا ہی ناظر اور متوجہ رکہتا ہے طرف انوار خفی کے پس خفی بہی اسیطرح
ناظر ہے متوجہ طرف انوار اخفی کے پس اخفی بہی ایسا ہی ناظر ہے طرف
انوار ذات عالیہ کے کہ عبارت کئی گئی ہے ساتہہ انا کے اور وہان کوئی
شایبہ توجہ کا نہین ہے اور ہر لطیفہ کو لطایف سے ظہور ہے تمام تن
بنی آدم مین ذات سے اپنے اور اس ظہور پر لطیفہ کو اوس سے ہے
محل معین مین بدن سے باعتبار قابلیت مخفیہ دم ایک ہے اور ظہور
ذاتی کو ظہور اصلی کہتے مین اور ظہور دوسرا کہ تعلق قابلیت سے رکہتا ہے
اوسکو ظہور ظلی کہتے ہین اور ہر واحد اس لطایف سے تجلی کرتے ہین
ساتہہ ایک نور کے انوار سے اور ہر نور کو ذوق جدا اور رنگ علیحدہ
ہے اور ہر لطیفہ کو اون سے کمال ایک جدا اور شرک ایک علیحدہ ہے
اور یہہ لطیفہ کہ نور اسکا ہے وہ اشد ہو یہی باعتبار خفا اشد ہوا اور رفع
کرنا اس شرک کا سخت تر ہو از روے وقت اور اسواسطے اوپر پہچاننے
اس لطایف کے لازم ہوتا ہے اور عبور کرنا احوال سے اون کے
اور پہونچنا ساتہہ کمالات ہر واحد کے اس لطایف سے ابتداے خلو
مین تلخی ہے ان کے بسبب کہ نقوش سے غیر ولی کے اور ظہور انوار

بتکلیف آیا وہ ہے اور جاننا چاہیئے کہ محل نفس مضغہ قصیفو ہے کہ اوپر
ناف کے ہے اور محل قلب مضغہ کبیرہ ہے کہ نیچے پستان چپ کے
بقدر دو انگشت ہے اور محل روح کا نیچے پستان راست کے ہے
بقدر دو انگشت اور محل سر درمیان دونو پستان کے ہے اور محل خفی
قاب قوسین مین درمیان دونو بہون کے کہ اوسکو حاجبین اور سلطان
محمودہ کہتے ہین اور محل اخفی کا ہوا مین اوپر دایرہ جسد انصری کے اور خاص
بعض صوفیہ کو محال مین ان لطایف ہونیکے اختلاف ہے اس لطایف کو حقیقت مین
وہ اختلاف کشفی ہے سالک کشف کے قوت باطن سے یا اپنے مرشد سے معلوم کرے
کہ یہ امر ضروری ہے جو کچہہ اس فقیر پر عنایت حضرت قبلہ و کعبہ کے مکشوف ہوا
تحریر کیا واللہ اعلم بحقایق امور کلہا

تمت بالخیر

بتاریخ ۲ رجب المرجب ۱۳۳۲ھ کو تمام ہوی کتاب ارشاد اسامی نادر الوجود واسطے تعلم و تعلیم
طالبان حق و سالکان طریق مطلق کے جو ارشاد کہ سالہا سال مین خدمت کرنے سے شیخ کے حاصل ہوتا ہے
تہا اوسکو گہر بیٹھے گہڑیون مین مطلب کو پہونچنے کا طریقہ مصنف صاحب قبلہ مد ظلہ نے اپنی کتاب ہذا مین
بتلا دیا ہے اللہ تعالی اونکو جزائی خیر دیوے اور اوسکے پڑہنے والیکو عمل کرنیکی ہدایت دیوے
امین ثم آمین

من تصنیفات مصنف کتاب ہذا واقف رموز خدادانی

کاشف اسرار حقانی یعنی حضرت سید محبوب علیشاہ

عرف گلابی شاہ صاحب قبلہ محبوب حقانی چشتیہ

القادری القلندریہ دام برکاتہ مدظلہ متوطن حیدرآباد

از انتخاب دیوان چند غزلیات و قصاید و خمسہ جات

و مستزاد و مثنوی و ساقی نامہ و رباعیات وغیرہ

حسب فرمایش احباب محققین اسرار خدادانی

و برائے ذوق سالکان طریق عرفانی و وصول

الی اللہ کے تحریر کیا گیا فقط

مرقوم ۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۲ ہجری

SALAR JUNG ESTATE
(Oriental) S